مسلمان بچوں، بچیوں کی دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کا

عام فہم نصاب

بچّوں کا دِینی مُعَلّم



مستند کتب سے دلنشین انداز میں
مرتب شدہ عام فہم مجموعہ

عقائد | تجوید | تجوید کی عملی مشق | مسائل

حقوق و آداب | مسنون اعمال | دعائیں | چہل حدیث

تقریظ
شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ
رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن کراچی

مؤلف
مولانا محمّد ابراہیم البازی



کتاب کا نام .... بچوں کا دینی مُعلّم

مؤلف .... مولانا محمد ابراہیم البازی

سن طباعت .... اکتوبر 2012ء

تعداد 1100

ناشر .... ادارۃ الانور

باہتمام .... عبدالرحیم جوہر



پاکستان بھر میں ملنے کے پتے

کراچی
* اسلامی کتب خانہ بنوری ٹاؤن، گرومندر، کراچی
* دارالاشاعت اردو بازار، کراچی

لاہور
* مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار، لاہور
* ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور

ملتان
* ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
061-4540513, 0322-6180738

سرگودھا
* مکتبہ سراجیہ سیٹلائٹ ٹاؤن، سرگودھا
048-3226559, 0333-981055

کوئٹہ
* مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ، کوئٹہ
081-2662263, 0333-7825484

پشاور
* ممتاز کتب خانہ پشاور (برکت علی)
091-2580331, 0314-9696344

راولپنڈی
* اسلامی کتب گھر CDA اسٹاپ، راولپنڈی
051-4830451
* الخلیل پبلشنگ کمیٹی چوک، راولپنڈی
051-5553248



اسٹاکسٹ

ہیڈ آفس
ادارۃ الانور پرائیویٹ لمیٹڈ
جی سی سینٹر گراؤنڈ فلور، چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور
فون: 0092-42-37242492
موبائل: 0333-2349656

برانچ آفس
ادارۃ الانور پرائیویٹ لمیٹڈ
دوکان نمبر 2، پلاٹ نمبر GRE 672/4، انور مینشن
بنوری ٹاؤن، کراچی فون: 0092-21-4914596
موبائل: 0332-2204487, 0333-2349656

Email: idaratulanwar@yahoo.com Website: idaratulanwar.com

فہرست

پہلا حصہ: عقائد کا بیان

دوسرا حصہ: تجوید

تیسرا حصہ: تجوید کی عملی مشق

چوتھا حصہ: مسائل

نماز کا بیان

پانچواں حصہ: حقوق وآداب

چھٹا حصہ: مسنون اعمال

ساتواں حصہ: دعائیں

آٹھواں حصہ: چہل حدیث

پیش لفظ

نَحۡمُدُهٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡم

اولاد اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے اور ماں، باپ کے لیے آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سکون واطمینان اور دنیاوی زندگی کی زینت ہوتی ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے

اَلۡمَالُ وَالۡبَنُوۡنَ زِیۡنَةُ الۡحَیٰوةِ الدُّنۡیَا (سورۂ کہف)

ترجمہ: مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔

ایک دوسری جگہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے مخلص بندوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ کیسے رو رو کر مجھ سے یوں دعا کرتے ہیں۔

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡیُنٍ (سورۂ فرقان)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہم کو ہماری ازواج کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اولاد کو حقیقی خوشی، آنکھوں کی ٹھنڈک اور انہیں دین دار بنانے اور دینی، ادبی و اخلاقی تربیت سے مزین و آراستہ کرنے اور اولاد کو دونوں جہانوں میں کامیاب کرنے اور ان کو اچھی عادتوں میں ڈھالنے کا حکم فرمایا ہے۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب ماں، باپ اپنے بچوں کے لیے دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کا انتظام کریں۔

یہ بات حقیقت ہے کہ بچے ایک سفید اور سادہ ورق کی طرح ہوتے ہیں، اگر

آپ چاہیں تو اس ورق پر قرآن وحدیث اور تعلیم وتبلیغ کی باتیں تحریر کریں، یا پھر گناہ و معصیت اور فحش کلام لکھیں، یہ فیصلہ آپ پر ہے؟ اگر بچپن میں بچوں کی تعلیم وتربیت اچھی ہوگئی تو ہمارا اور خود اُن کا آنے والا وقت بھی اچھا ہو جائے گا، ورنہ آنے والا وقت موجودہ وقت سے بُرا ہوگا۔

بچپن کے زمانے میں دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ بچپن کی درست کی ہوئی تربیت ساری زندگی کام آتی ہے، اور یہ تربیت آخرت میں بھی انسان کو بڑے عذاب سے بچانے کا ذریعہ بنتی ہے۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''پہلے بزرگوں کے اخلاق اس لیے بھی درست ہوتے تھے کہ ان کو بچپن میں اخلاقی کتابیں پڑھائی جاتی تھیں''۔

ایک دوسری جگہ فرماتے ہیں:

''اکثر لوگ بچپن میں تربیت کا اہتمام نہیں کرتے یوں کہہ دیتے ہیں کہ ابھی تو یہ بچے ہیں حالانکہ بچپن کی عادت پختہ ہو جاتی ہے جیسی عادت ڈالی جاتی ہے وہ آخر تک رہتی ہے، اور یہی وقت ہے اخلاق کی درستگی اور خیالات کی پختگی کا، بچپن کا علم ایسا پختہ ہوتا ہے کہ دل ودماغ سے کبھی نہیں نکلتا، **اِلَّا مَاشَآءَ اللہ**.

یہ بچے ہمارے زندگی کا سرمایہ ہیں، آنے والے وقت کی دنیا ہیں، اگر آج ہمارے بچے ہیں تو کل آنے والے وقت میں وہ دوسروں کے ماں باپ ہوں گے۔

لٰہذا والدین کو چاہیئے کہ وہ اپنے بچوں کی دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کا انتظام

کریں ورنہ بصورت دیگر اولاد بجائے نعمت کے مصیبت اور عذاب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

لہٰذا اسی وجہ سے بندہ کی دیرینہ خواہش تھی کہ بچوں کی تربیت کے لیے ایک ایسی کتاب ترتیب دی جائے جس میں بچوں کی تربیت کے حوالے سے تمام مسائل آجائیں، اسی دوران مفتی ابولبابہ شاہ منصور دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''خواتین کا دینی معلم'' بندہ کے ہاتھ لگی تو تربیتی حوالہ سے بہت پسند آئی لہٰذا اسی ترتیب کو مدِنظر رکھتے ہوئے بندہ نے بچوں کے لیے یہ کتاب مرتب کی، جس کا نام ''خواتین کا دینی معلم'' کے طرز پر ''بچوں کا دینی معلم'' رکھا ہے۔ اور اس کتاب کو آٹھ حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

۱)...... پہلا حصہ عقائد کے بارے میں ہے۔

۲)...... دوسرا حصہ تجوید کے بارے میں ہے۔

۳)...... تیسرا حصہ تجوید کی عملی مشق کے بارے میں ہے۔

۴)...... چوتھا حصہ مسائل کے بارے میں ہے۔

۵)...... پانچواں حصہ حقوق و آداب کے بارے میں ہے۔

۶)...... چھٹا حصہ مسنون اعمال کے بارے میں ہے۔

۷)...... ساتواں حصہ دعاؤں کے بارے میں ہے۔

۸)...... آٹھواں حصہ چہل حدیث کے بارے میں ہے۔

اس کتاب کو ترتیب دینے میں جن کتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام کتاب کے آخر میں لکھ دیئے گئے ہیں۔

آخر میں بندہ ان تمام حضرات کا شکر گذار ہے جنہوں نے شروع سے آخر تک اس کتاب کو ترتیب دینے میں بندہ کی معاونت کی اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کتاب کو بندہ اور بندہ کے والدین، اساتذہ اور پڑھنے پڑھانے والوں کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ (آمین)

دعاؤں کا طالب

العبد الضعیف

محمد ابراہیم البازی

انتساب

بندہ اس کتاب کو اپنے والد محترم حضرۃ مولانا قاری عبدالغفور چترالی نور اللہ مرقدہ اور اپنے تایا مولانا عبدالقیوم چترالی نور اللہ مرقدہ (سابق ناظم تعلیمات جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن) کی طرف منسوب کرتا ہے جو بچوں کی دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کے لیے ہمہ تن کوشاں رہتے تھے۔

اور اپنی مادر علمی مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ (بہاول نگر) کی طرف جس نے بندہ کی دینی، ادبی اور اخلاقی تربیت کے حوالے سے پرورش کی۔

اور ان تمام دینی اداروں کی طرف جو بچوں کی تربیت کے لیے ہمہ وقت مصروف ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام دینی اداروں کی حفاظت فرمائے (آمین)

تقریظ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

رئیس جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی

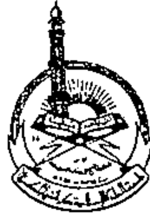
بسم اللہ الرحمن الرحیم

Jamiat-ul-Uloom-il-Islamiyyah

Allama Muhammad Yousuf Banuri Town

Karachi - Pakistan.

Ref. No. ____________



جامعۃ العلوم الاسلامیۃ

علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن

کراتشی -٧٤٨٠٠ - باکستان

Date ٦/٩/١٤٣٣ھ

٢٦/٧/٢٠١٢ء

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه أجمعين.

أما بعد!

مسلمان بچوں کی دینی واخلاقی تعلیم وتربیت، مسلمان والدین کے فرائض اور ان کے بچوں کے حقوق میں سے ہے، جس سے لاپرواہی برتنا دہرا جرم ہے، والدین اپنے بچوں سے جس قسم کے اخلاق اور حسن برتاؤ کے متمنی ہوتے ہیں وہ اچھی تعلیم وتربیت کے بغیر ممکن نہیں ہے، اس لئے اس وقت ہر گھرانے کی دینی ضرورت ہے کہ بچوں کو گھر میں دینی ماحول فراہم کیا جائے انہیں دین کی بنیادی ضروری باتیں سکھائی جائیں تاکہ وہ ابتداء ہی سے دینی ذہن کے ساتھ نشو ونما پاتے رہیں، اس سلسلے میں اہل علم نے مختلف انداز سے متعدد دینی وتربیتی نصاب بھی عوام الناس کی سہولت کے لئے مرتب فرما رکھے ہیں اسی سلسلے کی ایک کڑی یہ رسالہ بھی ہے جو آپ حضرات کے ہاتھوں میں ہے، جس میں کچھ بنیادی عقائد، مسائل، اعمال، حقوق وآداب، مسنون دعائیں اور چہل حدیث کا ایک مجموعہ پیش کرنے کی کوشش فرمائی گئی ہے، اس مجموعہ کو بالاستیعاب تو نہیں دیکھ سکا البتہ بعض مقامات سے جستہ جستہ دیکھا، بہت مفید محسوس ہوا، اللہ تعالیٰ اسے نفع عام کا ذریعہ بنائے اور مؤلف کے لئے وسیلۂ نجات بنائے اور ان کے علم وعمل میں برکت وترقی نصیب فرمائے، آمین۔

وصلى الله وسلم على سيدنا ومولانا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين۔

والسلام

عبد الرزاق اسکندر

ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

٦/رمضان المبارک ١٤٣٣ھ=٢٦/جولائی ٢٠١٢ء

P.O. Box: 3465 Karachi Code No. 74800, Phone: (0092-21) - 4913570 - 4912683 - 4915966 - 4123366 - 4121152

Fax: (0092-21) - 4919531, Karachi Pakistan. URL: www.banuri.edu.pk , E-mail: info@banuri.edu.pk

پہلا حصہ

عقائد

پہلا حصہ: عقائد کا بیان

پیارے بچو! ہماری کامیابی کا مدار تین چیزوں پر ہے۔

(۱) عقائد کا درست ہونا۔

(۲) اعمال کا درست ہونا۔

(۳) اخلاق کا درست ہونا۔

پھر ان میں سے جو اہم اور بنیادی چیز ہے وہ عقائد کا درست اور صحیح ہونا ہے اگر عقیدہ درست اور صحیح ہوا تو پھر اعمال و اخلاق بھی درست اور صحیح مانے جائیں گے، اور اگر عقائد صحیح نہ ہوئے تو پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں نہ تو اعمال کی کوئی قیمت ہوگی اور نہ ہی اخلاق کی کوئی قیمت ہوگی۔

پیارے بچو! اس لیے سب سے پہلے عقائد کو بیان کیا گیا ہے تاکہ ہمارا عقیدہ درست اور صحیح ہو اور ان کو اپنے دل و دماغ میں بٹھالو!

عقائد کا بیان

توحید باری تعالیٰ:

عقیدہ نمبر۱) ......ساری دنیا کا وجود بالکل نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اسکو پیدا کیا تو یہ وجود میں آئی۔

عقیدہ نمبر۲) ......اللہ ایک ہے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں سب اس کے محتاج ہیں، وہ کسی کا محتاج نہیں، نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا، نہ اس کی کوئی بیوی ہے اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔یعنی اس کے برابر کا کوئی نہیں ہے۔

عقیدہ نمبر۳) ......اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔

عقیدہ نمبر۴) ......مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ سے مخلوق کا کوئی بھی کام چھپا ہوا نہیں۔اُن کے اُن اعمال کو جاننے والا تھا جو وہ کرنے والے ہیں۔

عقیدہ نمبر۵) ......اللہ تعالیٰ کے ذمہ کوئی چیز لازم نہیں۔وہ جو کچھ مہربانی کرے وہ اس کا فضل ہے۔

عقیدہ نمبر۶) ......اللہ تعالیٰ مخلوق کی طرح ہاتھ، پاؤں، ناک، کان اور شکل و صورت سے پاک ہے۔

عقیدہ نمبر۷) ......اللہ تعالیٰ زندہ ہے۔ایسا زندہ جس کو کبھی موت نہیں آسکتی۔ نہ وہ سوتا ہے اور نہ اس کو اونگھ آتی ہے۔ہر چیز پر اس کی قدرت ہے۔کوئی چیز اس کے

علم سے باہر نہیں۔

عقیدہ نمبر ۸)......اللہ تعالیٰ سب کچھ دیکھتا اور سنتا ہے۔ گفتگو فرماتا ہے، لیکن اس کی گفتگو لوگوں کی گفتگو کی طرح نہیں۔

عقیدہ نمبر ۹)......اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنی فرمانبرداری کا حکم دیا، اور لوگوں کو اپنی نافرمانی سے روکا ہے۔ گناہ گاروں کی توبہ قبول کرتا ہے۔ جو سزا کے لائق ہیں ان کو سزا دیتا ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۰)......دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اس کے حکم کے بغیر ذرّہ تک نہیں ہل سکتا۔ وہ تمام جہانوں کی حفاظت کرنے سے تھکتا نہیں۔ وہ سب چیزوں کو اپنے قبضے میں لیے ہوئے ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۱)......اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے، جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ جس کو چاہے عزت دے اور جس کو چاہے ذلیل کر دے، اس کو روک ٹوک کرنے والا کوئی نہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۲)......اللہ تعالیٰ جس طرح مخلوق کو پیدا کرنے کے بعد خالق (یعنی پیدا کرنے والا) ہے اسی طرح مخلوق کو پیدا کرنے سے پہلے بھی وہ خالق (یعنی پیدا کرنے والا) تھا۔

عقیدہ نمبر ۱۳)......دنیا میں جو کچھ اچھا اور برا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سب کو اسکے ہونے سے پہلے ہمیشہ سے جانتا ہے اور اپنے علم کے مطابق اسکو پیدا کرتا ہے۔ تقدیر اسی کا نام ہے۔ بری چیز کو پیدا کرنے میں بہت سے راز ہیں، ان رازوں کو ہر کوئی نہیں جانتا۔

عقیدہ نمبر۱۴)...... اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر مہربان ہے۔ بادشاہ ہے، سب عیبوں سے پاک ہے، وہ ہی اپنے بندوں کو تمام آفتوں، پریشانیوں اور مصیبتوں سے بچاتا ہے۔ وہی عزت والا ہے، بڑائی والا ہے، ساری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے۔ بہت دینے والا ہے۔ جس کی روزی چاہے کم کردے اور جس کی چاہے زیادہ کردے۔ انصاف والا ہے۔ بڑے تحمل اور برداشت والا ہے۔ وہ سب پر حاکم ہے۔ اس پر کوئی حاکم نہیں۔ اس کے تمام کام حکمت سے پُر ہیں۔ اس کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔ وہ سب کے کام بنانے والا ہے۔ پہلے بھی اسی نے سب کو پیدا کیا ہے اور مرنے کے بعد قیامت میں بھی پھر وہی پیدا کرے گا۔ خدمت اور عبادت کی قدر کرنے والا ہے، دعاؤں کو قبول کرنے والا ہے۔

عقیدہ نمبر۱۵)...... تمام اچھی اور کاملؔ والی صفات اللہ تعالیٰ کو حاصل ہیں، بری اور نقصان کی کوئی صفت اس میں نہیں اور نہ ہی کوئی عیب اس میں ہے۔

عقیدہ نمبر۱۶)...... اللہ تعالیٰ کو نشانیوں اور صفات سے سب جانتے ہیں اس کی ذات کی حقیقت کو کوئی نہیں جان سکتا۔

عقیدہ نمبر۱۷)...... بندوں کو اللہ تعالیٰ نے سمجھ اور ارادہ دیا ہے جس سے وہ گناہ اور ثواب کے کام اپنے اختیار سے کرتے ہیں، لیکن بندوں کو کسی کام کے پیدا کرنے کی قدرت نہیں ہے۔ گناہ کے کام سے اللہ تبارک وتعالیٰ ناراض، اور ثواب کے کام سے خوش ہوتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۱۸)...... اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کسی ایسے کام کا حکم نہیں دیا جو

ان سے نہ ہو سکے۔

انبیاءِ کرام:

عقیدہ نمبر۱)...... جب کبھی انسان نے اللہ تعالیٰ کو بھلایا، اور بُرے بُرے کام کرنے لگا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اصلاح کے لیے بہت سے پیغمبر بھیجے، تاکہ انسان کو سیدھا راستہ دکھائیں، بری باتوں سے روکیں، اچھی اچھی باتیں سکھائیں۔

عقیدہ نمبر۲)......تمام پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بندے اور انسان ہیں۔ سب گناہوں سے پاک ہیں۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکام کمی اور زیادتی کیے بغیر انسانوں تک پہنچائے۔

عقیدہ نمبر۳)...... دنیا میں بہت سے پیغمبر آئے لیکن ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سچائی بتانے کے لیے ان کے ہاتھوں نئی، نئی اور مشکل، مشکل باتیں ظاہر کیں جو دوسرے لوگ نہیں کر سکتے۔ ہمیں یہ عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جتنے پیغمبر جو ہمیں معلوم ہیں، یا جن کا ہمیں علم نہیں، ان سب پر ایمان لاتے ہیں۔ مشہور پیغمبروں کے نام یہ ہیں۔

(۱) حضرت آدم علیہ السلام یہ سب سے پہلے پیغمبر ہیں۔
(۲) حضرت نوح علیہ السلام
(۳) حضرت شیث علیہ السلام
(۴) حضرت ادریس علیہ السلام
(۵) حضرت ہود علیہ السلام
(۶) حضرت شعیب علیہ السلام
(۷) حضرت ابراہیم علیہ السلام
(۸) حضرت اسمٰعیل علیہ السلام

(۹) حضرت اسحٰق علیہ السلام　(۱۰) حضرت یعقوب علیہ السلام

(۱۱) حضرت یوسف علیہ السلام　(۱۲) حضرت داؤد علیہ السلام

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام　(۱۴) حضرت لوط علیہ السلام

(۱۵) حضرت موسیٰ علیہ السلام　(۱۶) حضرت ہارون علیہ السلام

(۱۷) حضرت یحییٰ علیہ السلام　(۱۸) حضرت زکریا علیہ السلام

(۱۹) حضرت اَلیاس علیہ السلام　(۲۰) حضرت یونس علیہ السلام

(۲۱) حضرت صالح علیہ السلام　(۲۲) حضرت عیسیٰ علیہ السلام

(۲۳) آخر میں ہمارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔

حضور صلَّی اللہ علیہ وسلم:

عقیدہ نمبر۴)...... مرتبہ کے اعتبار سے تمام پیغمبروں میں سب سے افضل حضرت محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص پیغمبری کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا ہے۔

عقیدہ نمبر۵)...... قیامت تک جتنے انسان اور جن ہوں گے، آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم سب کے پیغمبر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم کو جاگتے میں جسم کے ساتھ مکہ سے بیت المقدس اور وہاں سے ساتوں آسمانوں پر اور وہاں سے جہاں تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا پہنچایا، جنت اور دوزخ کی سیر کروائی، اس کے بعد پھر مکہ میں

پہنچادیا اس کو معراج کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۶)...... آپ صلّی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید نازل فرمایا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے بہت سارے معجزے دکھائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کی بہت زیادہ عبادت اور بندگی کرتے تھے۔ آپ کے اخلاق، عادات نہایت اعلیٰ درجے کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت سی گزشتہ اور آیندہ ہونے والی باتوں کا علم عطا فرمایا تھا، جن کی آپ نے اپنی امت کو خبر دی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوق سے زیادہ آپ کو علم عطا فرمایا تھا، لیکن آپ غیب کا علم نہیں جانتے تھے کیونکہ غیب کا علم یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے۔

عقیدہ نمبر۷)...... آپ صلّی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن گناہگاروں کی سفارش کریں گے، اللہ تعالیٰ آپ کی سفارش کو قبول فرمائیں گے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے جن باتوں کے کرنے کا حکم فرمایا ہے ان پر عمل کرنا، اور جن سے منع کیا ہے ان سے رُکنا، اور جن باتوں کی خبر دی ہے ان کو ماننا، اور یقین کرنا امت پر ضروری ہے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنا، آپ کی تعظیم وتکریم کرنا ہر امتی کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔

عقیدہ نمبر۸)...... نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کی تعداد گیارہ تھی، یہ امت مسلمہ کی مائیں ہیں، ان کا ادب واحترام اور تعظیم وتکریم ہر امتی کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔ اسی طرح آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی چار صاحبزادیاں اور تین صاحبزادے تھے، ان کا بھی ادب واحترام ہر امتی کے ذمہ لازم اور ضروری ہے۔

ازواج مطہرات کے نام یہ ہیں۔

۱)...... حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد۔

۲)......حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا۔

۳)......حضرت عائشہ بنت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔

۴)......حضرت حفصہ بنت حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما۔

۵)......حضرت زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا۔

۶)......حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا۔

۷)......حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا۔

۸)......حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

۹)......حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا۔

۱۰)......حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہما۔

۱۱)......حضرت صفیہ بنت حی رضی اللہ عنہا۔

(صاحبزادیوں کے نام یہ ہیں)

۱)......حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا۔

۲)......حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔

۳)......حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا۔

۴)......حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا۔

(صاحبزادوں کے نام یہ ہیں)

۱)......حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم آپ ہی کے نام پر ہے۔

۲)......حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے دو لقب طیب اور طاہر تھے۔

۳)......حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آسمانی کتابیں:

عقیدہ نمبر۱)......اللہ تعالیٰ نے چھوٹی بڑی بہت سی کتابیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ اپنے بہت سے پیغمبروں پر نازل فرمائیں، تاکہ وہ اپنی اپنی امتوں کو دین کی باتیں اور احکام سکھائیں۔ان میں سے چار بڑی کتابیں جو بہت مشہور ہیں۔

۱)......**تورات**: حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۲)......**زبور**: حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۳)......**انجیل**: حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۴)......**قرآن مجید**: ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا۔

ان کے علاوہ اور بھی چھوٹی چھوٹی کتابیں جن کو صحیفہ کہتے ہیں اپنے بعض پیغمبروں پر نازل فرمائیں ان کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے۔کچھ صحیفے حضرت آدم علیہ السلام پر، کچھ حضرت شعیب علیہ السلام پر اور کچھ حضرت ابراہیم علیہ اسلام پر نازل ہوئے۔ہمیں ان کتابوں پر ایمان رکھنا چاہیے کہ وہ سب کتابیں حق تھیں، مگر قرآن

مجید نازل ہونے کے بعد ان تمام کتابوں کے احکام منسوخ ہو گئے۔

عقیدہ نمبر۲)......قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، اب کوئی کتاب آسمان سے نہیں اترے گی، قیامت تک قرآن مجید کا حکم چلتا رہے گا۔ قرآن مجید کے علاوہ باقی آسمانی کتابوں میں گمراہ لوگوں نے بہت سی تبدیلیاں کر دیں۔ اب یہ موجودہ کتابیں اصلی آسمانی کتابوں کی شکل میں نہیں رہیں۔ سوائے قرآن مجید کے۔

عقیدہ نمبر۳)......قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے، قرآن مجید باقی تمام آسمانی کتابوں سے افضل ہے۔ اس کا ایک ایک حرف اور ایک ایک لفظ محفوظ ہے۔ اس میں ایک نقطہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوئی اور نہ قیامت تک ہو سکے گی، کیونکہ اس کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

عقیدہ نمبر۴)......قرآن مجید جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا۔ کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے خود چیلنج کیا ہے کہ اس جیسا کلام کوئی شخص نہیں بنا سکتا اور نہ ہی قیامت تک کوئی بنا سکے گا۔ اس کی ایک چھوٹی سی سورت کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔

عقیدہ نمبر۵)......قرآن مجید پورا ایک ہی مرتبہ رمضان کے مہینہ میں لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اُترا۔ پھر آسمانِ دنیا سے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم پر تیئس (۲۳) سال کے عرصہ میں نازل ہوا۔

فرشتے:

عقیدہ نمبر۱)......اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو نور سے پیدا کر کے ہماری نظروں سے چھپا دیا ہے، ان کو فرشتے کہتے ہیں، یہ نہ مرد ہیں اور نہ ہی عورت، اللہ تعالیٰ کی

نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے۔ جس کام پر اللہ تعالیٰ نے انہیں مقرر فرما دیا بس اسی میں لگے ہوئے ہیں۔

عقیدہ نمبر۲)...... فرشتوں کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے ان میں سے چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

۱)...... **حضرت جبرائیل علیہ السلام**: جو اللہ تعالیٰ کی کتابیں اور احکام پیغمبروں کے پاس لاتے ہیں۔

۲)...... **حضرت اسرافیل علیہ السلام**: جو قیامت میں صور پھونکیں گے۔

۳)...... **حضرت میکائیل علیہ السلام**: جو مخلوق کو روزی پہنچانے اور بارش کا انتظام وغیرہ کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

۴)...... **حضرت عزرائیل علیہ السلام**: جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔ نیک آدمیوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہیں، اور برے آدمیوں کی جان نکالنے والے فرشتے الگ ہیں۔

عقیدہ نمبر۳)...... ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رہتے ہیں۔ ایک فرشتہ اس کے اچھے کام لکھتا ہے اور دوسرا فرشتہ برے کام لکھتا ہے، ان کو **کِرَاماً کَاتِبِیْن** کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۴)...... بعض فرشتے مصیبتوں اور بلاؤں سے انسان کی حفاظت کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بعض فرشتے انسان کے مرجانے کے بعد اس سے سوال کرنے پر مقرر ہیں، یہ دو فرشتے ہیں، ان کو **مُنْکَرْ نَکِیْر** کہتے ہیں۔

☆ بعض فرشتے دنیا میں پھرتے ہیں، تا کہ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہوتا ہو، قرآن

مجید پڑھا جاتا ہو، درود شریف پڑھا جاتا ہو، اور جتنے لوگ اس نیک کام میں شریک ہوں ان کی شرکت کی اللہ تعالیٰ کے سامنے گواہی دیں۔

☆ بعض فرشتے جنت کے انتظاموں میں لگے ہوئے ہیں۔

☆ بعض فرشتے دوزخ کے انتظاموں پر مقرر ہیں۔

☆ بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کا عرش اٹھائے ہوئے ہیں۔

☆ بعض فرشتے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔

جنات:

عقیدہ...... اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوق آگ سے بنائی ہے، وہ بھی ہمیں نظر نہیں آتی، ان کو جنات کہتے ہیں، ان میں نیک اور برے ہر طرح کے ہوتے ہیں، ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ ان سب میں زیادہ مشہور شریر ابلیس شیطان ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین:

عقیدہ نمبر ۱)...... ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم کو جس شخص نے ایمان کی حالت میں دیکھا، اور اس کا خاتمہ ایمان کی حالت میں ہوا، تو اس کو ''صحابی'' کہتے ہیں۔ اور جس نے مسلمان ہونے کی حالت میں صحابی کو دیکھا اس کو ''تابعی'' کہتے ہیں۔ اور اسی طرح جس نے تابعی کو دیکھا اس کو ''تبع تابعی'' کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲)...... صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے بہت زیادہ فضائل اور تعریفیں قرآن وحدیث میں آئی ہیں، ان سے اچھا گمان اور عقیدت ومحبت رکھنی چاہیے، اگر ان کے بارے میں کسی واقعہ یا کسی موقع پر کسی اختلاف یا لڑائی کے بارے میں سنے تو

اسے ان کی بھول چوک سمجھنا چاہیے، ان کی برائی ہرگز نہیں کرنی چاہیے، ورنہ ایمان سے ہاتھ دھونے پڑیں گے۔

عقیدہ نمبر۳)......صحابہ رضی اللہ عنہم کی تعداد آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت تقریباً ایک لاکھ چوبیس ہزار تھی۔ جن صحابہ رضی اللہ عنہم سے حدیث کی کتابوں میں روایات منقول ہیں، ان کی تعداد تقریباً ساڑھے سات سو ہے۔

عقیدہ نمبر۴)......تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے، ان کا ادب واحترام اور تعظیم وتکریم کرنا ہر مسلمان امتی پر لازم اور ضروری ہے۔

عقیدہ نمبر۵)......صحابہ رضی اللہ عنہم آپس میں مرتبے کے اعتبار سے کم زیادہ ہیں، لیکن تمام صحابہ رضی اللہ عنہم باقی تمام امت سے افضل ہیں۔

عقیدہ نمبر۶)......رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے تشریف لے جانے کے بعد دین کا کام سنبھالنے اور انتظامات کرنے میں جو رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام اور نائب بنا، اس کو خلیفہ کہتے ہیں۔ خلفاء کل چار ہیں۔ جو تمام صحابہ رضی اللہ عنہم میں سب سے افضل ہیں۔

۱)...... **پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:** جو تمام امت سے افضل ہیں، ان کی خلافت کی مدت ''دو سال تین ماہ نو دن'' تھی۔

۲)...... **دوسرے خلیفہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ:** ان کی خلافت کی مدت ''دس سال چھ ماہ پانچ دن'' تھی۔

۳)...... **تیسرے خلیفہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ:** ان کی

خلافت کی مدت ''بارہ دن کم بارہ سال'' تھی۔

۴)...... **چوتھے خلیفہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ:** ان کی خلافت کی مدت ''پانچ سال، تین ماہ، دو دن'' تھی۔

عقیدہ نمبر ۷)...... صحابہ رضی اللہ عنہم کا اتنا بڑا رتبہ ہے کہ بڑے سے بڑا ''ولی'' بھی ادنیٰ سے ادنیٰ صحابی کے مرتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

اولیاءِ کرام

عقیدہ نمبر ۱)...... مسلمان جب خوب اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے، گناہوں سے بچتا ہے، نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرح سے فرمانبرداری کرتا ہے، تو وہ اللہ تعالیٰ کا ''دوست اور پیارا'' بن جاتا ہے، ایسے شخص کو ''ولی'' کہتے ہیں۔ ایسے شخص سے کبھی ایسی باتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں جو دوسرے لوگوں سے نہیں ہوسکتیں، ان باتوں کو ''کرامت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲)...... ولی کتنے ہی بڑے درجہ کو پہنچ جائے مگر نبی کے برابر نہیں ہوسکتا۔

عقیدہ نمبر ۳)...... کوئی بھی شخص خدا کا کیسا ہی پیارا ہو جائے، مگر جب تک ہوش و حواس باقی ہیں، اس کے لیے شریعت کا پابند رہنا فرض ہے۔ نماز، روزہ اور کوئی بھی عبادت اس کے لیے معاف نہیں ہوتی۔ جو گناہ کے کام اور باتیں ہیں وہ اس کے لیے درست نہیں ہو جاتیں۔

عقیدہ نمبر ۴)...... جو شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہو، مثلاً نماز نہیں پڑھتا یا

ڈاڑھی منڈاتا ہے تو ایسا شخص کبھی بھی خدا کا ''ولی'' اور ''دوست'' نہیں ہو سکتا، اگر اس کے ہاتھ سے خلاف عادت کوئی حیرت انگیز کام یا بات دکھائی دے یا تو وہ ''جادو'' ہے یا نفسانی اور شیطانی دھندا اور شعبدہ بازی ہے، ایسے شخص سے عقیدت و محبت نہیں رکھنی چاہیے، بلکہ ایسے شخص سے بچنا ضروری ہے۔

عقیدہ نمبر۵)...... اللہ کے ''دوست'' اور ''ولی'' لوگوں کو بعض راز کی باتیں سوتے یا جاگتے میں معلوم ہو جاتی ہیں، ان باتوں کو ''کشف اور الہام'' کہتے ہیں اگر وہ باتیں شریعت کے مطابق ہیں، تب تو قبول ہیں، لیکن اگر شریعت کے خلاف ہوں تو پھر ہرگز قبول نہیں، بلکہ مردود ہیں۔

عقیدہ نمبر۶)...... اللہ کے ''ولی'' اور نیک بندوں سے عقیدت و محبت رکھنی چاہیے، ان سے بغض رکھنا اور ان کے خلاف باتیں کرنے سے بچنا چاہیے، کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے ''جس نے میرے کسی دوست اور ولی کو اذیت اور تکلیف پہنچائی میں (اللہ تعالیٰ) اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں''۔

چند کُفریہ باتیں

عقیدہ نمبر۱)...... ایمان اس وقت درست اور باقی رہتا ہے، جب اللہ تبارک و تعالیٰ اور اس کی تمام صفات، فرشتوں، آسمانی کتابوں اور پیغمبروں کی سب باتیں اور جو باتیں رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی طرف سے لائے ہیں، ان سب کو سچا سمجھے اور مان لے اور زبان سے ان تمام باتوں کا اقرار کرے۔ اللہ و رسول صلّی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات میں شک کرنا، یا اس کو جھٹلانا، یا اس میں عیب نکالنا، یا اس کا مذاق

اُڑانا، ان سب باتوں سے ایمان ختم ہو جاتا ہے۔

عقیدہ نمبر۲)...... قرآن و حدیث کے کھلے، واضح اور صاف مطلب کو نہ ماننا، اور اس میں اپنے مطلب کے معنی نکالنا، یہ بے دینی کی بات ہے۔

عقیدہ نمبر۳)...... گناہ کو حلال سمجھنے سے ایمان جاتا رہتا ہے۔ اول تو گناہ کے قریب بھی نہ جانا چاہیے، لیکن اگر بدبختی سے اس میں مبتلا ہیں، تو اس گناہ کو گناہ ضرور سمجھیں، اس گناہ کی برائی اور اس کا حرام ہونا دل سے نہ نکالیں، ورنہ ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

عقیدہ نمبر۴)...... گناہ چاہے جتنا بڑا ہی کیوں نہ ہو جب تک بندہ اس کو برا سمجھتا ہے ایمان نہیں جاتا، البتہ ایمان کمزور ہو جاتا ہے۔

عقیدہ نمبر۵)...... اللہ تعالیٰ سے بے خوف ہو جانا یا نا امید ہو جانا کفر ہے، یعنی یہ سمجھ لینا کہ آخرت میں ہر حال میں مجھے بڑے درجات ملیں گے کوئی پکڑ نہ ہوگی، یا یہ سمجھنا کہ میری ہرگز کسی طرح بخشش نہ ہوگی یہ کفریہ غلطی ہے۔ بلکہ مسلمان کو چاہیے کہ وہ خوف اور امید کے درمیان میں رہے۔

عقیدہ نمبر۶)...... کسی سے غیب کی باتیں پوچھنا اور ان پر یقین کر لینا کفر ہے۔

عقیدہ نمبر۷)...... غیب کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا، البتہ انبیاء کرام علیہم السلام کو وحی سے، اور اولیآء اللہ کو ''کشف'' اور ''الہام'' سے اور عام لوگوں کو نشانیوں سے بعض باتیں معلوم ہو جاتی ہیں، یہ باتیں علم الغیب نہیں، بلکہ غیب کی خبریں کہلاتی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۸)...... کسی کا نام لے کر کافر کہنا یا لعنت کرنا بڑا گناہ ہے، ہاں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ظالموں پر لعنت، جھوٹوں پر لعنت، اور ہاں جن لوگوں کا نام لے کر اللہ ورسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہے، یا ان کے کافر ہونے کی اطلاع دی ہے ان کو کافر یا ملعون کہنا گناہ نہیں ہے۔

چند شرکیہ باتیں

عقیدہ نمبر ۱)...... اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات میں کسی دوسرے کو شریک کرنا ''شرک'' کہلاتا ہے، یہ عقیدہ رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا بھی کوئی اور خدا ہے، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ فلاں پیغمبر، ولی یا بزرگ، نفع ونقصان کے مالک ہیں یا بیٹا، بیٹی دے سکتے ہیں، یا روزی وغیرہ دے سکتے ہیں، یہ تمام باتیں شرک ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲)...... یہ عقیدہ رکھنا کہ ''پیغمبر'' یا ''ولی'' غیب کی باتوں کا علم رکھتے تھے، یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح انہیں بھی ذرے ذرے کا علم تھا، اسی طرح کسی قبر یا پیر کو سجدہ کرنا، یا مخلوق میں سے کسی کے نام کا روزہ رکھنا یہ سب شرک ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''کہ مشرک کو میں کبھی نہیں بخشوں گا۔''

عقیدہ نمبر ۳)...... نجومیوں سے غیب کی خبریں پوچھنا، کسی سے فال نکلوانا، قبروں پر چادریں چڑھانا، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے نام کی قسم کھانا، اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مشکل کشا ماننا، قبروں پر میلہ لگانا، ان تمام باتوں سے بچنا ضروری اور لازمی ہے ورنہ ایمان جانے کا خطرہ ہے۔

چند بڑے گُناہ

عقیدہ نمبر۱)...... جھوٹ بولنا، نماز نہ پڑھنا، چوری کرنا، غیبت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، کسی کو بلا وجہ مارنا، تنگ کرنا، چغلی کرنا، دھوکا دینا، ماں باپ اور استاد کی نافرمانی کرنا، اپنے گھر اور کمرے میں تصویر لگانا، امانت میں خیانت کرنا، لوگوں کو حقیر سمجھنا، گالی دینا، گانے سننا، ڈانس دیکھنا، ڈاڑھی کٹوانا، ٹخنوں کو پائجامہ سے چھپانا، فضول خرچی کرنا، یہ چند بڑے گناہ ہیں جن کے کرنے سے اللہ تعالیٰ بہت سخت ناراض ہوتے ہیں، ان سے بچنا بہت ضروری اور لازمی ہے۔

سُنّت و بدعت

عقیدہ نمبر۱)......رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے قول و فعل سے جو چیزیں ثابت ہیں، ان کو ''سُنّت'' کہتے ہیں، اسی طرح جو کام رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے علم میں آیا اور آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا، اس کو بھی ''سُنّت'' کہتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۲)......اللہ تبارک وتعالیٰ اور رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے دین کی سب باتیں قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بندوں کو بتا دی ہیں، اب ان باتوں کے علاوہ دین میں کوئی نئی بات ایجاد کرنا درست نہیں، ایسی نئی بات کو ''بِدْعَتْ'' کہتے ہیں۔ بدعت بہت بڑا گناہ ہے۔

عقیدہ نمبر۳)......رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کو ''مَــرْدُوْد'' فرمایا

ہے، اور جو شخص ''بدعت'' والا کام کرے اس کو دین کا گرانے والا فرمایا ہے۔ اور رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کہ ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے''۔

عقیدہ نمبر۴)...... پختہ قبریں بنانا، قبروں پر گنبد بنانا، دھوم دھام سے عرس منانا، قبروں پر چراغ جلانا، قبروں پر چادریں چڑھانا، شادی میں سہرا باندھنا، یا ہر جائز اور مستحب کام میں پنی طرف سے ایسی شرطیں لگانا جن کا شریعت میں کوئی ثبوت نہ ہو۔ یہ تمام باتیں ''بدعت'' ہیں ان تمام باتوں سے بچنا ضروری اور لازمی ہے۔

مرنے کے بعد کیا ہوگا؟

عقیدہ نمبر۱)...... جب آدمی مر جاتا ہے، اگر قبر میں دفن کیا جائے تو دفن کے بعد، اور اگر دفن نہ کیا جائے تو جس حال میں بھی ہو، اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں، ان میں سے ایک فرشتے کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہوتا ہے۔ یہ آ کر ''مُردے'' سے پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ تیرا دین کیا ہے؟ حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ وسلم کی صورت دکھا کر پوچھتے ہیں کہ یہ کون ہے؟ اگر ''مُردہ'' نیک ہو اور دنیا میں نیک کام کیے ہوں، تو وہ صحیح صحیح جواب دیتا ہے، پھر اس کے لیے ہر طرح کا سکون مہیا کر دیا جاتا ہے۔ جنت کی کھڑکی کھول دی جاتی ہے، جس سے ٹھنڈی، ٹھنڈی ہوائیں اور خوشبوئیں آتی رہتی ہیں اور وہ مزے سے سوتا رہتا ہے۔

اگر ''مُردہ'' برا ہو، دنیا میں اس نے برے اعمال کیے ہوں، تو سب سوالوں کے جواب میں کہتا ہے کہ مجھے نہیں معلوم، پھر اس پر بڑی سختی اور عذاب قیامت تک ہوتا رہتا ہے۔ کچھ لوگوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ اس امتحان سے معاف بھی فرما دیتا ہے۔ یہ

سب باتیں ''مُر دہ'' کو معلوم ہوتی ہیں ہم لوگ نہیں دیکھ سکتے، جیسے سوتا آدمی خواب میں بہت کچھ دیکھتا ہے، اور جاگتا آدمی اس کے سرہانے بے خبر بیٹھا رہتا ہے۔

عقیدہ نمبر۲)...... مرنے کے بعد جو ''مُر دے'' کا ٹھکانہ ہوتا ہے، وہ ہر دن صبح و شام ''مُر دہ'' کو دکھایا جاتا ہے۔ جنتی کو جنت دکھا کر خوشخبری دی جاتی ہے۔ اور دوزخی کو دوزخ دکھا کر اس کے غم اور حسرت کو بڑھایا جاتا ہے۔

عقیدہ نمبر۳)...... مسلمان جتنا مرضی گناہ گار ہو بالآخر وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر جنت میں ضرور جائے گا، یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی شانِ رحمت کے صدقے اس کو سزا دیے بغیر بخش دیں۔ لیکن مشرک اور کافر ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

ایصالِ ثواب

عقیدہ نمبر۱)...... مردے کے لیے دعا و استغفار، شریعت کے مطابق ایصال ثواب، اور خیر خیرات کرنے سے اس کو فائدہ پہنچتا ہے، سنت کے مطابق کیے گئے اعمال کا ثواب بھی ''مُر دے'' کو پہنچتا ہے، یعنی اگر ''مُر دے'' کے رشتہ دار، دوست و احباب میں سے کوئی نیک کام کرے مثلاً قرآن شریف پڑھے، درود شریف پڑھے، اللہ تعالیٰ کے راستے میں صدقہ و خیرات دے، کسی بھوکے کو کھانا کھلائے، اور پھر دعا کرے کہ اے اللہ: ''اس کا ثواب میں نے فلاں ''مُر دے'' کو بخشا'' تو اللہ تعالیٰ وہ ثواب اس ''مُر دے'' کو پہنچا دیتا ہے۔

عقیدہ نمبر۲)...... ''مُر دے'' کو ثواب پہنچانے کے لیے کسی خاص چیز، خاص

وقت یا خاص صورت کو مخصوص نہیں کرنا چاہیے، بلکہ جو چیز جس وقت میسر ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر اس کا ثواب ''مُردے'' کو بخش دینا چاہیے۔ رسم ورواج کی پابندی، نام اور شہرت کے لیے بڑی بڑی دعوتیں کرنا، یا اپنی طاقت سے زیادہ قرض لے کر رسم پوری کرنا، یہ سب غلط باتیں ہیں ان سے بچنا چاہیے۔

علاماتِ قیامت

عقیدہ نمبر۱)...... اللہ اور رسول صلّی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی جتنی علامتیں بتائی ہیں، وہ سب ضرور ہونے والی ہیں۔ حضرت امام مہدی علیہ السلام ظاہر ہوں گے اور خوب انصاف سے شرعی حکومت، جسے ''خلافت'' کہتے ہیں، قائم کریں گے۔ کانا دجال جو کہ ''یہود'' کی قوم کا ایک شخص ہے۔ نکلے گا، اور دنیا میں فساد پھیلائے گا۔ اس کو مارنے اور قتل کرنے کے لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے، اور اس مردود کو قتل کر دیں گے۔ ''یا جوج ماجوج'' بڑی فسادی قوم ہے۔ وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گے، اور بڑی تباہی مچائیں گے، پھر اللہ تعالیٰ کے قہر سے ہلاک ہو جائیں گے۔ ایک عجیب قسم کا جانور زمین سے نکلے گا اور آدمیوں سے باتیں کرے گا۔ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہوگا، اس وقت توبہ کے دروازے بند ہو جائیں گے۔ قرآن مجید اوراق سے اٹھ جائے گا۔ تھوڑے ہی دنوں میں سارے مسلمان مر جائیں گے اور تمام دنیا کافروں سے بھر جائے گی۔

عقیدہ نمبر۲)...... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے قیامت قریب آنے کی چند نشانیاں یہ بھی بتائی ہیں۔ جب دنیا میں گناہ زیادہ ہوں۔ لوگ اپنے ماں باپ کے

نافرمان ہوں اوران پرحکم چلائیں۔امانت میں خیانت۔گانا، ڈانس عام ہو۔پہلے بزرگوں کو برا بھلا کہا جائے۔ بےعلم اور کم علم،لوگوں کے قائد بن جائیں۔کم درجے کے لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں۔نا اہل لوگوں کو بڑے بڑے عہدے ملیں تو سمجھ لینا قیامت قریب آ گئی ہے،آج یہ تمام نشانیاں پوری ہوچکی ہیں۔

قیامت

عقیدہ نمبرا)...... جب قیامت آنے کی تمام نشانیاں پوری ہو جائیں گی، تو حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے صور پھونکیں گے۔''صور''ایک بہت بڑی چیز ہے، جو سینگ کی طرح ہے،اس کی آواز اس قدر ڈراؤنی اور سخت ہوگی کہ اس کی آواز سن کر تمام مخلوقات مر جائے گی، اور جو مر چکے ہیں ان کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی،مگر اللہ تعالیٰ جن کو بچانا چاہیں گے وہ اپنے حال پر رہیں گے،تمام زمین و آسمان پھٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑتے پھریں گے۔ستارے ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔سورج بے نور ہو جائے گا۔پھر جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا کہ سب کو دوبارہ پیدا کرے تو دوسری مرتبہ''صور'' پھونکا جائے گا،اس سے پھر سارا عالم پیدا ہو جائے گا،مردے زندہ ہو جائیں گے۔

عقیدہ نمبر۲)...... قیامت کے میدان میں سب جمع ہوں گے وہاں کی تکالیف سے گھبرا کر سب پیغمبروں کے پاس سفارش کرانے جائیں گے، تا کہ ہمارا حساب شروع کیا جائے،لیکن کوئی پیغمبر اس کی ہمت نہیں کرے گا،آخر ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سفارش فرمائیں گے،آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول کی جائے گی،

اس کے بعد ترازو لاکر رکھی جائے گی، اچھے برے اعمال تولے جائیں گے، ان کا حساب ہوگا، بعض لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ نیک لوگوں کا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ میں، اور بروں کا بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو حوض کوثر کا پانی پلائیں گے، جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہوگا۔ جنت تک پہنچنے کے لیے پل صراط سے گزرنا ہوگا، جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے، جو لوگ نیک ہوں گے وہ اس سے پار ہو کر آسانی سے جنت میں پہنچ جائیں گے، جو برے ہوں گے وہ اس پر سے گزرتے ہوئے کٹ کٹ کر دوزخ میں گر پڑیں گے۔

جنت اور جہنم

عقیدہ نمبر۱)...... جنت پیدا ہو چکی ہے، اس میں چین، سکون، راحت اور طرح طرح کی نعمتیں ہوں گی۔ جنتیوں کو کسی طرح کا ڈر اور غم نہ ہوگا اور اس میں ہمیشہ رہیں گے، نہ اس سے نکلیں گے اور نہ ہی وہاں مریں گے۔

عقیدہ نمبر۲)...... جنت میں سب سے بڑی نعمت اللہ تعالیٰ کا دیدار ہے، جو جنتیوں کو نصیب ہوگا اس کی لذت کے مقابلہ میں تمام نعمتیں بے حیثیت معلوم ہوں گی۔

عقیدہ نمبر۳)...... دوزخ بھی پیدا ہو چکی ہے، اس میں سانپ، بچھو اور طرح طرح کا عذاب ہے۔ دوزخیوں میں سے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا، وہ اپنے اعمال کی سزا بھگت کر رسولوں اور نبیوں کی سفارش سے نکل کر جنت میں داخل ہوں گے، چاہے کتنے ہی بڑے گناہ گار ہوں۔ جو کافر اور مشرک ہیں وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے،

اور ان کو موت بھی نہ آئے گی۔

عقیدہ نمبر۴)...... اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ چھوٹے گناہ پر سزا دے دے، یا بڑے گناہ کو اپنی مہربانی سے معاف فرمادے اور اس پر بالکل سزا نہ دے۔

خاتمہ

عقیدہ نمبر۱)...... عمر بھر کوئی بھلا کیسا ہی ہو، مگر جس حالت پر اس کا خاتمہ ہوتا ہے، اسی کے مطابق اس کو اچھا، برا بدلہ ملتا ہے۔

عقیدہ نمبر۲)...... آدمی عمر بھر میں جب کبھی توبہ کرے یا مسلمان ہو، اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کی توبہ اور مسلمان ہونا مقبول ہے، البتہ مرتے وقت جب سانس اکھڑنے لگے، اور عذاب کے فرشتے دکھائی دینے لگیں، تو اس وقت نہ توبہ قبول ہوتی ہے اور نہ ہی ایمان۔

دوسرا حصہ

تجوید

دوسرا حصہ: تجوید

(سبق نمبر ۱)

چند اصطلاحات

تجوید سیکھنے کے دوران چند اصطلاحات استعمال ہوتی ہیں، ان کی مختصر تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

۱)۔ **تَعَوُّذ**: "**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْم**" کو کہا جاتا ہے۔اس کو **اِسْتِعَاذَہْ** بھی کہتے ہیں۔

۲)۔ **تسمیہ**:**بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم** کو کہا جاتا ہے اس کو **بَسْمَلَه** بھی کہتے ہیں۔

۳)۔ **حرکت**: اس سے مراد "زبر" (ـَــ) "زیر" (ـِــ) اور پیش (ـُــ) ہیں اور جس حرف پر حرکت ہو اس کو "**متحرک**" کہا جاتا ہے۔

۴)۔ **فتحہ**: زبر کو کہا جاتا ہے جس کی علامت یہ (ـَــ) ہے اور جس حرف پر زبر ہو اس کو "**مفتوح**" کہا جاتا ہے۔

۵)۔ **کسرہ**: زیر کو کہا جاتا ہے جس کی علامت یہ (ـِــ) ہے اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اس کو "**مکسور**" کہا جاتا ہے۔

۶)۔ **ضَمَّہ**: پیش کو کہا جاتا ہے جس کی علامت یہ (ـُــ) ہے اور جس حرف پر پیش ہو اس کو "**مضموم**" کہا جاتا ہے۔

۷)۔ **سَکُوْن**: جزم کو کہا جاتا ہے جس کی علامت یہ (ـْــ) ہے اور جس حرف پر جزم ہو اس کو "**سَاکن**" کہا جاتا ہے۔

۸)۔ **تشدید**: شَدّ کو کہا جاتا ہے جس کی علامت یہ (ـّـ) ہے اور جس حرف پر شد ہو اس کو "**مُشَدَّدْ**" کہا جاتا ہے۔

۹)۔ **مَدّ**: لمبا کرنا' کسی حرف کو کھینچ کر پڑھنے کو کہا جاتا ہے جسکی علامت یہ (ٓ) ہے۔

۱۰)۔ **غُنَّہ**: ناک سے آواز نکال کر پڑھنے کو کہا جاتا ہے۔

(سبق نمبر۲)

تلاوت کے آداب

تلاوت کے چند آداب مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ پاک، صاف اور باوضو ہو کر قرآن مجید کی تلاوت کرنا۔

☆ تلاوت کے دوران کسی قسم کی کوئی گفتگو نہیں کرنی چاہیے یہاں تک کہ اگر کوئی سلام بھی کرے تو اس کے سلام کا جواب بھی تلاوت کے بعد دینا چاہیے۔

☆ جب تلاوت شروع کی جائے تو **تَعَوُّذ** پڑھنا چاہیے اور اگر سورت سے پڑھنا شروع کیا جائے تو **تعوُّذ** کے ساتھ **تَسْمِیہ** بھی پڑھنی چاہیے۔

☆ قرآن مجید کی تلاوت اس طرح کی جائے گویا کہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ کو سنا رہا ہے۔

☆ امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی تلاوت بلند آواز سے کرنی چاہیے تا کہ دل بھی قرآن مجید پڑھنے کی طرف متوجہ ہو۔(**التبیان فی آداب حملة القرآن**)

☆ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تو اس کو پہلے چومتے اور فرماتے کہ ''یہ میرے رب کا عہد نامہ اور قانون نامہ ہے'' اور پھر تلاوت فرماتے (بحوالہ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ)

(سبق نمبر ۳)

تلاوت شروع کرنے کا طریقہ

☆ تلاوت سورۃ کے شروع سے کی جائے تو تعوذ اور تسمیہ دونوں پڑھنا ضروری ہیں۔

☆ اگر تلاوت کی ابتدا سورۃ کے درمیان سے کی جائے تو تعوذ پڑھنا ضروری ہے اور تسمیہ پڑھنا ضروری نہیں ہے۔ پڑھے چاہے نہ پڑھے۔

☆ اگر تلاوت کرتے وقت درمیان میں سورۃ آ جائے تو اس صورت میں صرف تسمیہ پڑھی جائے گی۔

(نوٹ) سورۃ براءۃ کے شروع میں تسمیہ بالکل نہیں پڑھنا چاہیے کیونکہ اس میں کفار کو عذاب دینے کا ذکر ہے اور تسمیہ میں رحمت ہے۔

(سبق نمبر ۴)

تجوید کا تعارف

تجوید کا لغوی معنی ''سنوارنا'' ''اچھا کرنا'' اور ''صاف ستھرا'' کرنا ہے اصطلاح میں ''تجوید'' ہر حرف کو اس کے جگہ سے ادا کرنے کو کہتے ہیں۔ تجوید کا مقصد قرآن مجید کی تلاوت الفاظ کی صحیح ادائیگی کے ساتھ کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا ہے اور تجوید کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا فرض عین ہے۔

(سبق نمبر ۵)

تجوید کی اہمیت وضرورت

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جو عربی میں ہے اس لیے اس کو عربوں کے طریقے کے مطابق پڑھا جائے اور عربوں کے طریقہ کے مطابق پڑھنے کو تجوید کہتے ہیں نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''قرآن کو عربی لب ولہجہ اوران کی آواز کی طرح پڑھو''۔ اگر قرآن مجید کو عربوں کے طریقہ کے مطابق نہ پڑھا تو قرآن کی عربیت میں خلل آئے گا اور اللہ تعالیٰ کی مراد کے خلاف مطلب اور معنی ہو جائے گا جو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنے گا۔ مثلاً ''**اَلْحَمْدُلِلّٰہِ**'' (بڑی حا کے ساتھ) اس کا مطلب: ''تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں'' اگر اس کو ''**اَلْھَمْدُلِلّٰہِ**'' (چھوٹی ھاء کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا: ''تمام برائیاں اور مذمتیں اللہ کے لیے ہیں'' (**نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک**) اسی طرح ''**قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**'' (بڑی قاف کے ساتھ) اس کا مطلب ہے: ''کہو وہ اللہ ایک ہے'' اگر اس کو ''**کُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ**'' (چھوٹے کاف کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا'' کھاؤ وہ اللہ ایک ہے'' (**نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِک**) ایسی سنگین غلطیوں سے بچنے کے لیے تجوید کے بنیادی قواعد جاننا ضروری ہیں تاکہ قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ کی پسند کے مطابق پڑھا جاسکے کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کو اس طرح پڑھا جائے جس طرح نازل کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے **وَرَتَّلْنٰهُ تَرْتِیْلًا** ہم نے قرآن مجید کو ترتیل (اور تجوید) کے ساتھ نازل فرمایا ہے اور اگر قرآن مجید کو تجوید کے

ساتھ نہ پڑھا جائے تو ثواب کی بجائے گناہ ملے گا جیسا کہ حدیث شریف کا مفہوم ہے ”قرآن پاک پڑھنے والے بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ قرآن پاک ان پر لعنت کرتا ہے“
اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید کی لعنت سے محفوظ فرمائے (آمین)

(سبق نمبر ٦)

قرآن مجید غلط پڑھنے کا حکم

تجوید کے خلاف قرآن مجید پڑھنے کو عربی میں ”لَحْنٌ“ یعنی ”غلطی“ کہتے ہیں پھر ”لَحْنٌ“ یعنی ”غلطی“ دو قسم پر ہے۔
(۱) **لَحْنٌ جَلِی** (بڑی غلطی) (۲) **لَحْنٌ خفی** (چھوٹی غلطی)

لحن جلی:

لحن جلی کی پانچ صورتیں ہیں

۱)......ایک حرف کو دوسرے حرف کے ساتھ بدلنا جیسے **اَلْحَمْدُ** کی جگہ **اَلْهَمْدُ** اور **قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** کی جگہ **کُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ** پڑھنا۔

۲)......کسی حرف کو کم کر دینا جیسے **لَمْ يُوْلَدْ** کو **لَمْ يُلَدْ** پڑھنا۔

۳)......کسی حرف کو بڑھا دینا جیسے **لَمْ يَلِدْ** کو **لَمْ يَالِدْ** پڑھنا۔

۴)......حرکات وسکنات میں تبدیلی کرنا جیسے **اَنْعَمْتَ** کو **اَنْعَمْتُ** یا **اِهْدِنَا** کو **اَهْدِنَا** پڑھنا۔

٦)......شد والے حرف کو بغیر شد کے ادا کرنا جیسے **اِيَّاکَ** کو **اِيَاکَ** پڑھنا۔

ان جیسی غلطیوں کو ''لحن جلی'' کہتے ہیں اور لحن جلی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا حرام ہے بلکہ بسا اوقات تو معنی خراب ہونے کی وجہ سے نماز ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔

لحن خفی:

لحن خفی کہتے ہیں کہ حرفوں کے حسین اور عمدہ ہونے کے جو قاعدے مقرر ہیں، ان کے خلاف قرآن مجید پڑھنا، جیسے لفظ ''اللہ'' کے لام سے پہلے فتحہ (زبر) ہو تو پُر (موٹا) پڑھا جاتا ہے لیکن اس کو باریک پڑھنا جیسے اِنَّ اللہَ۔

اس جیسی غلطی کو ''لحن خفی'' کہتے ہیں اور لحن خفی کے ساتھ قرآن مجید پڑھنا مکروہ ہے اس سے بھی بچنا ضروری ہے۔

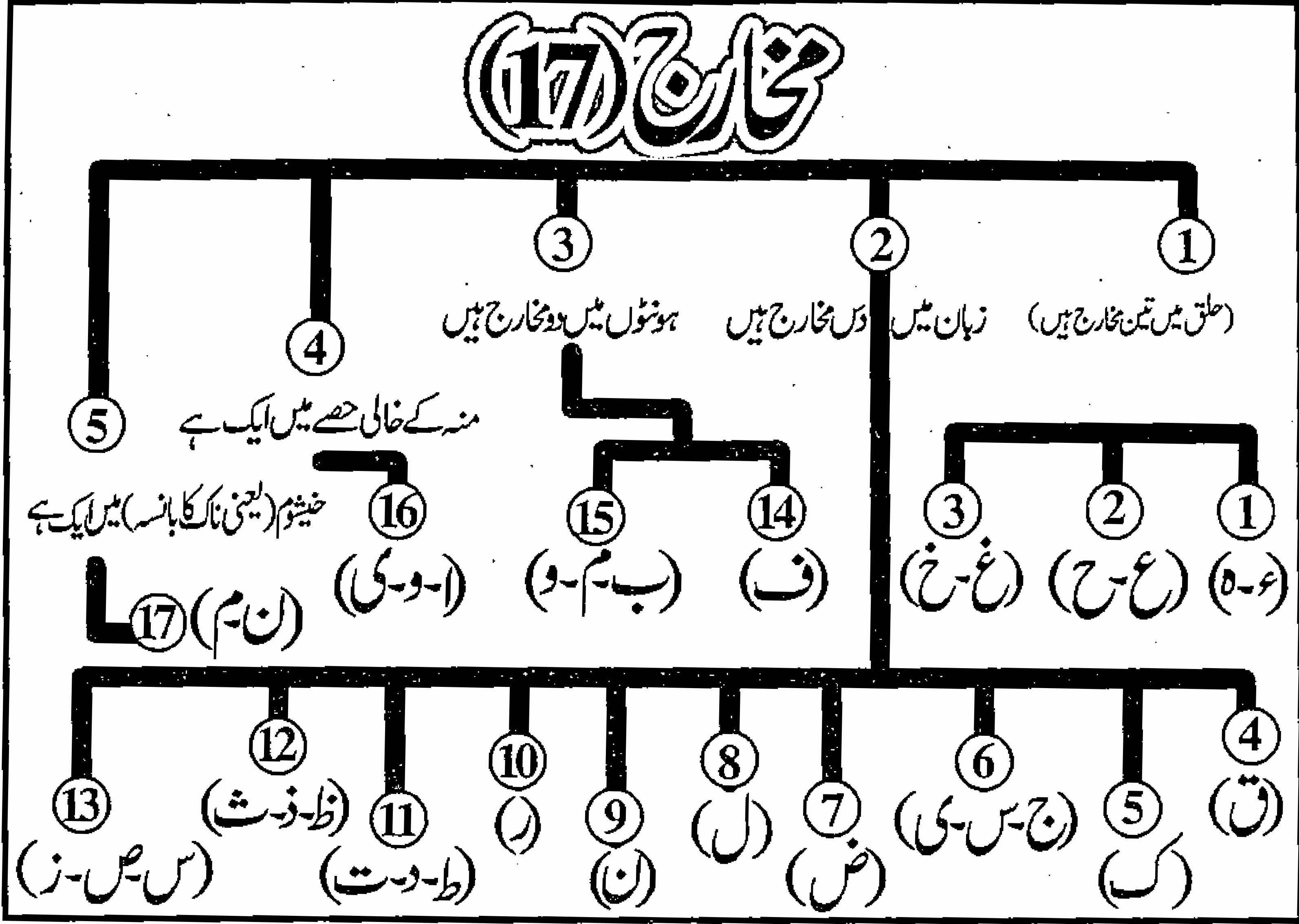
(سبق نمبر ۷)

حروف کے مخارج

''مخارج'' مخرج کی جمع ہے اور مخرج کہتے ہیں جس سے کوئی چیز نکلے یہاں مخرج سے مراد حروف کے نکلنے ک جگہ ہے مخارج کل سترہ ہیں۔ جو پانچ حصوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔ ۱)......حلق ۲)......زبان ۳)......ہونٹ ۴)......منہ کا خالی حصہ ۶)......خیشوم (یعنی ناک کا بانسہ)

یاد کی آسانی کے لیے حروف کے مخارج کا نقشہ مندرجہ ذیل ہے تا کہ یاد کرنے میں آسانی ہو اس کے بعد آسان الفاظ میں حروف کے مخارج کا مختصر تعارف ہوگا۔

نقشہ


مخارج (17)
1 (حلق میں تین مخارج ہیں)
2 زبان میں دس مخارج ہیں
3 ہونٹوں میں دو مخارج ہیں
4 منہ کے خالی حصے میں ایک ہے
5 خیشوم (یعنی ناک کا بانسہ) میں ایک ہے
1 (ء-ہ)
2 (ع-ح)
3 (غ-خ)
4 (ق)
5 (ک)
6 (ج-ش-ی)
7 (ض)
8 (ل)
9 (ن)
10 (ر)
11 (ط-د-ت)
12 (ظ-ذ-ث)
13 (س-ص-ز)
14 (ف)
15 (ب-م-و)
16 (ا-و-ی)
17 (ن-م)

مخارج

حلق کے مخارج (۳)

مخرج نمبر۱) حلق کا وہ حصہ جو سینے کی طرف والا ہے۔ اس مخرج سے دو حروف "ء، ہ" ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر۲) حلق کے درمیان والا حصہ۔ اس مخرج سے "ع، ح" ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر۳) حلق کا وہ حصہ جو منہ کے قریب ہے۔ اس مخرج سے دو حروف "غ، خ" ادا ہوتے ہیں۔

زبان کے مخارج (۱۰)

مخرج نمبر۱) زبان اور تالو کا شروع والا حصہ۔ اس مخرج سے ایک حرف "ق" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۲) زبان اور تالو کا شروع والا حصہ کچھ منہ کی طرف ہٹ کر اس مخرج سے ایک حرف "ک" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۳) زبان اور تالو کا درمیان والا حصہ۔ اس مخرج سے تین حروف "ج، ش، ی" غیر مدہ ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر۴) زبان کی کروٹ جب اوپر کی ڈاڑھوں سے لگے دائیں بائیں طرف سے یا ایک وقت میں دونوں طرف سے۔ اس مخرج سے ایک حرف "ض" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۵) زبان کی کروٹ اور سامنے والے اوپر کے چار دانتوں کے

مسوڑھے اس مخرج سے ایک حرف "ل" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۶) زبان کی کروٹ اور سامنے والے اوپر کے تین دانتوں کے مسوڑھے۔اس مخرج سے ایک حرف "ن" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۷) زبان کی کروٹ اور سامنے والے اوپر کے تین دانتوں کے مسوڑھے اور زبان کی پشت اس مخرج سے ایک حرف "ر" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۸) زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کی جڑ۔اس مخرج سے تین حروف "ط، د، ت" ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر۹) زبان کی نوک اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کا کنارہ۔اس مخرج سے تین حروف "ظ، ذ، ث" ادا ہوتے ہیں۔

مخرج نمبر۱۰) زبان کی نوک اور سامنے والے اوپر نیچے کے دو دانتوں کا کنارہ۔ اس مخرج سے تین حروف "ص، ز، س" ادا ہوتے ہیں۔

ہونٹ کے مخارج (۲)

مخرج نمبر۱) نیچے والے ہونٹ کا درمیان اور سامنے کے اوپر والے دو دانتوں کا کنارہ۔اس مخرج سے ایک حرف "ف" ادا ہوتا ہے۔

مخرج نمبر۲) دونوں ہونٹوں کا اندرونی تری والا حصہ اس مخرج سے "ب" اور دونوں ہونٹوں کی خشکی والے حصہ سے "م" اور دونوں ہونٹوں کی گولائی والے حصے سے ایک حرف غیر مدہ "و" ادا ہوتا ہے۔

منہ کے خالی حصے کا مخرج (۱)

مخرج نمبر۱) منہ کا خالی حصہ: اس مخرج سے تین حروف ''ا ،و،ی'' مدہ ادا ہوتے ہیں۔

خیشوم (یعنی ناک کا بانسہ) کا مخرج (۱)

مخرج نمبر۱) ناک کا بانسہ۔اس مخرج سے''ن، م''غنہ کیساتھ ادا ہوتا ہے۔

(سبق نمبر۸)

حرکات اور سکون ادا کرنے کا طریقہ

حرکت:

زبر (ـَـ) زیر (ـِـ) اور پیش (ـُـ) کو کہتے ہیں۔

حرکات ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے۔

زبر......منہ کو سیدھا کھول کر ادا کرنا چاہیے جیسے۔بَ، تَ، ثَ۔

زیر......ہونٹوں کو نیچے کی طرف تھوڑا سا جھکا کر ادا کرنا چاہیے جیسے قِ، لِ، مِ۔

پیش......ہونٹوں کو گول کر کے ادا کرنا چاہیے جیسے شُ، طُ، رُ۔

سکون:

سکون ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرف ساکن میں حرکت یا ہلنے کی کیفیت نہ ہونی چاہیے اسی لیے **اَلْحَمْدُ** کے لام یا **اَنْعَمْتَ** کے نون کو ہلانا غلط ہے البتہ قلقلہ کے حرفوں کو ساکن ہونے کی صورت میں ہلانا چاہیے۔

(نوٹ) قلقلہ کا بیان سبق نمبر۱۱ میں آئے گا۔

(سبق نمبر ۹)

موٹے اور باریک حروف

ہر حالت میں موٹے پڑھے جانے والے سات حروف ہیں یہ حروف کسی حالت میں بھی باریک نہ پڑھے جائیں گے خواہ ان سے پہلے زیر ہی کیوں نہ ہو البتہ **لام** اور را ایسے ہیں کہ کبھی موٹے اور کبھی باریک پڑھے جاتے ہیں وہ سات حروف یہ ہیں:
"(۱). خ (۲). ص (۳). ض (۴). غ (۵). ط (۶). ق (۷). ظ" ان کا مجموعہ یہ ہے: "خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ"

لام پڑھنے کا طریقہ

عام طور پر "لام" ہر جگہ اور حالت میں باریک پڑھا جاتا ہے جیسے "اَنْ لَّا اِلٰـہَ" البتہ لفظ اللہ اور اَللّٰھُمَّ کا لام کبھی موٹا اور کبھی باریک پڑھا جاتا ہے جس کی وضاحت درج ذیل ہے:

۱) اگر لفظ اللہ اور اَللّٰھُمَّ کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو یہ لام موٹا پڑھا جائے گا جیسے سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ، عِنْدَ اللهِ، قَالُوْ اللّٰھُمَّ، نَصْرُ اللهِ.

۲) اگر اس لام سے پہلے زیر ہو تو یہ لام باریک ہو گا جیسے "بِسْمِ اللهِ، قُلِ اللّٰھُمَّ"

(سبق نمبر ۱۰)

را پڑھنے کا طریقہ

۱)......را پر اگر زبر یا پیش ہو تو یہ را ہر حالت میں موٹی پڑھی جائیگی جیسے تَرَکَ، مَعْرُوْف۔

۲)......را ساکن ہو تو اس صورت میں اس سے پہلے والی حرکت دیکھیں گے اگر اس سے پہلے زبر یا پیش ہو تو یہ را بھی موٹی پڑھی جائے گی جیسے ''**وَالْاَرْضَ، یُرْضِعْنَ**''۔

۳)......را ساکن اس سے پہلے بھی ساکن ہو تو پھر تیسری حرکت کو دیکھیں گے اگر زبر یا پیش ہو تو یہ را بھی موٹی ہوگی جیسے **کُفْرْ، وَالْفَجْرْ**۔

(نوٹ) یہ صورت وقف کی صورت میں پیش آتی ہے لیکن اگر وقف کی صورت میں را ساکن سے پہلے یاءِ ساکنہ ہو تو یہ را ہر حالت میں باریک ہوگی۔

جیسے: **خَبِیْر، خَیْر**۔

۴)......را ساکن اس کے بعد اسی کلمہ میں مجموعہ "**خُصَّ، ضَغْطٍ، قِظْ**" میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو یہ را ہر حالت میں موٹی پڑھی جائے گی اگر چہ را ساکن سے پہلے زیر ہی کیوں نہ ہو جیسے: "**قِرْطَاسْ، مِرْصَادْ، فِرْقَةْ، اِرْصَادْ**"۔

۵) ...... را ساکن اس سے پہلے زیر عارضی ہو تو یہ را موٹی پڑھی جائیگی جیسے: ''**اِرْجِعِیْ**''۔

۶)......را ساکن اس سے پہلے زیر دوسرے کلمے میں ہو تو یہ را موٹی پڑھی جائے گی، جیسے ''**رَبِّ ارْجِعُوْن**''۔

(نوٹ) اس کے علاوہ تمام صورت میں را باریک ہوگی۔

(سبق نمبر ١١)

الف وھمزہ میں فرق اور حروف قلقلہ پڑھنے کا طریقہ

الف ہمیشہ ساکن، بغیر جھٹکے پڑھا جاتا ہے، اس سے پہلے زبر ہوتا ہے، یہ کلمے کے درمیان اور آخر میں آتا ہے بخلاف ھمزہ کے اس پر زبر، زیر اور پیش ہوتی ہے اور یہ ساکن ہونے کی صورت میں جھٹکے سے پڑھا جاتا ہے۔

جیسے: "اِهْدِ، مَأْكُوْل"۔

قلقلہ کا بیان

پانچ حروف ایسے ہیں کہ جن کو ساکن کرنے کی صورت میں آواز کو خوب ہلا کر پڑھا جائے گا جس کو عربی میں قلقلہ کہتے ہیں۔ ان پانچ حروف کا مجموعہ یہ ہے۔ "قُطُبُ جَدٍّ".

(سبق نمبر ١٢)

حروفِ مدہ اور حروف لین

حروف کی دو قسمیں (١) حروف مدہ (٢) حروف لین۔

حروف مدہ تین ہیں:

١)......الف ساکن اس سے پہلے زبر ہو جیسے صِرَاط.

٢)......واؤ ساکن اس سے پہلے پیش ہو جیسے نُوْر.

٣)......یا ساکن اس سے پہلے زیر ہو جیسے اَلْفِيْل.

(فائدہ) جب الف سے پہلے زبر اور واؤ سے پہلے پیش اور یاء سے پہلے زیر ہو تو

ان کو تھوڑا سا کھینچ کر پڑھیں گے۔

حروف لین دو ہیں:

۱)......واؤ ساکن اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: "خَوْف"

۲)......یاء ساکن اس سے پہلے زبر ہو، جیسے: "کَیْد".

(فائدہ) جب واؤ اور یا ساکن سے پہلے زبر ہو تو ان کو کھینچ کر نہ پڑھیں گے۔

(سبق نمبر ۱۳)

لامِ اَلْ پڑھنے کا طریقہ

بعض لفظوں کے شروع میں جو لام "اَلْ" کی شکل میں ہوتا ہے اس کو "لامِ تعریف" کہتے ہیں اور اس لام کو پڑھنے کے دو طریقے ہیں۔۱)......اظہار کے ساتھ، ۲)......ادغام کے ساتھ۔

۱)......اظہار کے ساتھ: اگر لام "اَلْ" کے بعد ان حروف اِبْغ حَجَّکَ وَ خَفْ عَقِیْمَہٗ میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو اس کو "اظہار کے ساتھ" یعنی ظاہر کر کے پڑھیں گے۔

جیسے اَلْبَلٰغ، اَلْغَفُوْر، اَلْحَسَنَۃ۔

(نوٹ) ان حروف کو حروفِ قمری بھی کہتے ہیں۔

۲)......ادغام کے ساتھ:

اگر لام "اَلْ" کے بعد حروف قمری کے سوا آگے آنے والے چودہ حروف (ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن) میں سے کوئی حرف

آ جائے تو اس لام کو ان حروف میں ادغام کر کے پڑھیں گے۔ جیسے "اَلتَّآئِبُوْن، اَلثَّاقِبُ، وَالذَّارِیَاتِ"

(نوٹ) ان حروف کو حروف شمسی بھی کہتے ہیں۔

(سبق نمبر۱۴)

نون ساکن اور نون تنوین کا تعارف وفرق

تعارف ......نون ساکن اس نون کو کہا جاتا ہے جس پر "سکون" ہو جیسے "اَنْعَمْتَ" اور نون تنوین دو زبر، دو زیر اور دو پیش کو کہتے ہیں جیسے "بًا، بٍ، بٌ.

پھر نون ساکن اور نون تنوین میں دو طرح کا فرق ہے۔

۱) نون ساکن لکھا بھی جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے مگر نون تنوین پڑھا تو جاتا ہے لیکن لکھا نہیں جاتا۔

۲) نون ساکن کلمہ کے درمیان اور آخر دونوں جگہ آتا ہے لیکن نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔

(سبق نمبر۱۵)

نون ساکن اور نون تنوین پڑھنے کا طریقہ

نون ساکن اور نون تنوین پڑھنے کے (۴) طریقے ہیں

(۱) اظہار کے ساتھ۔ (۲) ادغام کے ساتھ۔ (۳) اقلاب کے ساتھ۔ (۴) اخفاء کے ساتھ۔

اظہار کے ساتھ......نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر ان چھ حروف (ء، ہ، ع، ح، غ، خ) میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں غُنَّہ نہ ہوگا۔ ان حروف کو حروف

حلقی کہتے ہیں، جیسے ''کُفُواً اَحَدٌ، مَنْ خَفَّتْ''.

نوٹ: نون مشدد پر ہمیشہ غنہ ہوگا، چاہے اس کے بعد حروف حلقی ہی کیوں نہ ہوں جیسے ''فَاِنَّهٗ'' اسی طرح میم مشدد پر ہمیشہ غنہ ہوگا جیسے ''مِمَّنْ''۔

ادغام کے ساتھ......نون ساکن اور نون تنوین کے بعد مجموعہ ''یَـرْمَـلُوْنَ'' میں سے کوئی ایک حرف آ جائے تو وہاں ادغام ہوگا۔ پھر مجموعہ ''یَـمُوْنَ'' یعنی یاء، میم، واؤ اور نون میں ادغام غُنّہ کے ساتھ ہوگا، جیسے ''مِـنْ یَّوْمَئِذٍ'' لیکن اس کے لیے بھی یہ شرط ہے کہ دونوں الگ الگ کلمہ میں ہوں۔ اگر ایک کلمہ میں ہیں تو غنہ نہ ہوگا جیسے: ''دُنْیَا، صِنْوَانٌ، قِنْوَانٌ، بُنْیَانٌ.

جبکہ لام اور را میں ادغام بغیر غنہ کے ہوگا، جیسے: ''وَقُـدُوْرٍ رّٰسِیٰتٍ اور کَـآفَّةً لِّلنَّاسِ''۔

اقلاب کے ساتھ......نون ساکن اور نون تنوین کے بعد لفظ ''ب'' آ جائے تو نون اور تنوین کو میم سے بدل کر پڑھیں گے اس کو عربی میں ''اِقْلَاب'' کہتے ہیں، اس صورت میں نون اور تنوین کے اوپر چھوٹا سا میم بھی لکھا جائے گا، جیسے ''مِنْ م بَعْدِ''

اخفاء کے ساتھ......نون ساکن اور نون تنوین کے بعد مجموعہ ''یَـرْمَـلُوْنَ'' حروف حلقی اور ب کے علاوہ مندرجہ ذیل پندرہ (۱۵) حروف میں سے کوئی حرف آ جائے تو وہاں اِخفاء غُنّہ کے ساتھ ہوگا وہ حروف یہ ہیں:

''ت، ث، ج، د، ذ، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ف، ق، ک،

جیسے: ''اُنْظُرُوْا.''

(سبق نمبر ۱۶)

میم ساکن پڑھنے کا طریقہ

میم ساکن پڑھنے کے تین طریقے ہیں:

۱)......میم ساکن کے بعد میم آ جائے تو وہاں ادغام غنہ کے ساتھ ہوگا جیسے "اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ.

۲)......میم ساکن کے بعد ب آ جائے تو وہاں اخفاء غُنَّہ کے ساتھ ہوگا جیسے "اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً."

۳)......میم ساکن کے بعد میم اور ب کے علاوہ کوئی اور حروف آ جائے تو وہاں غُنَّہ بالکل نہ ہوگا جیسے:"كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ"

(سبق نمبر ۱۷)

وقف اور اس کا طریقہ

تعارف......وقف کا لغوی معنیٰ "ٹھہرنا" اور "رُک جانا" ہے۔ اور اصطلاح میں وقف کلمہ کے آخری حرف پر سانس توڑ کر ٹھہرنے اور رُک جانے کو کہتے ہیں۔

وقف کی کئی صورتیں ہیں

۱)......اگر لفظ کا آخری حرف پہلے ہی سے ساکن ہو تو اس پر سانس لے کر ٹھہر جانا ہی وقف ہوگا جیسے "فَلَا تَنْهَرْ"۔

۲)......اگر لفظ کے آخر میں گول "ۃ" ہو تو اس کو ساکن "ھا" سے بدل کر وقف کریں گے، جیسے "حَسَنَةٌ کو حَسَنَهْ پڑھیں گے۔

۳)......اگر لفظ کے آخر میں گول "ۃ" کے علاوہ کوئی اور حرف ہو اور اس پر دوزبر کی تنوین ہو تو اس صورت میں تنوین پر وقف کرتے ہوئے اس کو الف سے بدل کر پڑھیں گے جیسے "نِدَآءً" پر جب وقف کریں گے تو اس طرح پڑھیں گے۔ نِدَآءَا

(سبق نمبر ۱۸)

وقف کی علامات

وقف کی علامات جن پر پڑھتے پڑھتے رُک جائے تو ٹھہر جانا صحیح ہو، پیچھے سے دوبارہ دھرا کر پڑھنے کی ضرورت نہ ہو بلکہ اس سے آگے پڑھنا شروع کر دے وہ علامات یہ ہیں "م، ط، ج، ز"

اور اگر کوئی علامت نہ ہو بلکہ "لا" ہو جس کا معنی "نہیں" ہے اس صورت میں پیچھے سے لوٹا کر دوبارہ پڑھنا چاہیے۔

نوٹ: قرآن مجید میں کہیں تین نقطوں والے (∴ ∴) یہ دو وقف قریب، قریب آتے ہیں تو انکا حکم یہ ہے کہ ان میں سے ایک پر ٹھہرنا چاہیے اور دوسرے پر نہ ٹھہرنا چاہیے۔

(سبق نمبر ۱۹)

سکتہ اور اس کا طریقہ

تعارف......سکتہ کہتے ہیں سانس اور آواز توڑے بغیر تھوڑی دیر کے لیے اس طرح ٹھہرنا کہ نہ سانس ٹوٹے اور نہ آواز ٹوٹے۔

سکتہ وقف کی طرح ہی ہوتا ہے لیکن تھوڑا سا فرق ہے کہ وقف میں سانس اور آواز توڑ کر ٹھہرنا چاہیے اور سکتہ میں نہ سانس توڑنا چاہیے اور نہ آواز۔

نوٹ: قرآن مجید میں سکتہ کل پانچ جگہ آیا ہے لیکن چار جگہ کیا جاتا ہے اور یہ امام حفص (رحمہ اللہ) کے نزدیک ہے جن کی روایت کے مطابق ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں وہ چار جگہ یہ ہیں۔

١)......سورۂ کہف (پارہ نمبر ١٥) کے شروع میں۔

٢)......سورۂ یٰسٓ (پارہ نمبر ٢٣) کے چوتھے رکوع میں۔

٣)......سورۂ قِیَامَه (پارہ نمبر ٢٩) میں۔

٤)......سورۂ مُطَفِّفِیْن (پارہ نمبر ٣٠) میں۔

(سبق نمبر ٢٠)

''ص'' کے اوپر لکھے ہوئے چھوٹے سے ''س'' کا حکم

قرآن مجید میں چار الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے ''ص'' کے اوپر چھوٹا سا ''س'' لکھا ہوتا ہے۔ وہ چار مقامات یہ ہیں۔

١)...... وَ یَبْصُۜطُ (پارہ نمبر ٢)

٢)...... بَصْۜطَةً (پارہ نمبر ٨ سورۂ اعراف)

٣)...... اَلْمُصَۜیْطِرُوْنَ (پارہ نمبر 29 سورۂ طور)

٤)...... بِمُصَیْطِرٍ (پارہ نمبر ٣٠ سورۂ غاشیہ)

ان میں سے پہلے دو مقامات پر ''ص'' کے بجائے صرف ''س'' پڑھیں گے تیسرے مقام پر ''ص'' اور ''س'' دونوں پڑھ سکتے ہیں اور چوتھے مقام پر ''س'' کے

بجائے صرف ''ص'' پڑھیں گے۔

(سبق نمبر۲۱)

نون قُطْنِی اور اس کا طریقہ

تعارف......قرآن مجید میں بعض جگہ دو لفظوں کے درمیان ایک چھوٹا سا ''**نون**'' لکھا ہوتا ہے اس کو ''**نون قطنی**'' کہتے ہیں۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تنوین کے بعد اگر ہمزہ وصل آ جائے تو تنوین کو دوسرے حرف کے ساتھ ملاتے وقت ہمزہ وصلی کو پڑھنے میں گرا دیں گے اور نون تنوین کو ختم کر کے اس کی جگہ چھوٹا سا ''نون'' لکھ کر اس کو زیر دے دیں گے، جیسے **قَدِيْرُ ۨالَّذِیْ، لُمَزَةِ ۨالَّذِی**''۔

تیسرا حصہ

تجوید کی عملی مشق

تیسرا حصہ: تجوید کی عملی مشق

مُعلِّم/مُعلِّمہ سے گزارش:

معلم یا معلّمہ کو چاہئے کہ آگے جو قرآن مجید کی سورتیں ہیں بچوں کو ان سورتوں میں تجوید کی عملی مشق کروائیں اور بچوں کو جو تجوید کے قواعد پڑھائے ہیں وہ ان سورتوں میں جاری کرنے کی مشق کروائیں اور ان سے پوچھیں کہ فلاں جگہ غنہ کیوں ہوگا اور کس قاعدہ کے تحت ہوگا؟ فلاں جگہ حرف موٹا پڑھا جائے گا یا باریک؟ اگر موٹا پڑھیں گے تو کیوں؟ اور اگر باریک ہوگا تو کیوں؟ فلاں حرف میں قلقلہ ہوگا یا نہیں اگر ہوگا تو کیوں؟ اور اگر نہیں تو کیوں نہیں؟ اسی طرح جب معلم یا معلّمہ بچوں کو تجوید کی عملی مشق کروائیں گے تو ......ایک تو بچوں کو تجوید کے قواعد ذہن نشین ہوں گے اور ......دوسرا قرآن مجید پڑھنے میں آسانی ہوگی اور قرآن مجید پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی دقت یا مشکل پیش نہیں آئے گی اور بچہ خود قرن مجید کا سبق حل کر کے لائے گا (ان شاء اللہ العزیز)......تیسرا یہ کہ بچہ قرآن مجید جلدی حفظ یا ناظرہ کر لے گا (ان شاء اللہ)

سُوْرَةُ الْفَاتِحَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۱

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۲ الرَّحْمٰنِ

الرَّحِيْمِ ۝۳ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۴ اِيَّاكَ نَعْبُدُ

وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۵ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

الْمُسْتَقِيْمَ ۝۶ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝۷

سُوْرَةُ الشَّرْحِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۙ﴿۱﴾ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۙ﴿۲﴾

الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۙ﴿۳﴾ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ؕ﴿۴﴾ فَاِنَّ مَعَ

الْعُسْرِ يُسْرًا ۙ﴿۵﴾ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ؕ﴿۶﴾ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۙ﴿۷﴾

وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ع﴿۸﴾

سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِي اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۙ﴿۱﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ۙ﴿۲﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۙ﴿۳﴾

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ

سٰفِلِيْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ؕ﴿۶﴾

فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿۷﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ع﴿۸﴾

سُوْرَةُ الْعَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ۱ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۲

اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۳ الَّذِيْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۴ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا

لَمْ يَعْلَمْ ۵ كَلَّآ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَيَطْغٰٓى ۶ اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰى ۷ اِنَّ

اِلٰى رَبِّكَ الرُّجْعٰى ۸ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يَنْهٰى ۹ عَبْدًا اِذَا صَلّٰى ۱۰

اَرَءَيْتَ اِنْ كَانَ عَلَى الْهُدٰٓى ۱۱ اَوْ اَمَرَ بِالتَّقْوٰى ۱۲ اَرَءَيْتَ اِنْ

كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۱۳ اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۱۴ كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ ۙ

لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۱۵ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۱۶ فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۱۷

سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۱۸ كَلَّا ؕ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۱۹ السجدة

سُوْرَةُ الْقَدْرِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢ لَيْلَةُ
الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝٣ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا
بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ ۝٤ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ ۝٥

سُوْرَةُ الْبَيِّنَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝١ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝٢
فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝٣ وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝٤ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ
مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ
وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝٥ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَ
الْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۝٦

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞
جَزَاؤُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ
فِيهَا أَبَدًا رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ ۞

سُورَةُ الزِّلْزَالِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ آيَاتٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ۞
إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②
وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا ④ بِأَنَّ
رَبَّكَ أَوْحَىٰ لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا
أَعْمَالَهُمْ ⑥ فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑦ وَمَن
يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ⑧

سُوْرَةُ الْعٰدِيٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

وَالْعٰدِيٰتِ ضَبْحًا ۝۱ فَالْمُوْرِيٰتِ قَدْحًا ۝۲ فَالْمُغِيْرٰتِ صُبْحًا ۝۳

فَاَثَرْنَ بِهٖ نَقْعًا ۝۴ فَوَسَطْنَ بِهٖ جَمْعًا ۝۵ اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ

لَكَنُوْدٌ ۝۶ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيْدٌ ۝۷ وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيْدٌ ۝۸

اَفَلَا يَعْلَمُ اِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُوْرِ ۝۹ وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُوْرِ ۝۱۰

اِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ ۝۱۱

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اَلْقَارِعَةُ ۝۱ مَا الْقَارِعَةُ ۝۲ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝۳

يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۝۴ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ

كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۝۵ فَاَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۶ فَهُوَ

فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝۷ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۝۸ فَاُمُّهٗ

هَاوِيَةٌ ۝۹ وَمَآ اَدْرٰكَ مَا هِيَهْ ۝۱۰ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝۱۱

سُوْرَةُ التَّكَاثُرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۙ﴿۱﴾ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ؕ﴿۲﴾ كَلَّا سَوْفَ
تَعْلَمُوْنَ ۙ﴿۳﴾ ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ؕ﴿۴﴾ كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ
الْيَقِيْنِ ؕ﴿۵﴾ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۙ﴿۶﴾ ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۙ﴿۷﴾
ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ﴿۸﴾ ع

سُوْرَةُ الْعَصْرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَالْعَصْرِ ۙ﴿۱﴾ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ۙ﴿۲﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَ
عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۙ۬ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ﴿۳﴾ ع

سُوْرَةُ الْهُمَزَةِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ تِسْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةِ ۙ﴿۱﴾ الَّذِيْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۙ﴿۲﴾
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۚ﴿۳﴾ كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۖ﴿۴﴾ وَمَاۤ
اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ؕ﴿۵﴾ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ ۙ﴿۶﴾ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى
الْاَفْـِٕدَةِ ؕ﴿۷﴾ اِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُّؤْصَدَةٌ ۙ﴿۸﴾ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ﴿۹﴾ ع

سُوْرَةُ الْفِيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝١ اَلَمْ يَجْعَلْ
كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝٢ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝٣
تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝٤ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ ۝٥

سُوْرَةُ قُرَيْشٍ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۝١ اٖلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۝٢ فَلْيَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۝٣ الَّذِيْۤ اَطْعَمَهُمْ مِّنْ جُوْعٍ ۙ وَّاٰمَنَهُمْ مِّنْ خَوْفٍ ۝٤

سُوْرَةُ الْمَاعُوْنِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سَبْعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝١ فَذٰلِكَ الَّذِيْ يَدُعُّ الْيَتِيْمَ ۝٢ وَ
لَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝٣ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝٤ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ
صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ۝٥ الَّذِيْنَ هُمْ يُرَآءُوْنَ ۝٦ وَيَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ ۝٧

سُوْرَةُ الْكَوْثَرِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۗ ① فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۗ ② اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ ③ ع

سُوْرَةُ الْكٰفِرُوْنَ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ سِتُّ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۙ ① لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۙ ②

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۚ ③ وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۙ ④ وَ

لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۗ ⑤ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ⑥ ع

سُوْرَةُ النَّصْرِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَلٰثُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ ۙ ① وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ

اللّٰهِ اَفْوَاجًا ۙ ② فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ③ ع

سُورَةُ تَبَّتْ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ۭ ① مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا
كَسَبَ ۭ ② سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۚ ③ وَّامْرَاَتُهٗ ۭ حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ ۚ ④ فِيْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۧ ⑤

سُورَةُ الْإِخْلَاصِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُ اٰيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ ① اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ ② لَمْ يَلِدْ ڏ وَلَمْ
يُوْلَدْ ۙ ③ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ ④

سُورَةُ الْفَلَقِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسُ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ﴿۱﴾ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ﴿۲﴾ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا

وَقَبَ ۙ﴿۳﴾ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ۙ﴿۴﴾ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ﴿۵﴾

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ سِتُّ آيَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ﴿۱﴾ مَلِكِ النَّاسِ ۙ﴿۲﴾ اِلٰهِ النَّاسِ ۙ﴿۳﴾

مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ الْخَنَّاسِ ۙ﴿۴﴾ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ

صُدُوْرِ النَّاسِ ۙ﴿۵﴾ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ﴿۶﴾

چوتھا حصہ

مسائل

چوتھا حصہ: مسائل

نماز کا بیان

چند اصطلاحات

ہر وہ احکام جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے اعمال کے ساتھ وابستہ ہیں وہ آٹھ قسم پر ہیں۔

۱) فرض۔ ۲) واجب۔ ۳) سنت۔ ۴) مستحب۔ ۵) حرام۔ ٦) مکروہ تحریمی۔ ۷) مکروہ تنزیہی۔ ۸) مباح

فرض کی تعریف

فرض وہ کام ہے جس کا ادا کرنا ہر مسلمان پر ضروری اور لازمی ہوتا ہے اس کا بغیر کسی وجہ کے چھوڑنے والا گناہ گار اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے اور جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

فرض کی اقسام

فرض کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) فرض عین (۲) فرض کفایہ

فرض عین کی تعریف

فرض عین وہ کام ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک مسلمان پر ضروری اور لازمی ہوتا ہے اور بغیر وجہ کے چھوڑنے والا گناہ گار اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے جیسے: ''پانچ وقت کی نماز اور جمعہ'' وغیرہ۔

فرض کفایہ کی تعریف

فرض کفایہ وہ کام ہے جس کا ادا کرنا ہر ایک پر ضروری اور لازمی نہیں ہوتا بلکہ بعض لوگوں کے ادا کرنے سے وہ فرض ادا ہو جاتا ہے اور اگر کوئی بھی ادا نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے جیسے: ''جنازہ کی نماز'' وغیرہ۔

واجب کی تعریف

واجب کی تعریف وہ ہے جو فرض کی تعریف ہے لیکن ان دونوں میں صرف یہ فرق ہے کہ فرض کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور واجب کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج نہیں ہوتا البتہ گناہ گار اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے جیسے: ''وتر کی نماز'' وغیرہ۔

سنت کی تعریف

سنت وہ کام ہے جس کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے کیا ہو۔

سنت کی اقسام

سنت کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) سنت مؤکَّدہ (۲) سنت غیر مؤکَّدہ۔

سنت مؤکَّدہ کی تعریف

سنت مؤکَّدہ وہ کام ہے جس کو نبی کریم صلَّی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ کیا ہو اور بغیر کسی وجہ کے اس کو کبھی نہ چھوڑا ہو اور جو بغیر کسی وجہ کے اس کو چھوڑ

دے اور اس کی عادت بنا لے تو وہ گناہ گار ہوگا جیسے: ''فجر کی نماز سے پہلے کی سنتیں'' وغیرہ۔

سنت غیر مؤکّدہ کی تعریف

سنت غیر مؤکّدہ وہ کام ہے جس کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ نہ کیا ہو بلکہ کبھی بغیر کسی وجہ کے اس کو چھوڑ بھی دیا ہو اس کے کرنے والے کو ثواب ملتا ہے اور نہ کرنے والا گناہ گار نہیں ہوتا جیسے: ''عصر کی نماز سے پہلے کی سنتیں'' وغیرہ۔

مستحب کی تعریف

مستحب وہ کام ہے جس کو نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ہمیشہ نہیں بلکہ کبھی کبھی کیا ہو جیسے: ''نفل نماز'' وغیرہ۔

حرام کی تعریف

حرام وہ ہے جس کا نہ کرنا ہر مسلمان پر ضروری اور لازمی ہوتا ہے اور اس کی حرمت کا انکار کرنے والا کافر اور بغیر کسی وجہ کے کرنے والا گناہ گار اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے جیسے: ''شراب اور سود'' وغیرہ کا حرام ہونا۔

مکروہ تحریمی کی تعریف

مکروہ تحریمی وہ ہے جس کا درجہ حرام سے کم ہے البتہ اس کا بغیر کسی وجہ کے کرنے والا گناہ گار اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے جیسے: ''امام سے پہلے رکوع یا سجدہ'' کرنا۔

مکروہِ تنزیہی کی تعریف

مکروہ تنزیہی وہ کام ہے جس کے نہ کرنے میں ثواب ہو اور کرنے میں عذاب نہ ہو جیسے: ''پوری نماز میں آنکھیں بند کر کے نماز'' پڑھنا۔

مباح کی تعریف

مباح وہ کام ہے جس کے کرنے میں ثواب نہ ہو اور نہ کرنے میں عذاب نہ ہو۔ جیسے: ''ختم قرآن پر مٹھائی وغیرہ تقسیم کرنا''۔

طہارت کا بیان

پیارے بچو! اسلام میں پاکی کا بڑا مرتبہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَ یُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْن

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ خوب توبہ کرنے والوں کو اور اچھی طرح پاکی حاصل کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

پیارے بچو! نماز کی صحیح طریقے سے ادائیگی کے لیے بدن، کپڑے اور جائے نماز کا پاک ہونا اور باوضو ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

پیارے بچو! حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

پیارے بچو! ایک موقع پر حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی۔

وضو کا بیان

وضو کا طریقہ:

وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک صاف برتن میں پانی لے کر پاک صاف جگہ پر بیٹھیں اگر جگہ اونچی ہو تو بہتر ہے تا کہ چھینٹے نہ آئیں قبلہ کی طرف اگر منہ کر لیں تو بہتر ہے ورنہ کوئی نقصان کی بات نہیں ہے اس کے بعد آستین کہنیوں سے اوپر تک چڑھا لیں پھر (بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ) پڑھیں اور تین مرتبہ کلائیوں تک ہاتھ دھولیں اور وضو کے درمیان بار بار یہ دعا پڑھتے رہیں۔

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ فِیْ دَارِیْ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْ رِزْقِیْ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ"

ترجمہ...... اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما دیجئے اور میرے گھر میں وسعت عطا فرمائیے اور میرے رزق میں برکت عطا فرمائیے اے اللہ! آپ مجھے خوب زیادہ توبہ کرنے والوں میں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرما۔

پھر تین مرتبہ کلی کریں اور مسواک کریں۔ مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اوپر کے دانتوں پر پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف مسواک پھیری جائے پھر اسی طرح نیچے کے دانتوں پر پھیری جائے اگر مسواک نہ ہو تو شہادت کی انگلی سے دانت صاف کر لیں پھر تین مرتبہ ناک میں پانی ڈال کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے ناک صاف کریں پھر تین مرتبہ منہ دھولیں منہ پر پانی زور زور سے نہ ماریں بلکہ آہستہ آہستہ سے اس طرح پانی ڈالیں کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک

اور ایک کان کی لو سے لے کر دوسرے کان کی لو تک دھل جائے کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے پھر کہنیوں سمیت دونوں ہاتھ دھولیں پہلے دایاں ہاتھ اور پھر بایاں ہاتھ کہنیوں سمیت تین تین مرتبہ دھولیں اور پھر ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر خلال کریں اور انگوٹھی، چھلا، چوڑی جو کچھ ہاتھ میں پہنا ہو اس کو خوب ہلا لیں اور اس کے نیچے تک پانی پہنچائیں پھر دونوں ہاتھ پانی سے تر (یعنی بھگو) کر ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کریں اس طرح کہ سر کے اگلے حصے کی طرف سے ہاتھوں کو پھیرنا شروع کریں اور سر کے آخری حصے تک لے جائیں اور پھر سر کے آخری حصے سے پھیرتے ہوئے سر کے اگلے حصے پر لا کر ختم کریں پھر دونوں کانوں کے اندر شہادت کی انگلی داخل کر کے کانوں کا مسح کریں اور کانوں کی پشت کا مسح کریں لیکن گلے کا مسح نہ کیا جائے کیونکہ گلے کا مسح کرنا درست اور جائز نہیں ہے پھر تین تین مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھوئیں پہلے دایاں پاؤں اور پھر بایاں پاؤں دھوئیں اور پاؤں کی انگلیوں کا بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے خلال کریں اس طرح دائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی سے شروع کر کے بائیں پاؤں کی چھوٹی انگلی پر ختم کر دیں وضو ختم ہونے کے بعد یہ دعا پڑھیں۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَ اَتُوْبُ اِلَيْكَ"

ترجمہ...... میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور

اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلّی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اے اللہ! آپ مجھے خوب توبہ کرنے والوں اور خوب زیادہ پاکی حاصل کرنے والوں میں شامل فرمایئے اے اللہ! آپ پاک ہیں اور سب تعریفیں آپ کے لیے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے میں آپ سے معافی مانگتا ہوں اور آپ کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

وضو کے فرائض

وضو میں چار فرض ہیں۔

(۱) پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک ایک مرتبہ اس طرح منہ دھونا کہ بال برابر جگہ خشک نہ رہے۔ (۲) ایک مرتبہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھونا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے (۳) ایک بار چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) ایک مرتبہ دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت اس طرح دھونا کہ بال برابر بھی جگہ خشک نہ رہے۔

وضو کی سنتیں

وضو میں چودہ (۱۴) سنتیں ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا (۳) دائیں طرف سے شروع کرنا (۴) تین مرتبہ دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا (۵) مسواک کرنا (۶) تین مرتبہ کلی کرنا (۷) تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالنا (۸) ڈاڑھی کا خلال کرنا (۹) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرنا (۱۰) ہر عضو کو تین مرتبہ دھونا (۱۱) ایک مرتبہ پورے سر کا مسح کرنا

(یعنی بھیگا ہوا ہاتھ پھیرنا) (۱۲) دونوں کانوں کا مسح کرنا (۱۳) ترتیب سے وضو کرنا (یعنی منہ دھونا پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھونا پھر سر کا مسح کرنا پھر پاؤں دھونا (۱۴) لگا تار وضو کرنا (یعنی ایک عضوا بھی خشک نہ ہو کہ فوراً دوسرا عضو دھو لینا)

وضو کے مستحبات

وضو میں چھ (۶) چیزیں مستحب ہیں۔

(۱) قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھنا (۲) وضو کے کام کو خود کرنا (یعنی کسی دوسرے سے مدد نہ لینا) (۳) گردن کا مسح کرنا (۴) پاک صاف اور اونچی جگہ پر بیٹھ کر وضو کرنا (۵) اطمینان سے وضو کرنا (۶) ہر فرض نماز کے لیے تازہ وضو کرنا۔

وضو کے مکروہات

وضو میں چھ (۶) چیزیں مکروہ ہیں۔

(۱) ناپاک جگہ پر وضو کرنا (۲) دائیں ہاتھ سے ناک صاف کرنا (۳) منہ دھوتے وقت چہرے پر زور زور سے پانی مارنا (۴) وضو کرنے میں دنیا کی باتیں کرنا (۵) سنت کے خلاف وضو کرنا (۶) وضو میں زیادہ پانی استعمال کرنا۔

وضو ختم کرنے والی چیزیں

جن چیزوں سے وضو ختم اور ٹوٹ جاتا ہے وہ آٹھ چیزیں ہیں۔

(۱) پیشاب پاخانہ کرنا یا ان دونوں راستوں سے کسی اور چیز کا نکلنا مثلاً کنکر یا کیڑا وغیرہ (۲) ہوا کا پیچھے سے نکلنا لہٰذا جو ہوا آگے سے نکلے کسی بیماری کی وجہ سے تو

اس سے وضو نہیں ٹوٹتا (۳) جسم کے کسی حصے سے خون یا پیپ کا نکل کر بہہ جانا (۴) منہ بھر کر قے کرنا (۵) لیٹ کر یا سہارا لگا کر سونا (٦) بیماری یا کسی اور وجہ سے بے ہوش ہو جانا (۷) مجنوں یعنی پاگل ہو جانا (۸) رکوع سجدہ والی نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

غسل کا بیان

غسل کرنے کا طریقہ

غسل کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھوئیں پھر استنجاء کریں بدن پر اگر کسی جگہ ظاہری ناپاکی لگی ہوئی ہو تو اس کو دھولیں پھر وضو کریں جیسا کہ نماز کے لیے وضو کرتے ہیں غسل میں کلی کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھا جائے کہ منہ بھر کر کلی کریں اور حلق تک پانی پہنچائیں اگر روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کریں پھر ناک میں جہاں تک نرم حصہ ہے وہاں تک سانس کے ذریعہ پانی پہنچائیں پھر سارے جسم پر تین مرتبہ پانی ڈالیں اس طرح کہ پہلے تین مرتبہ سر پر پانی ڈالیں پھر تین مرتبہ دائیں کندھے پر اور پھر تین مرتبہ بائیں کندھے پر پانی ڈالیں پانی ڈالتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ جسم کا کوئی حصہ خشک نہ رہے ورنہ غسل نہیں ہوگا۔

غسل کے فرائض

غسل میں تین فرض ہیں۔

(۱) منہ بھر کر کلی کرنا (۲) ناک میں پانی ڈالنا نرم جگہ تک (۳) سارے جسم پر ایک مرتبہ پانی بہانا۔

غسل کی سنتیں

غسل میں پانچ سنتیں ہیں۔

(۱) دونوں ہاتھ کلائیوں تک دھونا (۲) استنجاء کرنا جس جگہ ظاہری ناپاکی لگی ہو اس کو دھونا (۳) ناپاکی دور کرنے کی نیت کرنا (۴) پہلے وضو کرلینا (۵) سارے جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا۔

مکروہاتِ غسل

غسل میں چار (۴) چیزیں مکروہ (ناپسندیدہ) ہیں۔

(۱) پانی بہت زیادہ استعمال کرنا (۲) پانی ہوتے ہوئے بھی اتنا پانی استعمال کرنا کہ غسل نہ کر سکے (۳) ننگے ہونے کی حالت میں کسی سے بات کرنا (۴) قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کر کے غسل کرنا۔

تیمّم کا بیان

تیمّم کے جائز ہونے کی صورتیں۔

جب وضو یا غسل کرنے کی ضرورت ہو اور پانی نہ ملے، یا پانی تو ہو مگر اس کے استعمال سے سخت بیمار ہو جانے کا ڈر ہو، یا مرض بڑھ جانے کا خوف ہو، یا کسی دشمن کے خوف سے پانی نہ لے سکتا ہو، یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلے پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کے لیے تیمّم کرنا جائز ہے۔

تیمّم کرنے کا طریقہ

جب تیمّم کرنے کا ارادہ ہو تو سب سے پہلے ناپاکی دور کرنے کی نیت کریں کہ میں ناپاکی دور کرنے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمّم کرتا ہوں پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں اس کے بعد دونوں ہاتھ کی ہتھیلیوں کو انگلیوں سمیت پاک مٹی پر رکھیں ہتھیلیاں اس انداز میں رکھیں کہ ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں اور دونوں ہاتھوں کو مٹی میں آگے پیچھے حرکت دیں اور پھر ہاتھوں کو جھاڑ لیں اگر مٹی زیادہ لگ جائے تو منہ سے پھونک مار دیں اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیریں کہ ایک بال برابر بھی کوئی جگہ باقی نہ رہے ورنہ تیمّم نہ ہوگا پھر اس کے بعد دوسری مرتبہ پہلے کی طرح مٹی پر ہاتھ رکھیں اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چار انگلیاں دائیں ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جائیں اس طرح کرنے سے سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا پھر بائیں ہاتھ کی ہتھیلی دائیں ہاتھ کے وپر کی طرف کہنی سے کھینچتے ہوئے لائیں اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب

دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھیر دیں پھر اسی طرح دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھیریں پھر انگلیوں کا خلال کریں اگر انگوٹھی یا چوڑی پہنی ہوئی ہے تو اسے اتار دینا یا ہلانا ضروری ہے اور اسی طرح ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

تیمّم کے فرائض

تیمّم میں تین فرض ہیں۔

(۱) نیت کرنا (۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر منہ پر پھیرنا (۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملنا۔

تیمّم ختم کرنے والی چیزیں

جن چیزوں سے تیمّم ختم اور ٹوٹ جاتا ہے وہ نو ہیں آٹھ چیزیں تو وہی ہیں جو وضو کو توڑنے والی ہیں باقی نویں چیز پانی کا مل جانا اور اور اس کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

وہ چیزیں جن سے تیمّم کرنا جائز ہے

جو چیزیں جلانے سے نہ جلیں اور پگھلانے سے نہ پگھلیں ان پر تیمّم کرنا جائز ہے مثلاً پاک مٹی، ریت، پتھر، چونا، مٹی کے کچے یا پکے برتن بشرطیکہ ان پر روغن وغیرہ نہ کیا ہو مٹی کی کچی یا پکی اینٹیں اسی طرح پاک گرد وغبار سے بھی تیمّم کرنا جائز ہے۔

وہ چیزیں جن سے تیمّم کرنا جائز نہیں ہے

جو چیزیں جلانے سے جل جائیں اور پگھلانے سے پگھل جائیں ان پر تیمّم کرنا

جائز نہیں ہے مثلاً لکڑی، لوہا، سونا، چاندی، تانبا، پیتل، المونیم، شیشہ، کپڑا، راکھ وغیرہ ان تمام چیزوں پر تیمّم کرنا جائز نہیں ہے۔

(نوٹ) اگر ان چیزوں پر اتنا گرد وغبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے اڑنے لگے یا ہاتھ رکھنے سے اس پر نشان پڑ جائیں تو ان پر تیمّم کرنا جائز ہو جائے گا۔

نماز کی فضیلت

پیارے بچو! نماز اسلام کا دوسرا رُکن اور تمام اعمال میں سب سے پہلے نمبر پر ہے، نماز دین کا ستون، جنت کی چابی اور بندے کے لیے اللہ تعالیٰ سے بات چیت کا ذریعہ ہے نماز اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا سبب، فرشتوں کی پسندیدہ چیز اور انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے۔

نماز پڑھنے سے چہرے پر رونق آتی ہے، دعا قبول ہوتی ہے اور رزق میں برکت ہوتی ہے۔

نماز ایمان کی بنیاد، بدن کے لیے راحت، دشمن کے لیے ہتھیار، قبر میں سفارش کرے گی، قبر کا چراغ اور قبر میں اس کا ساتھی بنے گی۔ نماز قبر میں منکر نکیر کے سوال کا جواب ہے، قیامت کی دھوپ میں سایہ اور اندھیرے میں روشنی ہے، جہنم کی آگ سے بچانے والی اور پل صراط سے جلدی گزرنے والی ہے۔

نماز دلوں کو نرم کرتی ہے، بیماروں کو راحت دینے والی ہے اور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

نماز پڑھنے کی اہمیت:

پیارے بچو! نماز پڑھنے کی اہمیت کے بارے میں بہت ساری حدیثیں آئی ہیں ہم ان میں سے چند حدیثوں کو ذکر کرتے ہیں۔

حدیث نمبر۱)...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جناب نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور

درختوں کے پتے گر رہے تھے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لے کر اس کو ہلایا تو اس کے پتے بھی گرنے لگے۔ آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابوذر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے درخت سے گر رہے ہیں۔

حدیث نمبر۲)...... حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسم نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازے پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرتا ہو، کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟

صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ کچھ بھی باقی نہیں رہے گا! حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے گناہوں کو ختم فرما دیتے ہیں۔

حدیث نمبر۳)...... حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نو چیزوں سے اس کا اکرام فرماتے ہیں۔

۱)...... اس کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

۲)...... اس کو تندرسی عطا فرماتے ہیں۔

۳)...... فرشتے اس کی حفاظت فرماتے ہیں۔

۴)...... اس کے گھر میں برکت عطا فرماتے ہیں۔

۵)...... اس کے چہرے پر نیک لوگوں کا نور ظاہر ہوتا ہے۔

۶)...... اس کا دل نرم فرما دیتے ہیں۔

۷)......میدان حشر میں اس کو پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزار دیں گے۔

۸)......جہنم سے نجات عطا فرمائیں گے۔

۹)......جنت میں نیک ساتھی عطا فرمائیں گے۔

نماز نہ پڑھنے پر وعید اور سزا:

پیارے بچو! جو شخص نماز پابندی سے نہیں پڑھتا اس کے لیے حدیث میں بہت سخت سزا سنائی گئی ہے جن میں سے چند حدیثوں کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔

حدیث نمبر ۱)......حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز کو چھوڑا تو اس کا نام جہنم کے اس دروازے پر لکھ دیا جاتا ہے جس سے وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

حدیث نمبر ۲)......ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن بے نمازی کے ہاتھ بندھے ہوں گے، فرشتے منہ اور پشت پر ڈنڈے لگا رہے ہوں گے، جنت کہے گی میرا تیرا کوئی تعلق نہیں، نہ میں تیرے لیے نہ تو میرے لیے، دوزخ کہے گی کہ آ جا میرے پاس میں تیرے لیے اور تو میرے لیے۔

حدیث نمبر ۳)......ایک روایت میں ہے کہ قیامت کے دن **حکومت** کی وجہ سے نماز میں سستی کرنے والوں کے سامنے حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت داؤد علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، **بیماری** کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت ایوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا، **اولاد** کی وجہ سے نماز چھوڑنے والوں کے سامنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو پیش کیا جائے گا اور **نوکری** کی خاطر نماز میں سستی

کرنے والوں کے سامنے بی بی آسیہ کو پیش کیا جائے گا۔

نوٹ)...... پیارے بچو! نماز کتنی اہم اور ضروری ہے۔اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی نماز کی پابندی کریں اور دوسروں کو بھی بتائیں۔

نماز پڑھنے کے اوقات:

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔جن کے نام اور کس وقت کون سی نماز پڑھی جاتی ہے ان کو یہاں ذکر کرتے ہیں۔

نماز فجر...... جو صبح کے وقت سورج نکلنے سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نماز ظہر...... جو سورج ڈھلنے کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

نماز عصر...... جو سورج چھپنے سے ڈیڑھ دو گھنٹہ پہلے پڑھی جاتی ہے۔

نماز مغرب...... جو سورج چھپنے کے فوراً بعد پڑھی جاتی ہے۔

نماز عشاء...... جو سورج چھپنے کے ڈیڑھ دو گھنٹے بعد پڑھی جاتی ہے۔

پانچوں نمازوں کی رکعتیں:

۱)...... نماز فجر کی چار رکعتیں ہیں، پہلے دو سنتیں پھر دو فرض۔

۲)...... نماز ظہر کی بارہ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنتیں پھر چار فرض پھر دو سنتیں پھر دو نفل۔

۳)...... نماز عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنتیں (غیر موکدہ) پھر چار فرض۔

۴)...... نماز مغرب کی سات رکعتیں ہیں، پہلے تین فرض پھر دو سنت پھر دو نفل۔

۵)...... نماز عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنتیں (غیر موکدہ) پھر چار فرض پھر دو سنت پھر دو نفل پھر تین وتر پھر دو نفل۔

اذان

پیارے بچو! فرض نمازوں کے لیے اذان دینا سنت ہے۔ اذان دینے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کانوں میں شہادت کی دونوں انگلیاں دے کر قبلہ کی طرف کھڑے ہو کر بلند آواز میں اذان دی جائے۔ اذان دینے والے کو "مُؤَذِّن" کہا جاتا ہے۔

اذان کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط	میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں
حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط	آؤ نماز کے لیے آؤ نماز کے لیے
حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط	آؤ کامیابی کی طرف آؤ کامیابی کی طرف
اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط	اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

(نوٹ)......حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ؕ کے وقت داہنی طرف اور حَیَّ عَلَی اَلْفَلَاح ؕ کے وقت بائیں طرف کو منہ پھیرتے ہیں۔

صبح کی اذان میں حَیَّ عَلَی اَلْفَلَاح ؕ کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

ترجمہ)......نماز نیند سے بہتر ہے

دو مرتبہ کہا جاتا ہے۔

اذان کے بعد کی دعا:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ.

ترجمہ)......اے اللہ! اس پکار کے رب اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما اور ان کو فضیلت عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو وعدہ خلافی نہیں فرماتا۔

تکبیر یا اقامت

جب فرض نماز کے لیے کھڑے ہونے لگتے ہیں تو نماز شروع کرنے سے پہلے ایک شخص وہی کلمے دہراتا ہے جو اذان میں کہے جاتے ہیں اسے اقامت یا تکبیر کہتے ہیں اور کہنے والے کو مُکَبِّر کہتے ہیں تکبیر میں حَیَّ عَلَی اَلْفَلَاح ؕ کے بعد دو مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ بڑھا دیا جاتا ہے یہ لفظ تکبیر میں زائد ہیں جو اذان میں نہیں ہیں۔

نماز کے فرائض

پیارے بچو! نماز کے چودہ فرض ہیں۔ان میں سے سات فرض ایسے ہیں جن کا نماز سے پہلے ہونا ضروری ہے،ان کو''شرائطِ نماز'' کہتے ہیں اور سات فرض ایسے ہیں جن کا نماز کے اندر ہونا ضروری ہے، ان کو''ارکانِ نماز'' کہتے ہیں۔اگر ان چودہ فرضوں میں سے کوئی بھی فرض جان بوجھ کر یا بھول کر رہ جائے تو نماز نہیں ہوگی پھر نماز دوبارہ پڑھنا فرض ہوگا۔

نماز سے پہلے کے سات فرض یہ ہیں۔

(۱) بدن کا پاک ہونا (۲) کپڑوں کا پاک ہونا (۳) نماز والی جگہ کا پاک ہونا (۴) ستر چھپانا یعنی مردوں کو ناف سے لے کر گھٹنوں تک اور عورتوں کو چہرے، ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا چھپانا فرض ہے (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف رُخ کرنا (۷) نماز کی نیت کرنا۔

نماز کے اندر والے سات فرض یہ ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ کہنا (۲) قیام یعنی کھڑا ہونا (۳) قرأت یعنی ایک بڑی آیت (جو مقدار میں کم از کم تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو) یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) آخری قعدہ پر بیٹھنا (قعدہ بیٹھنے کو کہتے ہیں اور جس قعدہ میں سلام پھیرا جائے اس کو آخری قعدہ کہتے ہیں) (۷) اپنے ارادہ سے نماز ختم کرنا۔

نماز کے واجبات:

ان کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے ایک یا چند واجب بھول کر چھوٹ جائیں تو آخری قعدہ میں سجدہ سہو کرنا ہوگا (سجدہ سہو کا طریقہ ان شاء اللہ آگے بیان کیا جائے گا) اور اگر کوئی واجب جان بوجھ کر چھوڑا تو پھر سجدہ سہو کرنے سے نماز نہ ہوگی بلکہ نماز دوبارہ پڑھنی ہوگی۔

نماز کے واجبات یہ ہیں۔

(۱) سورۃ فاتحہ یعنی الحمد شریف پڑھنا (۲) الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت ملانا (۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں کو قرأت کے لیے مقرر کرنا (۴) الحمد شریف کو سورت سے پہلے پڑھنا (۵) رکوع کر کے سیدھا کھڑا ہونا (۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (۷) پہلا قعدہ یعنی تین یا چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت میں بیٹھنا (۸) التحیات پڑھنا (۹) لفظ سلام کے ساتھ نماز ختم کرنا (۱۰) ظہر اور عصر کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا (۱۱) امام کے لیے مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں اور فجر، جمعہ دونوں عیدوں اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھنا واجب ہے (۱۲) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۳) دعائے قنوت سے پہلے تکبیر کہنا (۱۴) دونوں عیدوں میں چھ زائد تکبیر کہنا۔

نماز کی سنتیں:

پیارے بچو! نماز میں اکیس سنتیں ہیں۔

اگر ان سنتوں میں سے کوئی سنت جان بوجھ کر چھوڑ دی جائے تو اس سے نہ تو

نماز ٹوٹتی ہے اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے البتہ نماز مکروہ یعنی نماز کی خوبصورتی اور حسن میں کمی آ جاتی ہے۔

نماز کی سنتیں یہ ہیں۔

(۱) تکبیر تحریمہ (یعنی اللہ اکبر) کہنے سے پہلے مردوں کو دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا (۲) دونوں ہاتھوں کی انگلیاں اپنے حال پر کھلی اور قبلہ رخ رکھنا (۳) تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے وقت اپنے سر کو نہ جھکانا (۴) امام کا تکبیر تحریمہ اور ایک رکن سے دوسرے رکن تک جانے کی تمام تکبیریں بلند آواز سے کہنا (۵) سیدھے ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے باندھنا (۶) ثناء پڑھنا (۷) تعوذ یعنی اعوذ باللہ پڑھنا (۸) بسم اللہ پڑھنا (۹) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف سورۃ فاتحہ پڑھنا (۱۰) آمین کہنا (۱۱) ثناء، تعوذ، بسم اللہ اور آمین سب کو آہستہ پڑھنا (۱۲) سنت کے مطابق قرأت کرنا یعنی جس جس نماز میں جس قدر قرآن پڑھنا سنت ہے اس کے مطابق پڑھنا (۱۳) رکوع اور سجدے میں تین تین بار تسبیح پڑھنا (۱۴) رکوع میں سر اور پیٹھ کو ایک سیدھ میں برابر رکھنا اور دونوں ہاتھوں کی کھلی انگلیوں سے گھٹنوں کو پکڑ لینا (۱۵) قومہ یعنی رکوع سے اٹھتے وقت امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کو رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہنا اور اگر اکیلا نماز پڑھ رہا ہے تو دونوں کہے (۱۶) سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر پیشانی رکھنا (۱۷) جلسہ یعنی دونوں سجدوں کے درمیان اور آخری قعدہ میں مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا رکھنا اس طرح کے انگلیوں کے سرے قبلے کی طرف رہیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھنا (۱۸) تشہد میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر شہادت والی انگلی سے اشارہ کرنا

(۱۹) آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود پڑھنا (۲۰) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۱) سلام کے وقت پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف منہ پھیرنا اور سلام میں فرشتوں، مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا اگر مقتدی ہو تو امام کے پیچھے ہونے کی صورت میں دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرے اور اگر امام کے دائیں بائیں ہو تو جدھر امام ہو اسی طرف کے سلام میں نیت کرے۔

نماز کے مستحبات:

پیارے بچو! نماز میں پانچ چیزیں مستحب ہیں جن کا کرنا بہت اچھا ہے اور چھوڑ دینے سے نہ تو کوئی گناہ ہوتا ہے اور نہ ہی نماز کی خوبصورتی اور حسن میں کمی آتی ہے۔

نماز کے مستحب یہ ہیں۔

۱)...... اگر چادر پہنی ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لیے مردوں کو چادر سے ہاتھ نکالنا چاہئے۔

۲)...... رکوع اور سجدے میں تین مرتبہ سے زائد تسبیح کہنا۔

۳)...... کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ، رکوع میں قدموں، سجدہ میں ناک پر، بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کندھوں پر نظر رکھنا۔

۴)...... جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا۔

۵)...... جمائی آئی تو منہ بند رکھنا اگر منہ کھل جائے تو کھڑے ہونے کی حالت میں دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اور باقی حالتوں میں بائیں ہاتھ کی پشت سے منہ کو چھپا لینا۔

نماز کے مکروہات:

پیارے بچو! نماز کے بیس مکروہات ہیں جن کے کرنے سے نماز کی خوبصورتی اور حسن میں کمی آجاتی ہے۔نماز کے مکروہات یہ ہیں۔

۱)......کمر،کوکھ یا کولھے پر ہاتھ رکھنا۔

۲)......آستین سے باہر ہاتھ نکالے رکھنا۔

۳)......انگلیاں چٹخانا۔

۴)......دائیں بائیں گردن موڑنا۔

۵)......مرد کا جُوڑا باندھ کر نماز پڑھنا۔

۶)......جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔

۷)......کپڑا سمیٹنا۔

۸)......انگڑائی لینا۔

۹)......کتے کی طرح بیٹھنا۔

۱۰)......مرد کو سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا۔

۱۱)......سجدے میں مردوں کو پیٹ کا رانوں کے ساتھ ملانا۔

۱۲)......بغیر عذر کے چار زانو یعنی آلتی پالتی مار کر بیٹھنا۔

۱۳)......امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔

۱۴)......امام کے پیچھے صف میں سب لوگوں سے علیحدہ اور تنہا ہو کر کھڑا ہونا۔

۱۵)......سامنے یا سر پر تصویر کا ہونا۔

۱۶)......تصویر والے کپڑوں میں نماز پڑھنا۔

۱۷)......کندھے پر چادر یا کپڑا ڈال کر اس کے دونوں کنارے لٹکا دینا۔

۱۸)...... پیشاب، پاخانہ یا زیادہ بھوک ہونے کی حالت میں نماز کا پڑھنا۔

۱۹)...... ننگے سر نماز پڑھنا، یہ کراہت کا حکم مردوں کے لیے ہے جب کہ عورت ننگے سر نماز پڑھے گی تو نماز نہ ہوگی۔

۲۰)......آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

نماز توڑنے والی چیزیں:

پیارے بچو! نماز کو توڑنے اور ختم کرنے والی اٹھارہ چیزیں ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک بھی کر لی جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

نماز توڑنے والی چیزیں یہ ہیں۔

۱)......نماز کے دوران بات کرنا خواہ تھوڑی ہو، بھول کر ہو یا جان بوجھ کر ہو۔

۲)......سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔

۳)......چھینکنے والے کو "یَرْحَمُکَ اللہ" یا نماز سے باہر والے شخص کی دعا پر آمین کہنا۔

۴)......کسی بری خبر پر اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھنا یا کسی اچھی خبر پر الحمدللہ کہنا یا کسی عجیب خبر پر سبحان اللہ کہنا۔

۵)......دکھ یا تکلیف کی وجہ سے آہ، اوہ، اف کرنا۔

۶)......اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا یعنی قرأت بتانا۔

۷)......قرآن شریف دیکھ کر نماز پڑھنا۔

۸)......قرآن مجید پڑھنے میں ایسی سخت غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جائے۔

۹)......عمل کثیر کرنا یعنی کوئی ایسا کام کرنا جس سے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا مثلاً ایک ساتھ دونوں ہاتھوں سے کام کرنا۔

۱۰)......نماز میں کھانا، پینا بھول کر ہو یا جان بوجھ کر ہو۔

۱۱)......دو صفوں کی مقدار کے برابر چلنا۔

۱۲)......بغیر کسی عذر کے قبلے کی طرف سے سینہ پھیر لینا۔

۱۳)......ناپاک جگہ پر سجدہ کرنا۔

۱۴)......ستر کھل جانے کی حالت میں ایک رکن کی مقدار ٹھہرنا۔

۱۵)......دعا میں ایسی چیز مانگنا جو آدمیوں سے مانگی جاتی ہے مثلاً یا اللہ مجھے آج سو روپے دے دے۔

۱۶)......درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف ظاہر ہو جائیں۔

۱۷)......بالغ آدمی کا نماز میں قہقہہ مار کر یا آواز سے ہنسنا۔

۱۸)......امام سے آگے بڑھ جانا وغیرہ۔

نماز کی نیت:

پیارے بچو! کوئی نماز نیت کے بغیر نہیں ہوتی۔ جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کرنا ضروری اور فرض ہے اور نیت ''دل'' کے ارادے کا نام ہے مثلاً دل میں ارادہ کر لے کہ فلاں وقت کی چار رکعت نماز فرض یا چار رکعت سنت ادا کرتا ہوں اگر امام کے پیچھے

نماز پڑھ رہا ہوتو اس کا مقتدی ہونے کی بھی نیت کر لے۔ زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں لیکن اگر زبان سے نیت کر لے تو بھی درست ہے اور خاص عربی میں نیت کرنا بھی ضروری نہیں آپ کسی بھی زبان جو آپ کو آتی ہے اس میں نیت کر سکتے ہیں۔

پیارے بچو! یہاں نمونے کے طور پر آسانی کے لیے دو نیتیں لکھی جا رہی ہیں تا کہ باقی نمازوں کی نیت بھی کرنی آسان ہو جائے اور باقی نمازوں کی نیت بھی اس طرح کر لی جائے۔

۱)......ظہر کی چار سنتوں کی نیت:

میں نیت کرتا یا کرتی ہوں کہ چار رکعت نماز سنت ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

۲)......ظہر کے چار فرضوں کی نیت:

میں نیت کرتا ہوں کہ چار رکعت نماز فرض ظہر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے امام کے رخ میرا کعبے شریف کی طرف اللہ اکبر۔

(اگر نماز اکیلے پڑھ رہا ہو تو پھر امام کے پیچھے ہونے کی نیت نہ کرے)

مسئلہ: پانچ وقت نمازوں میں صرف فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اور رمضان شریف میں وتر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی جاتی ہے۔

عبارتِ نماز

پیارے بچو! سب سے پہلے وہ چیزیں ایک ساتھ لکھی جاتی ہیں جو نماز میں پڑھی جاتی ہیں پھر نماز پڑھنے کا مکمل طریقہ لکھا جائے گا "عبارتِ نماز" یہ ہیں۔

تکبیر تحریمہ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ترجمہ......اللہ سب سے بڑا ہے۔

ثناء

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

ترجمہ......اے اللہ! آپ کی ذات پاک ہے اور آپ ہی کی تعریف ہے اور آپ کا نام بہت برکت والا ہے اور بلند ہے بزرگی آپ کی اور نہیں کوئی معبود آپ کے سوا۔

تعوذ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

ترجمہ......میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ترجمہ......اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

سورۂ فاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ o اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ o اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ o غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ

ترجمہ......سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے، جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے، جو مالک ہے روزِ جزا کا، (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد کی درخواست کرتے ہیں، (یا اللہ) دکھلا دیجئے ہم کو راستہ سیدھا، راستہ ان لوگوں کا جن پر آپ نے انعام فرمایا ہے، نہ ان پر آپ کا غضب ہوا، نہ وہ گمراہ ہوئے۔آمین

سورۂ کافرون

قُلْ یٰٓاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ o لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ o وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ o وَ لَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ o وَ لَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ o لَكُمْ دِیْنُكُمْ وَلِیَ دِیْنِ o -

ترجمہ......آپ کہہ دیجئے اے کافرو! نہ میں تمہارے معبود کی پوجا کرتا ہوں اور نہ تم میرے معبود (خدا) کی پوجا کرتے ہو اور نہ میں تمہارے معبودوں کی پوجا کروں گا اور نہ تم میرے معبود کی پوجا کرو گے اور نہ تم اس کی پوجا کرو گے جس کو میں پوجتا ہوں تم کو تمہارا بدلہ ملے گا اور مجھ کو میرا بدلہ ملے گا۔

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ o اَللّٰهُ الصَّمَدُ o لَمْ یَلِدْ ۙ وَ لَمْ یُوْلَدْ o وَ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ o

ترجمہ......آپ کہہ دیجئے کہ وہ یعنی اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کے برابر کا۔

سورۂ فلق

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ٥ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ٥ وَ مِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ٥ وَ مِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ ٥ وَ مِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ٥

ترجمہ...... آپ کہہ دیجئے کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں تمام مخلوق کے شر سے اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ رات آ جائے اور گرہوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کے شر سے اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔

سورۃ الناس

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ٥ مَلِكِ النَّاسِ لا اِلٰهِ النَّاسِ ٥ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ٥ الْخَنَّاسِ ٥ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ ٥ مِنَ الْجِنَّةِ وَ النَّاسِ ٥

ترجمہ...... آپ کہہ دیجئے! کہ میں آدمیوں کے مالک، آدمیوں کے بادشاہ آدمیوں کے معبود کی پناہ لیتا ہوں، وسوسہ ڈالنے والے، پیچھے ہٹ جانے والے کے شر سے، جو لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، خواہ جنوں میں سے ہوں یا آدمیوں میں سے۔

رکوع کی تسبیح

رکوع میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم

ترجمہ: پاک ہے میرا رب جو بڑا اور بزرگ ہے

رکوع سے اٹھتے وقت پڑھیں

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

ترجمہ......اللہ نے اس کی سُن لی جس نے اس کی تعریف کی۔

رکوع سے سیدھا کھڑا ہونے کے بعد کہیں

رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ

ترجمہ......اے ہمارے پروردگار سب خوبیاں آپ ہی کے لیے ہیں۔

سجدہ کی تسبیح

سجدہ میں تین یا پانچ یا سات مرتبہ پڑھیں

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی

ترجمہ...... پاک ہے میرا پروردگار جو سب سے برتر ہے۔

تشہد یا التحیات

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُاَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ٥

ترجمہ......تمام زبانی عبادتیں اور تمام بدنی عبادتیں اور تمام مالی عبادتیں اللہ ہی کے لیے ہیں، سلام ہو تم پر اے نبی (صلّی اللہ علیہ وسلم) اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر، گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَابَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَ عَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

ترجمہ...... اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) پر اوران کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اوران کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) پر اوران کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اوران کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

درود شریف کے بعد کی دعائیں

درود شریف کے بعد ان دعاؤں میں سے کوئی دعا پڑھ لے۔

۱) ...... رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِىْ رَبَّنَا وَ تَقَبَّلْ دُعَآءَ رَبَّنَا اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ

ترجمہ...... اے میرے رب مجھے بھی نماز کا اہتمام رکھنے والا بنادے اور میری اولاد میں سے بھی اے ہمارے رب اور میری دعا قبول کیجئے، اے ہمارے رب میری مغفرت کر دیجئے اور میرے ماں باپ کی بھی اور تمام مؤمنین کی بھی حساب وکتاب کے دن۔

۲) ...... اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ فَاغْفِرْلِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

ترجمہ......اے میرے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور آپ کے سوا کوئی گناہوں کو بخش نہیں سکتا پس آپ اپنی نظرِ کرم سے بخشش فرمادیں بے شک آپ بخشنے والے اور بہت ہی کرم فرمانے والے ہیں۔

۳) ...... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْیَاوَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

ترجمہ......یااللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور حیات وممات کے فتنہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ان دعاؤں سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں طرف سلام پھیرتے ہوئے یہ الفاظ کہیں۔

سلام

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ

ترجمہ......سلام ہو تم پر اور اللہ کی رحمت

نماز پڑھنے کا طریقہ:

پیارے بچو! نماز پڑھنے کا یہ طریقہ مردوں کا لکھا جا رہا ہے کیونکہ مرد اور عورت کی نماز کے طریقے میں کچھ فرق ہے آگے چل کر مرد اور عورت کی نماز میں فرق کو بیان کیا جائے گا باقی نماز کا طریقہ وہی ہوگا جو مردوں کا ہے۔

پیارے بچو!

نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پاک صاف کپڑے پہن کر پاک صاف جگہ پر باوضو قبلہ کی طرف منہ کر کے اس طرح کھڑے ہو جاؤ کہ دونوں قدموں کے درمیان چار انگلیوں کا فاصلہ ہو۔ پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت کر کے دونوں ہاتھ کانوں تک اس طرح اٹھاؤ کہ دونوں انگوٹھے دونوں کانوں کے نیچے والے حصے سے مل جائیں یا اس کے برابر ہوں اور ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ کی طرف ہوں اور انگلیاں سیدھی کھلی ہوں پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لو کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھی رہیں اور نظر سجدہ والی جگہ پر رہے۔ ہاتھ باندھنے کے بعد ثناء یعنی (**سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ**) آخر تک پڑھو۔

پھر تعَوُّذ یعنی (**اَعُوْذُ بِاللّٰہِ**) پھر تسمیہ یعنی (**بِسْمِ اللّٰہِ**) پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو۔

جب سورۃ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے آمین کہو۔ پھر کوئی سورۃ یا کوئی بڑی ایک آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو پھر ثناء پڑھ کر خاموش کھڑے رہو۔ تعوذ، تسمیہ، سورۂ فاتحہ اور سورۃ کچھ نہ پڑھو) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں چلے جاؤ دونوں ہتھیلیوں سے گھٹنوں کو مضبوطی سے پکڑ لو اور انگلیاں کھلی رکھو کمر اس طرح سیدھی رکھو کہ سر پیٹھ کے برابر رہے نہ زیادہ اونچا ہو اور نہ ہی زیادہ نیچے ہو۔ نظر دونوں پیروں کی پشت پر رکھو۔ پھر رکوع کی تسبیح یعنی **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم** تین یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر اگر آپ تنہا نماز پڑھ رہے ہو تو **تَسْمِیْع** یعنی **سَمِعَ**

اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور تحمید یعنی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ پڑھو (اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو پھر امام صرف تسمیع پڑھے گا اور مقتدی صرف تحمید پڑھے گا) پھر تکبیر کہتے ہوئے سجدے میں اس طرح جاؤ کہ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی زمین پر رکھو اور چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے برابر رہیں ہاتھوں کی انگلیاں ملا کر رکھو تا کہ تمام انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے کہنیاں بغل سے اور پیٹ رانوں سے الگ رہیں اور دونوں پیروں کی انگلیاں زمین سے ملی ہوئی قبلہ رخ رکھو اور سجدہ میں یہ تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین یا پانچ مرتبہ پڑھو پھر تکبیر کہتے ہوئے پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھا کر اٹھو اور سیدھے بیٹھ جاؤ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جاؤ اور دوسرا سجدہ اسی طرح کرو جیسے پہلا سجدہ کیا تھا۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اس طرح اٹھو کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ پھر گھٹنے اٹھاؤ اور پنجوں کے بل سیدھ کھڑے ہو جاؤ۔ اٹھتے وقت زمین پر ہاتھوں سے ٹیک لگا کر نہ اٹھو اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو۔ اب دوسری رکعت شروع ہو گئی اس میں تعوذ نہیں ہے بس تسمیہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھو اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھو (اگر امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو بلکہ خاموش کھڑے رہو) پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور دوسرا سجدہ کرو۔ دوسرے سجدے سے اٹھ کر بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھ جاؤ سیدھا پاؤں کھڑا رکھو دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ کی طرف رکھو اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اور تشہد یعنی التحیات پڑھو جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہنچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ والی

انگلی سے حلقہ بنالو، چھوٹی انگلی اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کرلو اور لَآ اِلٰہَ پر شہادت کی انگلی اٹھاؤ اور اِلَّا اللّٰہُ پر جھکا دو اور آخر نماز تک اسی طرح حلقہ باندھے رکھو تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو اس کے بعد دعا پڑھ کر پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف سلام پھیر دو، دائیں طرف سلام پھیرتے وقت دائیں طرف منہ پھیرو، دائیں سلام میں دائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور بائیں سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو (اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی بھی نیت کرے) اگر تین یا چار رکعت والی نماز ہے تو پھر دوسری رکعت میں بیٹھ کر تشہد یعنی التحیات صرف عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ تک پڑھو اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے فوراً کھڑے ہو جاؤ اگر فرض نماز ہے تو پھر تسمیہ اور سورۂ فاتحہ پڑھو سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ یا آیت نہ پڑھو بلکہ سورۂ فاتحہ ختم کر کے سیدھے رکوع میں چلے جاؤ ہاں فرضوں کے علاوہ ہر نماز کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ سورۃ یا چند آیات پڑھنا ضروری ہیں جیسے وتر کی تین رکعت اور نفل نماز وغیرہ۔

مرد اور عورت کی نماز میں فرق

پیارے بچو! نماز پڑھنے کا جو طریقہ ابھی بیان کیا گیا تھا عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں بس چند چیزوں میں مرد اور عورت کی نماز میں فرق ہے وہ چند چیزیں یہ ہیں۔

۱)...... تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئے لیکن عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے صرف کندھوں تک ہاتھ اٹھانا چاہئے۔

۲)...... تکبیر تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہئے لیکن عورتوں کو سینے پر۔

۳)...... مردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہئے لیکن عورتوں کو داہنی ہاتھ کی ہتھیلی کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رکھنا چاہئے۔

۴)...... مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہئے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں لیکن عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہئے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔

۵)...... مردوں کو رکوع میں انگلیاں کھول کر گھٹنوں کو پکڑنا چاہئے لیکن عورتوں کو انگلیاں ملا کر رکھنا چاہئے۔

۶)...... مردوں کو رکوع کی حالت میں کہنیاں پہلو سے الگ رکھنی چاہئیں لیکن عورتوں کو ملا کر رکھنی چاہئیں۔

۷)......مردوں کو سجدے میں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے الگ رکھنا چاہئے لیکن عورتوں کو ملا کر رکھنا چاہئے۔

۸)......سجدے میں مردوں کی کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں لیکن عورتوں کی کہنیاں زمین پر بچھی ہوئی ہوں۔

۹)......مردوں کو سجدے میں دونوں پاؤں انگلیوں کے سہارے کھڑے رکھنے چاہئیں لیکن عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر سجدہ کریں۔

۱۰)......مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہئے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے سہارے کھڑا رکھنا چاہئے لیکن عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بیٹھنا چاہئے۔

۱۱)......عورتوں کو کسی وقت بھی بلند آواز سے قرأت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ وہ ہر وقت آہستہ آواز سے قرأت کریں لیکن مردوں کے لئے بعض وقت زور سے قرأت پڑھنا واجب ہے اور بعض وقت جائز ہے۔

جمعہ کی نماز کا بیان

پیارے بچو! جمعہ کے دن ظہر کے وقت ظہر کی نماز کے بجائے جمعہ کی نماز پڑھتے ہیں جس کی چودہ رکعتیں ہیں، پہلے چار سنتیں، پھر دو فرض امام کے ساتھ، پھر چار سنتیں پھر دو سنتیں پھر دو نفل۔ حدیث شریف میں نماز جمعہ کی بہت تاکید آئی ہے اس لیے ہمیں جمعہ کی نماز کا خوب اہتمام کرنا چاہیے۔

حدیث:

ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے بغیر کسی عذر کے جمعہ کی نماز نہ پڑھی تو وہ ایسی کتاب میں منافق لکھ دیا جائے گا جس کا لکھا ہوا نہ مٹے گا اور نہ ہی بدلے گا۔

مسئلہ: جمعہ کی نماز کے لیے جماعت ضروری ہے بغیر جماعت کے جمعہ کی نماز نہیں ہوتی اگر کسی کو امام کے ساتھ جمعہ کی نماز نہ ملے تو وہ اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھے گا جمعہ کی نماز نہیں۔

مسئلہ: جمعہ کی نماز عورتوں پر فرض نہیں وہ اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھیں۔

وتر کی نماز کا بیان

پیارے بچو! نمازِ وتر کی تین رکعتیں ہوتی ہیں۔ وتر کی نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھ جائے اور تشہد میں **عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ** تک التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ پھر تیسری رکعت میں الحمد اور سورۃ سے فارغ ہو کر تکبیر کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھائے پھر قاعدہ کے مطابق ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔ اس کے بعد رکوع میں جائے اور باقی نماز پوری کرے۔

حدیث شریف میں وتر کی نماز پڑھنے کی بہت تاکید آئی ہے۔

حدیث:

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے، تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم اس کی پابندی کریں اور اس کو کبھی نہ چھوڑیں۔

دعائے قنوت یہ ہے۔

دُعائے قنوت:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَ نَسْتَغْفِرُكَ وَ نُؤْمِنُ بِكَ وَ نَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَ نُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ، وَ نَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَ نَخْلَعُ وَ نَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ لَكَ نُصَلِّيْ وَ نَسْجُدُ وَ اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَ نَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

ترجمہ......اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں، اور مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں اور تیرے ہی اوپر بھروسہ کرتے ہیں اور تیری خوبیان بیان کرتے ہیں اور تیرا شکرادا کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور علیحدہ کردیں گے اور چھوڑ دیں گے اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے گا اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور خاص تیرے لیے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے اور جھپٹتے ہیں اور تیری ہی رحمت کے امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہنچنے والا ہے۔

تراویح کی نماز کا بیان

پیارے بچو! رمضان شریف کے مہینہ میں تراویح کی نماز پڑھی جاتی ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ تراویح کی نماز عشاء کی نماز کے بعد ادا کی جاتی ہے اور اس کی بیس رکعتیں ہوتی ہیں اور دو دو رکعتوں کی نیت کر کے بیس رکعت تراویح کو ادا کیا جاتا ہے ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا مستحب ہے اور اس دوران یہ تسبیح پڑھی جاتی ہے۔

تسبیح تراویح

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ، سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَالْهَیْبَةِ وَالْقُدْرَةِ وَالْکِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ، سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ، سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَّبُّنَا وَ رَبُّ الْمَلٰٓئِکَةِ وَالرُّوْحِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ...... پاک ہے زمین و آسمان کی بادشاہی والا پاک ہے عزت اور بزرگی اور قدرت اور بڑائی اور دبدبہ والا پاک ہے بادشاہ زندہ رہنے والا جو نہ سوتا ہے اور نہ مرے گا، بہت پاک مقدس ہے، ہمارا پروردگار اور فرشتوں اور روح کا پروردگار، نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے۔ ہم تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں، اور جنت کے طلب گار ہیں، اور عذابِ دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔

پیارے بچو! حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر

دیے جاتے ہیں۔

پیارے بچو! نماز تراویح کی نیت یہ ہے کہ میں نیت کرتا ہوں کہ دو رکعت نماز سنت کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف پیچھے امام کے اللہ اکبر۔

پیارے بچو! مردوں کو تراویح کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنا سنت کفایہ ہے یعنی اگر تمام محلے والے الگ الگ نماز پڑھ لیں اور جماعت بالکل نہ ہو تو سب کے سب گناہ گار ہوں گے اور اگر جماعت کے ساتھ تراویح کی نماز پڑھی جا رہی ہو اور ایک شخص الگ سے پڑھ لے تو یہ شخص گناہ گار تو نہ ہوگا لیکن جماعت کی فضیلت سے محروم ہو جائے گا۔

پیارے بچو! رمضان شریف کے پورے مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن مجید ختم کرنا سنت ہے او دو مرتبہ ختم کرنا افضل ہے اور تین مرتبہ ختم کرنا اس سے زیادہ افضل ہے لیکن یہ دو اور تین مرتبہ ختم کرنا اس وقت ہی افضل ہے جب مقتدیوں کو کوئی مشکل اور دشواری نہ ہو۔ بعض جگہ تراویح میں قرآن مجید پندرہ سے بیس دن یا اس کے بعد مہینہ ختم ہونے سے دو تین روز پہلے ختم ہو جاتا ہے تو بہت سے لوگ اس کے بعد تراویح کی نماز چھوڑ دیتے ہیں یہ غلط ہے کیوں کہ قرآن مجید ختم کرنا ایک مستقل ثواب کی چیز ہے اور پورے مہینے تراویح کی نماز پڑھنا ایک الگ سنت ہے۔

مسافر کی نماز کا بیان

پیارے بچو! جو شخص اڑتالیس میل کے سفر کی نیت سے اپنے شہر اور گاؤں سے نکل جائے تو وہ اپنے شہر اور گاؤں واپس آنے تک ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز چار رکعت کے بجائے دو رکعت ادا کرے گا اس کو ''قصر نماز'' کہتے ہیں۔ ہاں اگر سفر میں کسی جگہ پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کرلے تو پوری چار رکعتیں پڑھنا فرض ہوں گی۔ اڑتالیس میل کا سفر خواہ پیدل کرے خواہ ریل سے خواہ ہوائی جہاز سے یا کسی اور سواری سے سب کا یہی حکم ہے قصر نماز صرف ظہر، عصر اور عشاء کے فرضوں میں ہے مغرب اور فجر میں نہیں اور فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور نماز میں بھی قصر نہیں ہے۔

اگر مسافر آدمی ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے جو مسافر نہیں تو مسافر آدمی کو اس کے پیچھے پوری نماز پڑھنی ہوگی۔

عیدین کا بیان

پیارے بچو! سال میں دو مرتبہ عید آتی ہے ایک چھوٹی عید جسے ''عید الفطر'' یعنی میٹھی عید کہتے ہیں اور دوسری بڑی عید جسے ''عید الاضحیٰ'' یعنی قربانی والی عید کہتے ہیں سب سے پہلے ان دونوں عیدوں کے احکام کو بیان کیا جائے گا یعنی عیدین کے دن کیا کرنا چاہئے پھر عیدین کا طریقہ لکھا جائے گا۔

عیدین کے احکام

۱)......غسل کرنا۔

۲)......مسواک کرنا۔

۳)...... نئے اور صاف ستھرے کپڑے پہننا، اگر نئے کپڑے نہ ہوں تو جو اپنے صاف ستھرے کپڑے ہوں وہ پہنو۔

۴)......خوشبو لگانا۔

۵)......عیدگاہ پیدل جانا۔

۶)......ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۷)......عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا۔

۸)......عید الفطر کی نماز سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا۔

۹)......عید الفطر میں اگر صدقہ یا فطرانہ واجب ہو تو اس کو نماز سے پہلے ادا کرنا۔

۱۰)......عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد جلدی جلدی قربانی کرنا اور بہتر یہ ہے کہ

اس دن قربانی کے گوشت سے پہلے کچھ نہ کھائے۔

۱۱)......عیدالاضحیٰ کی نماز کو جاتے ہوئے بلند آواز سے تکبیر تشریق کہتے ہوئے جائیں۔

تکبیر تشریق:

پیارے بچو! اسلامی مہینہ ذوالحجہ کی نویں تاریخ کی نماز فجر سے لے کر تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد تکبیر کہی جاتی ہے جس کو "تکبیر تشریق" کہتے ہیں اور جن دنوں میں یہ پڑھی جاتی ہے ان کو "ایّام تشریق" کہتے ہیں اور یہ کل پانچ دن ہوتے ہیں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ بلند آواز سے تکبیر تشریق کہنا مردوں پر واجب ہے امام اگر بھول جائے تو مقتدی خود شروع کردیں امام کا انتظار مت کریں۔ اور عورتیں اس تکبیر کو آہستہ آواز سے پڑھیں۔

تکبیر تشریق یہ ہے

اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

ترجمہ......اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کیلئے سب تعریفیں ہیں۔

عیدین کی نماز پڑھنے کا طریقہ

پیارے بچو! عید کی نماز پڑھنے سے پہلے نیت کرے کہ میں نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز واجب عیدالفطر یا عیدالاضحیٰ کی مع واجب چھ زائد تکبیروں کے پیچھے امام

کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔

نیت کے بعد مقتدی امام کے ساتھ کانوں تک ہاتھ اٹھاتے وقت تکبیر تحریمہ اللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔اس کے بعد ثناء یعنی سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ آخر تک پڑھیں ثناء کے بعد امام تین تکبیریں زائد کہے اور مقتدی بھی اس کے ساتھ تینوں تکبیریں کہیں زائد تکبیریں کہتے وقت ہر مرتبہ تکبیر تحریمہ کی طرح دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور باندھے بغیر ویسے چھوڑ دیں اور ہر تکبیر کے بعد تین مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ کہنے کی مقدار ٹھہریں اور جب تیسری تکبیر ہو تو ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑیں نہیں بلکہ باندھ لیں پھر امام تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے، مقتدی خاموش کھڑے سنتے رہیں پھر رکوع اور سجدہ کریں، دوسری رکعت میں امام پہلے سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے اس کے بعد تین زائد تکبیریں کہے مقتدی بھی اس کے ساتھ کہیں اور ہر تکبیر پر ہاتھ کانوں تک لے جا کر چھوڑ دیں پھر چوتھی تکبیر کے بعد ہاتھ اٹھائے بغیر سیدھے رکوع میں چلے جائیں اور باقی نماز معمول کے مطابق پوری کریں۔

سجدہ سہو کا بیان

پیارے بچو! سہو کے معنی بھول جانے کے ہیں۔ کبھی بھول سے نماز میں کمی زیادتی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے نماز میں نقصان آ جاتا ہے اور بعض نقصان ایسے ہوتے ہیں جن کو ختم اور دور کرنے کے لیے نماز کے آخری قعدہ میں دو سجدے کیے جاتے ہیں اس کو سجدۂ سہو کہتے ہیں سجدۂ سہو اس وقت کیا جاتا ہے جب نماز میں کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا کسی فرض میں تاخیر (یعنی دیر) ہو جانے سے مثلاً چار رکعت والی نماز میں دوسری رکعت میں تشہد **عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ** تک پڑھ کر فوراً کھڑا ہونا واجب ہے لیکن آپ درود شریف پڑھنے لگے اور **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ** تک پڑھ لیا تو اس کی وجہ سے تیسری رکعت کے قیام میں تاخیر ہو گئی اب آپ کو خیال آیا اور آپ کھڑے ہو گئے تو اس تاخیر کی وجہ سے آپ پر سجدۂ سہو واجب ہو گیا یا کسی فرض کو دوسرے فرض سے پہلے ادا کر دینا یا کسی فرض کو دو (۲) بار ادا کر دینا مثلاً دو رکوع کر لیے تو ان تمام صورتوں میں سجدۂ سہو واجب ہو جاتا ہے اور سجدۂ سہو کر لینے سے جو نماز میں نقصان ہو گیا تھا وہ پورا ہو جاتا ہے یہ تو اس وقت ہے جب بھول کر ہو لیکن اگر جان بوجھ کر کیا تو پھر سجدۂ سہو سے کام نہیں چلے گا بلکہ نماز دوبارہ پڑھنی پڑے گی اور اس طرح کوئی فرض چھوٹ جائے تب بھی نماز دوبارہ پڑھنا پڑے گی۔

سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ

پیارے بچو! سجدۂ سہو کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری رکعت میں **عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ** تک التحیات پڑھ کر، داہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے اور ہر مرتبہ سجدہ کو جاتے ہوئے **اللّٰهُ اَكْبَرُ** کہے اور دونوں سجدے کرنے کے بعد بیٹھ جائے اور پھر التحیات، درود شریف، اور دعاء وغیرہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

پیارے بچو! قرآن مجید میں چودہ جگہیں ایسی ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہو جاتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں اور جس جگہ یہ آیتیں ہوتی ہیں وہیں کنارے پر سجدہ لکھا ہوا ہوتا ہے۔

سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ

پیارے بچو! سجدۂ تلاوت کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے اللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا سجدہ میں چلا جائے اور کم از کم تین مرتبہ **سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی** کہے اور ایک ہی سجدہ کرے پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ جائے بس سجدۂ تلاوت ادا ہو گیا۔ کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا یہ افضل طریقہ ہے لیکن اگر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ میں چلا جائے اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے تو تب بھی سجدہ ادا ہو جاتا ہے۔

پیارے بچو! بہتر تو یہ ہے کہ تلاوت کرتے ہوئے جس وقت سجدہ والی آیت کی تلاوت کرو تو اس وقت سجدہ کر لینا چاہیئے لیکن اگر کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا تو بعد میں ضرور کر لو اور جس طرح تلاوت کرنے والے پر سجدہ واجب ہوتا ہے اسی طرح سننے والے پر بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ اگر کسی نے سجدہ کی ایک آیت کو ایک ہی جگہ بیٹھ کر بار بار پڑھا اور سنا تو ایک ہی سجدہ واجب ہوگا لیکن اگر جگہ بدلتی رہی اور ایک ہی آیت کو پڑھتے رہے تو جتنی مرتبہ جگہ تبدیل کی اتنے ہی سجدے واجب ہوں گے۔

پیارے بچو! سجدۂ تلاوت کو ادا کرنے کے لیے بدن، کپڑا، جگہ کا پاک ہونا، ستر چھپانا، قبلہ رخ ہونا، سجدہ ادا کرنے کی نیت کرنا اور باوضو ہونا ضروری اور لازمی ہے۔

تلاوت کرتے کرتے سجدہ کی آیت آ جائے اوراس کو چھوڑ کر آگے پڑھنا شروع کر دیا جائے تو یہ مکروہ اور منع ہے۔ اور اگر تلاوت کرنے والا سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھے تاکہ پاس بیٹھے ہوئے لوگوں تک آواز نہ پہنچے تو یہ مستحب ہے لیکن تراویح میں امام سجدہ کی آیت کو بھی بلند آواز سے پڑھے اور سب امام کے ساتھ ہی سجدہ کریں۔

نماز جنازہ کا بیان

پیارے بچو! جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ پڑھ لیں تو فرض ادا ہو جاتا ہے لیکن جس قدر آدمی زیادہ ہوں گے اس قدر میت کے حق میں اچھا ہے کیوں کہ نا معلوم کس کی دعاء لگ جائے اور اس کی مغفرت ہو جائے۔

حدیث شریف میں آتا ہے کہ ''نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بھی مسلمان مر جائے اور اس کے جنازے میں ایسے چالیس آدمی شامل ہوں جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرمائے گا''۔

نماز جنازہ کے فرائض اور جنازے کا طریقہ

پیارے بچو! نماز جنازہ میں دو فرض ہیں:

(۱) چار تکبیریں (۲) قیام کرنا یعنی کھڑا ہونا۔

نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ میت کو سامنے رکھ کر امام اس کے سینے کے مقابل کھڑا ہو اور پھر نماز جنازہ کی نیت کی جائے نیت اس طرح ہے۔

میں نیت کرتا ہوں چار تکبیر نماز جنازہ فرض کفایہ **ثناء** اللہ تعالیٰ کے لیے **درود** آپ صلّی اللہ علیہ وسلم کے لیے **دعا** اس میت کے لیے پیچھے امام کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ آواز میں پہلی تکبیر کہیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے باندھ لیں امام اور مقتدی

دونوں آہستہ آہستہ یہ ثناء پڑھیں۔

ثناء:

سُبْحٰنَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَجَلَّ ثَنَآءُکَ وَلَآ اِلٰہَ غَیْرُکَ

پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ آواز سے بغیر ہاتھ اٹھائے دوسری تکبیر کہیں اور درودِ ابراہیمی آہستہ آواز میں پڑھیں۔

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَابَارَکْتَ عَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ وَ عَلٰٓی اٰلِ اِبْرٰھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

ترجمہ...... اے اللہ رحمت نازل فرما محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ رحمت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر، بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔ اے اللہ برکت نازل فرما محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) پر اور ان کی آل پر جیسا کہ برکت نازل فرمائی آپ نے ابراہیم (علیہ السلام) پر اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے۔

پھر دوسری تکبیر کی طرح تیسری تکبیر کہیں اور اگر جنازہ بالغ مرد و عورت کا ہے تو یہ دعا پڑھیں۔

بالغ مرد وعورت کی میت کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَآئِبِنَا وَ صَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَ ذَكَرِنَا وَ اُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

ترجمہ......اے اللہ! بخش دے ہمارے زندہ اور مردہ کو، حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹے اور بڑے کو، ہمارے مرد وعورت کو اے اللہ! جس کو تو ہم میں سے زندہ رکھے تو اسے اسلام پر زندہ رکھنا اور جس کو تو ہم سے وفات دے تو اسے ایمان پر وفات دینا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکے کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

نابالغ لڑکے کی میت کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا

ترجمہ......اے اللہ بنا اس کو ہمارے لیے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والا اور سفارش قبول کیا گیا۔

اور اگر جنازہ نابالغ لڑکی کا ہو تو یہ دعا پڑھیں

نابالغ لڑکی کی میت کے لیے دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ اجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّ مُشَفَّعَةً

ترجمہ......اے اللہ بنا اس کو ہمارے لیے پیش رو اور بنا اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور بنا اس کو ہمارے لیے سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی گئی۔

پھر اس کے بعد امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ آواز میں چوتھی تکبیر کہیں پھر امام بلند آواز سے اور مقتدی آہستہ آواز میں پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف سلام پھیر دیں۔

پیارے بچو! میت کو قبر میں اتارتے وقت یہ دعا پڑھی جاتی ہے۔

بِسْمِ اللهِ وَ بِاللهِ وَ عَلٰی مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ

اور جب قبر پر مٹی ڈالی جائے تو اس وقت یہ دعا پڑھی جاتی ہے

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَ فِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَ مِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى

اور پھر میت کو دفن کرنے کے بعد ایک آدمی میت کے سرہانے کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کا پہلا رکوع **الٓمّٓ** سے **اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ** تک پڑھے اور دوسرا آدمی میت کے پاؤں کی طرف کھڑا ہو کر سورۃ بقرہ کا آخری رکوع **اٰمَنَ الرَّسُوْلُ** سے لے کر آخر تک پڑھے۔

پانچواں حصہ

حقوق وآداب

پانچواں حصہ: حقوق وآداب

والدین:

ادب ۱)...... ''ماں باپ'' اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک بڑی نعمت ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ''ماں باپ'' کا بڑا درجہ اور مرتبہ ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے:

''والدین کے ساتھ اچھے سلوک سے پیش آیا کرو۔''

اللہ کے رسول صلَّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''والدین تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔''

یعنی اگر تم والدین کا ادب واحترام کرو، اور ان کے حقوق ادا کرو، تو یہ تمہارے لیے جنت میں جانے کا ذریعہ ہیں، اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو یہ تمہارے لیے جہنم میں جانے کا ذریعہ ہیں۔ لہٰذا ہمیں اپنے والدین کی قدر کرنی چاہیے۔ ان کا ادب واحترام کرنا چاہیے۔ ان کے جو حقوق ہیں ان کو ادا کرنا چاہیے۔

ادب ۲)...... والدین اپنے بچوں کے ساتھ کس قدر شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں، خود اپنے آرام اور سہولت کو نہیں دیکھتے، لیکن اپنے بچوں کے آرام اور سہولت کا خیال رکھتے ہیں، خود نہیں کھاتے، اپنے بچوں کو کھلاتے ہیں۔ خود نہیں پیتے اپنے بچوں کو پلاتے ہیں۔ لہٰذا ہمیں ان کی بات ماننی چاہیے۔ ان کے آگے بولنا نہیں چاہیے۔ اپنی خواہش پر ان کی خوشی کو مقدم کرنا چاہیے۔

ادب ۳)...... ماں باپ کو ہمیشہ راضی رکھنا چاہیے، ان کی نافرمانی نہیں کرنی چاہیے، ان کے سامنے اونچی آواز سے نہیں بولنا چاہیے، ان سے جھوٹ نہیں بولنا

چاہیے، وہ جب آواز دیں تو فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہونا چاہیے۔

ادب۴)...... ماں باپ سے نرمی سے بات کرنا چاہیے۔ان کے سامنے عاجزی سے پیش آنا چاہیے۔ ان کو جھڑکنا نہیں چاہیے۔ ماں باپ کو نام سے نہیں پکارنا چاہیے۔ ماں باپ کے آگے نہیں چلنا چاہیے۔ہاں اگر راستہ وغیرہ دکھانا ہو تو پھر کوئی حرج نہیں۔اگر کہیں بیٹھنا ہو تو ماں باپ سے پہلے نہیں بیٹھنا چاہیے۔ایسا کوئی کام نہیں کرنا چاہیے جس سے ماں باپ بدنام ہوں۔ ماں باپ اگر زیادتی کریں، پھر بھی ان کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

ادب۵)...... ماں باپ اگر دنیا سے رخصت ہوجائیں، تو ان کے ملنے جلنے والوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے، محبت سے پیش آنا چاہیے، ان کا حال احوال پوچھتے رہنا چاہیے۔ ماں باپ نے جن سے وعدہ کیا ہو ان کو پورا کرنا چاہیے۔ان کے لیے توبہ، استغفار اور ایصالِ ثواب کرتے رہنا چاہیے۔اگر ان کے ذمہ قرضہ ہو تو اس کو ادا کرنا چاہیے۔ان کی طرف سے صدقہ، خیرات کرتے رہنا چاہیے۔ ماں باپ کی قبر پر جانا چاہیے۔ حدیث شریف میں آتا ہے: ’’جو جمعہ کے دن اپنے والدین کی قبر پر جائے، تو اس کی مغفرت کردی جاتی ہے، اور اس کو والدین کے ساتھ نیکی کرنے والا لکھا جاتا ہے‘‘۔

بھائی بہن:

ادب۱)...... بھائی، بہنوں سے اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ بھائی، بہنوں سے اچھا سلوک کرنے پر دو ثواب حاصل ہوتے ہیں، ایک اچھا سلوک کرنے کا، دوسرا رشتہ

داری جوڑنے کا۔ بڑے بھائی اور بہنوں کا ادب و احترام ماں باپ کی طرح کرنا چاہیے۔یعنی جس طرح ماں باپ کی ذمہ داری اپنی اولاد کو دیکھنے اور سنبھالنے کی ہوتی ہے، اسی طرح بڑے بھائی اور بہنوں کی بھی ذمہ داری ہوتی ہے۔

ادب۲)...... بڑے بھائی، بہنوں کو چاہیے کہ چھوٹے بھائی، بہنوں کے ساتھ اچھا سلوک کریں، ان کی دیکھ بھال کریں، انہیں بلا وجہ نہ ماریں، انہیں تنگ نہ کریں، بڑا ہونے کا ان پر رعب نہ جمائیں، ان سے لڑائی جھگڑا نہ کریں، ان کو ڈرانا اور دھمکانا نہیں چاہیے، بلکہ ان کو اچھی اچھی باتیں سکھائیں اور بتائیں، ان کی پڑھائی کا خیال رکھیں، ان کو پیار و محبت دیں، اگر وہ غلط کام کریں تو ان کو پیار و محبت سے سمجھائیں، ان کا نام نہ بگاڑ کر بلائیں۔

ادب۳)...... چھوٹے بھائی، بہنوں کو چاہیے کہ وہ اپنے بڑے بھائی، بہنوں کا ادب واحترام کریں، بڑے بھائی کو ''بھائی جان'' اور بڑی بہن کو ''باجی جان'' یا ''آپی جان'' کہہ کر بلانا چاہیے، وہ جو ادب کی بات بتائیں ان پر عمل کرنا چاہیے، وہ جو بات کہیں ان کا کہنا ماننا چاہیے، اگر وہ غلطی پر ڈانٹیں تو برا نہیں ماننا چاہیے۔

رشتہ دار:

ادب۱)...... بھائی، بہنوں کے بعد چچا، پھوپھی، ماموں، خالہ وغیرہ کے حقوق ہوتے ہیں۔ان کا ادب واحترام ماں باپ کی طرح ہے، ان کا ادب واحترام بھائی، بہن سے زیادہ ہے، لیکن دوسرے حقوق میں بھائی بہن کے بعد ان کا نمبر ہے، مثلاً اگر ایک طرف بھائی بہن ہیں اور دوسری طرف چچا، خالہ، پھوپھی وغیرہ ہیں، اور دونوں کو

کسی چیز کی ضرورت ہے، تو بہتر تو یہ ہے کہ دنوں ہی کی ضرورت پوری کی جائے، اگر دونوں کی ضرورت ایک ساتھ پوری نہیں ہوسکتی، تو پھر وہ چیز سب سے پہلے بھائی، بہن کو دینی چاہیے۔

ادب۲)......رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''چچا باپ کی طرح ہے۔''

لہٰذا باپ کی طرح ان کا بھی ادب واحترام کرنا چاہیے، اسی طرح خالہ کے بارے میں آتا ہے:

ایک صحابی رضی اللہ عنہ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! (صلَّی اللہ علیہ وسلم) میں نے بہت بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوسکتی ہے؟ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہاری والدہ زندہ ہیں؟ صحابی نے عرض کیا کہ نہیں! پھر آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہاری خالہ زندہ ہیں؟ صحابی نے عرض کیا جی ہاں! تو آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تم ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو''۔

اس سے معلوم ہوا کہ خالہ ماں کا درجہ رکھتی ہے، یہ بھی معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

ادب۳)......ایک مرتبہ ایک خاتون رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم سے ملنے آئیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لیے چادر بچھادی، تو وہ اس پر بیٹھ گئیں۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ خاتون آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ ہیں۔

لہٰذا ہمیں بھی اپنے بڑوں کے ساتھ اس طرح اچھا سلوک کرنا چاہیے۔ بڑوں کا ادب واحترام کرنے سے برکت پیدا ہوتی ہے۔

ادب۴)...... بوڑھوں کا ادب واحترام کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ بوڑھوں سے تنگ نہیں ہونا چاہیے۔ان سے دعائیں لینی چاہئیں۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بوڑھے مسلمان کا ادب واحترام اور عزت کرنا ایسا ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا ادب واحترام کرنا۔''

ایک موقع پر آپ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو جوان کسی بوڑھے شخص کی اس کے بوڑھے ہونے کی وجہ سے عزت واحترام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس (جوان) کے بڑھاپے کے وقت اس کے لیے ایک شخص کو متعین کر دیتے ہیں، جو اس کی تعظیم وخدمت کرتا ہے۔''

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ بوڑھوں کی اللہ تعالیٰ کے ہاں کتنی قدر و قیمت ہے، لہٰذا ہمیں ان کی بات ماننی چاہیے، وہ جو کام کرنے کو کہیں دل کرے یا نہ کرے، ہمیں وہ کام کرنا چاہیے۔ ان سے بات کرتے وقت ادب سے بات کرنی چاہیے۔ اپنے لہجے کو نرم رکھنا چاہیے۔

استاذ:

ادب۱)......استاذ علم حاصل ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے، استاذ کے ادب سے علم میں برکت پیدا ہوتی ہے، اور بے ادبی سے انسان علم سے محروم ہو جاتا ہے۔

جب استاذ کے پاس بیٹھیں تو حاضر دماغی سے بیٹھنا چاہیے، تاکہ وہ جو بات کہیں پوری طرح سمجھ میں آئے۔ استاذ کے پاس بیٹھ کر اِدھر اُدھر نہیں دیکھنا چاہیے، کیونکہ یہ بہت بُری عادت ہے۔ جب استاذ بات کرے تو پوری توجہ سے ان کی بات کو سننا چاہیے۔

ادب۲) ......استاذ کے پاس جانے سے پہلے اجازت لیں، اسی طرح جب واپس آنا ہو تو اجازت لے کر واپس آئیں۔ استاذ کو سلام کرنے میں پہل کرنا چاہیے۔ استاذ کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ استاذ کے آگے نہیں چلنا چاہیے۔

ادب۳) ......استاذ کو کاپی یا کتاب دیں، تو جو جگہ دکھانی ہو وہ جگہ نکال کر دیں، اسی طرح اگر قلم دیں تو کھول کر دیں، اور قلم کا پیچھے والا حصہ استاذ کی طرف کریں، تاکہ استاذ کو قلم لینے میں آسانی ہو۔ استاذ کے سامنے عاجزی سے پیش آئیں۔

آپ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جن سے علم سیکھو، ان سے تواضع کے ساتھ پیش آؤ۔''

استاذ اگر کسی بات پر سختی کریں، تو اس کو خوش دلی سے برداشت کرنا چاہیے، ایسے موقع پر استاذ سے ناراض ہونا، یا منہ بنانا، یا کسی بھی طریقہ سے ناراضگی کا اظہار کرنا، یہ سب ادب کے خلاف ہے۔

ادب۴) ......استاذ کام کرنے کے لیے کہے تو اس کو فوراً کرنا چاہیے۔ استاذ کی خدمت کرنی چاہیے۔ استاذ کے لیے دعا کرنی چاہیے۔

مدرسہ واسکول:

ادب۱) ...... مدرسہ یا اسکول کے قوانین کا ادب واحترام اور ان پر عمل کرنا

ضروری ہے مدرسہ یا اسکول کے تمام ملازمین کا ادب کریں، ان کو سلام کریں، ان کو حقیر نہ سمجھیں، مدرسہ یا اسکول کی تمام چیزوں کا احترام کریں، ڈیسک، ٹیبل، کرسی، بلیک بورڈ، کھڑکی، دروازے وغیرہ اور اسی طرح دوسری تمام چیزوں کا ادب کرنا چاہیے، ان کو خراب نہیں کرنا چاہیے۔ ڈیسک اور تپائی وغیرہ پر بیٹھنا نہیں چاہیے۔

ادب۲)...... مدرسہ یا اسکول کو صاف رکھنا چاہیے، اِدھر اُدھر کچرا پھیلانا اچھی بات نہیں ہے، کچرا کوڑے دان میں ڈالیں، اسی طرح اپنی درس گاہ یا کلاس کو بھی صاف ستھرا رکھیں، درسگاہ یا کلاس کی دیواروں پر پنسل سے لکھائی کرنا اچھی بات نہیں ہے، اسی طرح سیاہی کو دیواروں پر نہ چھڑکیں، اسی طرح مذاق میں بھی کسی دوسرے ساتھی پر سیاہی نہ چھڑکیں، اس سے دوسرے ساتھی کو تکلیف ہوگی، اس کے کپڑے خراب ہوں گے، اسی طرح آپ کی سیاہی بھی ضائع ہوگی، جو بہت بُری بات ہے۔

کتابیں:

ادب۱)...... جن چیزوں کے ذریعہ سے علم حاصل کیا جاتا ہے، ان میں سے ایک اہم ذریعہ کتاب ہے، اس لیے کتاب کا جتنا ادب واحترام ہوگا، اتنا ہی زیادہ علم حاصل ہوگا، کتاب کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے، کتاب کو گندہ رکھنا بہت بُری بات ہے، کتاب پر اگر نام لکھنا ہو تو ایک طرف کونے میں لکھنا چاہیے، اس سے زیادہ لکھنا اچھی بات نہیں ہے، کتابوں کی طرف پاؤں پھیلانا ادب کے خلاف ہے، لہٰذا ان کی طرف پاؤں پھیلا کر نہیں بیٹھنا چاہیے۔

ادب۲)...... کتاب کو دائیں ہاتھ میں پکڑنا چاہیے، اس کو سینے سے لگانا چاہیے،

کتاب کو زمین، فرش، دری، قالین وغیرہ پرنہیں رکھنا چاہیے، یہ بہت ہی بے ادبی کی بات ہے، کتاب کو اونچی چیز مثلاً ڈیسک، تپائی یا تکیہ وغیرہ پر رکھنا چاہیے، کتاب میں کوئی فالتو چیز رکھنا مثلاً مور کا پر، پھول، وغیرہ رکھنا یہ بُری بات ہے، کتاب دوسری چیزیں رکھنے کے لیے نہیں ہوتی، اسی طرح نشانی کے طور پر کتاب کے ورق کو موڑ کر رکھنا یہ بھی ادب کے خلاف ہے، بلکہ نشانی کے لیے کوئی دھاگہ وغیرہ استعمال کرنا چاہیے۔

ادب۳)...... اگر کسی سے کوئی کتاب پڑھنے کے لیے لی جائے تو پڑھ کر فوراً واپس کرنی چاہیے، کتاب کی پوری حفاظت کرنی چاہیے، اس کو خراب نہیں کرنا چاہیے، کیونکہ وہ آپ کے پاس امانت ہے، کتاب دینے والے کا شکریہ ادا کرنا چاہیے، اس کو ہدیہ اور دعا دینی چاہیے، کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ

رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا بھی شکریہ ادا نہیں کرتا۔“

ساتھی:

ادب۱)...... مدرسہ یا اسکول میں جو آپ کے ساتھ پڑھتے ہیں، ان کو ساتھی کہتے ہیں۔ اچھا ساتھی مل جانا اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے۔ ساتھی آپ کے تعلیمی سفر کے مسافر ساتھی ہیں، اور استاذ آپ کے رہنما و رہبر ہیں۔ جس طرح دُنیا کا سفر ساتھیوں کے ساتھ پیار ومحبت کے بغیر اچھا نہیں گزرتا، اسی طرح آپ کا یہ علمی سفر بھی ساتھیوں کے پیار ومحبت کے بغیر اچھا نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیار ومحبت کے ساتھ وقت گزاریں۔

ادب۲)...... ہر ساتھی کا ادب واحترام کرنا چاہیے، ہر ایک کو اپنے سے اچھا سمجھنا چاہیے، جب کوئی ساتھی کلاس یا درسگاہ میں آئے تو اس کے لیے جگہ بنانا چاہیے، ساتھی کی طرف پیر پھیلا کر بیٹھنا ادب کے خلاف اور بُری بات ہے، اگر کوئی ساتھی کسی وجہ سے سبق میں نہ آسکا تو اس کو وہ سبق بتانا اور اس کام میں اس کی مدد کرنا چاہیے۔ ساتھی کی چیز اس کی اجازت کے بغیر استعمال نہیں کرنی چاہیے، اسی طرح اگر خود استعمال کے لیے لی ہے تو کسی دوسرے کو نہیں دینا چاہیے۔

ادب۳)...... ساتھی کی جگہ پر نہیں بیٹھنا چاہیے، ساتھی کو پریشان کرنے کے لیے اس کی چیز چھپانا، یہ بہت بُری بات ہے اس سے اس کو تکلیف ہوگی اور کسی کو تکلیف دینا حرام ہے، ساتھیوں کی شکایتیں بھی نہیں کرنا چاہیے، کسی ساتھی کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے، یہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے

''کوئی کسی کا مذاق نہ اڑائے ہوسکتا ہے جس کا مذاق اڑایا جارہا ہے وہ اس مذاق اڑانے والے سے اچھا ہو''

لہٰذا ہمیں اس سے بچنا چاہیے۔

پڑوسی:

ادب۱)...... جو لوگ گھر کے آس پاس کے گھروں میں رہتے ہیں، ان کو پڑوسی کہتے ہیں۔ اچھا پڑوسی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’آدمی کی خوش نصیبی میں یہ بات بھی ہے کہ اس کا پڑوسی اچھا ہو۔‘‘

اسی طرح ایک موقع پر رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’پڑوسیوں کے حقوق وہ ادا کرسکتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔‘‘

ادب۲)...... حدیث شریف میں آتا ہے کہ

’’پڑوسیوں کو بُرا نہیں کہنا چاہیے۔‘‘

اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں آتا ہے

’’اللہ تعالیٰ نیک مسلمان پڑوسی کی برکت سے سب گھروں کی مصیبت دور کر دیتے ہیں۔‘‘

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم ایک اچھے پڑوسی بنیں، اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھیں، دکھ درد میں ان کے کام آئیں۔

ادب۳)...... پڑوسی اگر بیمار ہو تو اس کی عیادت کی جائے، اور اگر پڑوسی مر جائے تو اس کے جنازے میں شریک ہونا چاہیے، پڑوسی اگر قرض مانگے تو اس کی ضرورت پوری کرنی چاہیے، اگر بُرا کام کرے تو اس کو چھپانا چاہیے، دوسروں کے سامنے اس کی بُرائی بیان نہ کی جائے، اگر اس کے ہاں کوئی خوشی ہو تو اس کو مبارک باد دینی چاہیے، گھر میں اگر کوئی اچھی چیز پکائی جائے تو اس کے گھر بھیجنا چاہیے۔

ادب۴)...... پڑوسی اگر تکلیف پہنچائے تو اس پر صبر کرنا چاہیے، اس سے لڑائی جھگڑا نہ کیا جائے، اگر پڑوسی کے ہاں کوئی غم کی بات ہو تو اپنے گھر میں خوشی نہیں کرنی چاہیے، پڑوسی کے گھر کے سامنے کچرا نہیں ڈالنا چاہیے، شور وغُل کے ذریعے ان کو تنگ نہیں کرنا چاہیے۔

کھیل کود:

ادب ۱)......انسانی جسم کے لیے ورزش کرنا بہت ضروری ہے۔ کھیل کود سے بھی سارے جسم کی ورزش ہو جاتی ہے۔ کھیلنے سے سارے جسم کے پٹھے اور ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں، اور سارے جسم میں تازہ خون گردش کرتا ہے، جس سے سارا جسم تر و تازہ ہو جاتا ہے، جسم کو طاقت اور صحت حاصل ہوتی ہے، صحت مند آدمی دین کا زیادہ کام کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو بھی طاقت ور مؤمن کمزور مؤمن سے زیادہ پسند ہے، اس سے معلوم ہوا کہ کھیلنا کودنا چاہیے، لیکن اس بات کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ کھیل میں اتنا مشغول نہیں ہونا چاہیے، جس سے آدمی کے دوسرے کام خراب ہو جائیں، اور کھیل کود میں اس بات کا بھی دھیان رہے، کہ ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہیے جس میں اللہ تعالیٰ کا حکم ٹوٹے۔

ادب ۲)......کھیل کود کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ اسکول/ مدرسہ کا کام کر لیا ہے؟ یا اس کا وقت مقرر کر لیا ہے؟ یا گھر کے کرنے کا کوئی کام تو نہیں ہے؟ اگر ان میں سے کوئی بھی کام کرنے والا باقی ہو تو پھر کھیلنا مناسب نہیں ہے۔ ایسا کھیل نہ کھیلا جائے جس میں آپ کے جسم کو پوری ورزش نہ حاصل ہوتی ہو یا جس سے امی ابو نے منع کیا ہو مثلاً پتنگ اُڑانا، گولیاں کھیلنا وغیرہ ایسے کھیل کھیلنا مناسب نہیں ہے، ان سے شریعت نے منع کیا ہے۔

ادب ۳)......ایسا کھیل نہیں کھیلنا چاہیے، جس میں ایسا لباس پہننا پڑے جس سے پورا جسم نہ ڈھک سکے، یعنی گھٹنے اور رانیں کھلی ہوں، کیونکہ شریعت نے ایسے

لباس سے منع کیا ہے، اور جو ایسا لباس پہن کر کھیل رہا ہو اسے بھی دیکھنا جائز نہیں، ہمارے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں یعنی "ستر دکھانے اور دیکھنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے دوری کی بددعا فرمائی ہے"۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس بددعا سے محفوظ فرمائے (آمین)

ادب۴)......ایسے کھلونوں سے کھیلنا جن پر کسی جاندار کی تصویر بنی ہو یہ بھی حرام ہے، اس سے شریعت نے منع کیا ہے، اور نہ ہی ایسا کھیل کھیلا جائے جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے جیسے بال سے ایک دوسرے کو مارنے کا کھیل کھیلتے ہیں، اسی طرح ویڈیو گیمز کھیلنا بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ اس میں وقت ضائع ہوتا ہے، اور پیسے بھی ضائع ہوتے ہیں، اور یہ فضول کھیل ہے۔ کھیلوں میں شرط لگانا یہ بھی جائز نہیں ہے، کیونکہ یہ جوا ہے، اور جوا کھیلنے کو اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔

ادب۵)......ایسا کھیل کھیلنا جو لڑکیوں کے ساتھ مخصوص ہو یہ درست نہیں ہے، اور اسی طرح لڑکیاں بھی وہ کھیل نہ کھیلیں جس میں لڑکوں کی مشابہت پائی جائے۔ کھیل کے دوران جیتنے کے لیے جھوٹ نہیں بولنا چاہیے، جھوٹ بولنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ کبھی بھی جھوٹ نہ بولے، کھیل کھیلتے وقت ایک دوسرے کو دھوکہ نہیں دینا چاہیے، دھوکہ دینا بُری بات ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو آدمی دھوکہ دے وہ ہمارا آدمی نہیں ہے"

اور کھیل کھیلتے وقت سب کو کھیلنے کا موقع دیا جائے، جس طرح آپ کو کھیلنا پسند

ہے، اسی طرح دوسرے ساتھیوں کو بھی کھیلنا پسند ہے۔

حدیث شریف میں آتا ہے:

''مسلمان جو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہ دوسروں کے لیے بھی پسند کرتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

چھٹا حصہ

مسنون اعمال

چھٹا حصہ: مسنون اعمال

چوبیس گھنٹے کے مسنون اعمال

سو کر اٹھنے کی سنتیں:

سنت نمبر ۱...... نیند سے اٹھتے ہی دونوں ہاتھوں سے چہرے اور آنکھوں کو ملنا، تا کہ نیند کی سستی کے اثرات دور ہو جائیں۔

سنت نمبر ۲...... صبح جب آنکھ کھلے تو یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْهِ النُّشُوْرُ

(ترجمہ)...... سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس نے ہمیں مارنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اُٹھ کر جانا ہے۔

سنت نمبر ۳...... جب سو کر اٹھیں تو مسواک کر لیں۔

فائدہ...... وضو میں دوبارہ مسواک کی جائے، سو کر اٹھتے ہی مسواک کرنا یہ علیحدہ سنت ہے۔

سنت نمبر ۴...... پاجامہ یا شلوار پہنیں تو اوّل دائیں پاؤں میں، پھر بائیں پاؤں میں پہنیں۔ کرتا یا قمیص پہنیں، تو پہلے داہنی آستین دائیں ہاتھ میں پہنیں، پھر بائیں ہاتھ میں بائیں آستیں پہنیں۔ ایسے ہی جب جوتا پہنیں تو پہلے دائیں پاؤں میں پہنیں اور جب اُتاریں تو پہلے بائیں طرف کا اُتاریں پھر دائیں طرف کا اُتاریں۔ بدن کی پہنی ہوئی ہر چیز کے اُتارنے کا یہی سنت طریقہ ہے۔

سنت نمبر ۵...... برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے تین مرتبہ ہاتھوں کو اچھی طرح دھو لیں۔

بیت الخلاء میں آنے جانے کی سنتیں:

سنت نمبر ا...... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جاتے تو سر کو ڈھانک کر اور جوتا پہن کر جاتے۔

سنت نمبر ۲...... بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ

(ترجمہ) اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں خبیث جنوں سے، مرد ہوں یا عورت۔

فائدہ...... حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس دعا کی برکت سے بیت الخلاء کے خبیث شیاطین اور بندہ کے درمیان پردہ ہو جاتا ہے جس سے وہ اس کی شرمگاہ نہیں دیکھ سکتے۔

سنت نمبر ۳...... بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں رکھیں۔

سنت نمبر ۴...... بیت الخلاء سے نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر نکالیں اور باہر آ کر یہ دعا پڑھیں۔

غُفْرَانَکَ اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ

(ترجمہ) اے اللہ میں تجھ سے مغفرت کا سوال کرتا ہوں سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دینے والی چیز دُور کی اور مجھے عافیت عطا فرمائی۔

سنت نمبر ۵...... بیت الخلاء جانے سے پہلے انگوٹھی، یا کسی چیز پر قرآن شریف کی آیت یا رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا مبارک نام لکھا ہو اور وہ دکھائی دیتا ہو، تو اس کو

باہر اُتار کر جائیں، فارغ ہونے کے بعد باہر آ کر پھر پہن لیں، لیکن وہ تعویذ جس کو موم جامہ یا کپڑے میں سی لیا گیا ہو اس کو پہن کر جانا جائز ہے۔

سنت نمبر۶ ...... پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف نہ چہرہ کریں اور نہ اس طرف پیٹھ کریں۔

سنت نمبر۷ ...... پیشاب، پاخانہ کرتے وقت بغیر کسی شدید ضرورت کے بات چیت نہ کریں اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر بھی نہ کریں۔

سنت نمبر۸ ...... پیشاب، پاخانہ کی چھینٹوں سے بہت بچیں، کیونکہ اکثر قبر کا عذاب پیشاب کی چھینٹوں سے نہ بچنے سے ہوتا ہے۔

سنت نمبر۹ ...... پیشاب، پاخانہ بیٹھ کر کریں، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کریں۔

سنت نمبر۱۰ ...... پیشاب، پاخانہ کرنے کے لیے جب بدن ننگا کریں تو آسانی کے ساتھ جتنا نیچے ہو کر کھول سکیں اتنا ہی بہتر ہے۔

سنت نمبر۱۱ ...... اگر کہیں جنگل یا شہر کے باہر میدان میں پیشاب، پاخانہ کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اتنی دور جانا چاہیے کہ لوگوں کی نظر نہ پڑے۔

گھر سے باہر نکلنے کی سنت:

سنت نمبر۱ ...... گھر سے باہر کہیں جانے کے لیے نکلیں تو یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

ترجمہ: میں اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ نکلا، میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا، گناہوں سے بچنے کی اور نیکیاں کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے۔

گھر میں داخل ہونے کی سنتیں:

سنت نمبر۱...... جب کہیں باہر سے آئیں اور گھر میں داخل ہوں تو یہ دُعا پڑھیں اور پھر گھر والوں کو سلام کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ خَیۡرَ الۡمَوۡلَجِ وَ خَیۡرَ الۡمَخۡرَجِ بِسۡمَ اللّٰہِ وَلَجۡنَا وَ بِسۡمِ اللّٰہِ خَرَجۡنَا وَ عَلَی اللّٰہِ رَبِّنَا تَوَکَّلۡنَا

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے اچھا داخل ہونا اور اچھا نکلنا مانگتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہم نکلے اور ہم نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔

سنت نمبر۲...... جب گھر میں سے کسی کے بے پردہ ہونے کا وقت یا اندیشہ ہو تو گھنٹی یا کواڑ بجا کر کنکھارتے ہوئے اندر داخل ہونا۔

مسجد میں داخل ہونے کی سنتیں:

سنت نمبر۱...... مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے دایاں پاؤں رکھیں۔

سنت نمبر۲...... مسجد میں دخل ہوتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔

سنت نمبر۳...... مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ درود شریف پڑھنا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِ اللّٰہِ

سنت نمبر۴...... مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ افۡتَحۡ لِیۡ اَبۡوَابَ رَحۡمَتِکَ

ترجمہ: اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

سنت نمبر۵...... مسجد میں داخل ہوتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا۔

مسجد سے باہر آنے کی سنتیں:

سنت نمبر ۱...... مسجد سے نکلتے وقت پہلے بایاں پاؤں مسجد سے باہر نکالنا۔

سنت نمبر ۲...... مسجد سے نکلتے وقت بسم اللہ پڑھنا۔

سنت نمبر ۳...... مسجد سے نکلتے وقت یہ درود شریف پڑھنا۔

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ

سنت نمبر ۴...... مسجد سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھنا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ

ترجمہ: اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔

کھانا کھانے کی چند سنتیں:

سنت نمبر ۱...... کھانے سے پہلے دسترخوان بچھانا۔

سنت نمبر ۲...... کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو کلائیوں تک دھونا۔

سنت نمبر ۳...... کھانا شروع کرتے وقت بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا۔

سنت نمبر ۴...... کھانا دائیں ہاتھ سے کھانا۔

سنت نمبر ۵...... کھانے کی مجلس میں جو شخص سب سے زیادہ بزرگ اور بڑا ہو اس سے کھانا شروع کرانا۔

سنت نمبر ۶...... کھانا ایک طرح کا ہو تو اپنے سامنے سے کھانا۔

سنت نمبر ۷...... اگر کوئی لقمہ دسترخوان پر گر جائے تو اُٹھا کر صاف کر کے کھالینا۔

سنت نمبر۸......ٹیک لگا کر نہ کھانا۔

سنت نمبر۹......کھانے میں کوئی عیب نہ نکالنا۔

سنت نمبر۱۰......کھانا جوتا اُتار کر کھانا۔

سنت نمبر۱۱......کھانے کے لیے تین طرح بیٹھنا ثابت ہے۔

۱)...... اکڑوں بیٹھنا یعنی دونوں گھٹنے کھڑے ہوں اور سرین زمین پر ہو۔

۲)......ایک گھٹنا کھڑا ہوا اور دوسرا گھٹنا بچھا کر اس پر بیٹھنا۔

۳)......گھٹنے زمین پر بچھا کر قعدہ کی طرح بیٹھنا اور آگے کی طرف ذرا جھک کر بیٹھنا۔

سنت نمبر۱۲......کھانے کے برتن، پیالہ و پلیٹ کو صاف کر لینا، اس لیے کہ برتن کھانے والے کے لیے دعاء مغفرت کرتا ہے۔

سنت نمبر۱۳......کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا۔

سنت نمبر۱۴......کھانے کے بعد یہ دُعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَ سَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِیْنَ

ترجمہ......سب تعریف اللہ کے لیے ہے جس نے ہمیں کھلایا اور پلایا اور مسلمان بنایا۔

سنت نمبر۱۵......کھانے سے فارغ ہوں تو پہلے دستر خوان اٹھوانا پھر خود اٹھنا۔

سنت نمبر۱۶......دستر خوان اٹھاتے وقت یہ دُعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ حَمْدً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیِّ وَّ لَا مُوَدَّ ع وَ لَا مُسْتَغْنیً عَنْہُ رَبَّنَا

ترجمہ: سب تعریف اللہ کے لیے ہے، ایسی تعریف جو بہت پاکیزہ اور بابرکت

ہو، اے ہمارے رب، ہم اس کھانے کو کافی سمجھ کر یا بالکل رخصت کر کے یا اس سے غیر محتاج ہو کر نہیں اٹھا رہے ہیں۔

سنت نمبر ۱۷......کھانے کے بعد دونوں ہاتھ دھونا اور کلی کرنا۔

سنت نمبر ۱۸......اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو یاد آنے پر یہ پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَآخِرَہٗ

سنت نمبر ۱۹...... جب کسی کے ہاں دعوت کھائیں تو میزبان کو یہ دعا دیں۔

اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

ترجمہ: اے اللہ! جس نے مجھے کھلایا آپ اس کو کھلایئے اور جس نے مجھے پلایا اس کو پلایئے۔

سنت نمبر ۲۰......گوشت کھانا۔

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

”دنیا و آخرت میں کھانوں کا سردار گوشت ہے۔“

سنت نمبر ۲۱......اپنے مسلمان بھائی کی دعوت قبول کرنا۔

پانی پینے کی سنتیں:

سنت نمبر ۱......پانی دائیں ہاتھ سے پینا، کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان پیتا ہے۔

سنت نمبر ۲......عام پانی بیٹھ کر پینا، لیکن آب زم زم کھڑے ہو کر پینا، اسی طرح وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔

سنت نمبر ۳ ...... پانی پیتے وقت شروع میں بسم اللہ پڑھنا اور پی کر آخر میں

الحمد للہ کہنا۔

سنت نمبر۴...... تین سانس میں پینا، اور سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے الگ کرنا۔

سنت نمبر۵...... پانی برتن کے ٹوٹے ہوئے کنارے کی طرف سے نہ پینا۔

سنت نمبر۶ ...... پینے کی چیز میں پھونک نہ مارنا۔

سنت نمبر۷...... پانی پی کر کسی دوسرے کو بقیہ دینا ہو تو دائیں جانب والے کو دیں۔

سنت نمبر۸...... جو شخص دوسروں کو پانی پلائے تو وہ خود سب سے آخر میں پیئے۔

سنت نمبر۹...... ہر پینے کی چیز پی کر (سوائے دودھ کے) یہ دعا پڑھنا۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ سَقَانَا عَذْبًا فُرَاتًا ؍ بِرَحْمَتِهٖ وَ لَمْ یَجْعَلْهُ مِلْحاً اُجَاجًا ؍ بِذُنُوْبِنَا

ترجمہ: سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے اپنی رحمت سے ہمیں خوشگوار پانی پلایا اور ہمارے گناہوں کے سبب اس کو کھارا، کڑوا نہیں بنایا۔

سنت نمبر۱۰...... دودھ پینے کے بعد یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْهِ وَزِدْنَا مِنْهُ

ترجمہ: اے اللہ! تو اس میں ہمیں برکت دے اور یہ ہمیں اور زیادہ نصیب فرمایا۔

لباس کی سنتیں:

سنت نمبر۱...... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو سفید رنگ کا کپڑا پسند تھا۔

سنت نمبر۲...... قمیص یا کرتہ وغیرہ پہنیں تو پہلے دایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، پھر بایاں ہاتھ آستین میں ڈالیں، اسی طرح پاجامہ اور شلوار کے لیے دایاں پاؤں پھر

بایاں پاؤں ڈالیں۔

سنت نمبر۳...... پاجامہ، شلوار یا لنگی ٹخنہ سے اوپر رکھیں، ٹخنہ سے نیچے لٹکانے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تہبند ٹخنہ سے نیچے لٹکانے والے پر اللہ تعالیٰ نظرِ رحمت نہیں فرمائیں گے''۔

سنت نمبر۴...... جب نیا کپڑا پہنیں تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْهِ اَسْئَلُکَ خَیْرَهٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَهٗ وَ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّهٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَهٗ

ترجمہ: اے اللہ! آپ ہی کی تعریف ہے، جیسا کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے لیے یہ بنایا گیا، اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس کام کے لیے بنایا گیا اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

سنت نمبر۵...... عمامہ (پگڑی) کے نیچے ٹوپی رکھنا سنت ہے۔

سنت نمبر۶...... رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کو کرتہ بہت پسند تھا۔

سنت نمبر۷...... سیاہ عمامہ باندھنا بھی مسنون ہے۔

سنت نمبر۸...... ٹوپی پہننا سنت ہے۔

سنت نمبر۹...... قمیص یا کرتہ وغیرہ اتارنا ہو تو پہلے بایاں ہاتھ آستین سے نکالیں، پھر دایاں ہاتھ آستین سے نکالیں، اسی طرح شلوار اور پاجامہ اُتارتے وقت پہلے بایاں پاؤں باہر نکالیں پھر دایاں پاؤں باہر نکالیں۔

سنت نمبر۱۰...... جوتا پہنتے وقت پہلے دائیں پاؤں میں اور پھر بائیں پاؤں میں پہنیں، اُتارتے وقت پہلے بائیں پاؤں سے پھر دائیں پاؤں سے اُتاریں۔

بالوں کی سنتیں:

سنت نمبر۱...... پورے سر پر بال رکھنا، یا کانوں کی لوتک، یا اس سے کچھ نیچے تک رکھنا سنت ہے، پورا سر منڈوا دینا بھی سنت ہے۔ اور اگر چھوٹے کروانے ہوں۔ تو پورے سر کے بال سب طرف سے برابر چھوٹے کروائیں، سر کے آگے کی طرف سے بڑے بال رکھنا، اور پیچھے گردن کی جانب سے چھوٹے کروانا، جس کو انگریزی بال کہتے ہیں یہ جائز نہیں، اسی طرح سر کا کچھ حصہ منڈوا دینا اور کچھ چھوڑ دینا بھی جائز نہیں۔

سنت نمبر۲...... ایک مٹھی یا اس سے بڑی ڈاڑھی رکھنا۔

سنت نمبر۳...... مونچھوں کو کتروانا اور کتروانے میں مبالغہ کرنا۔

سنت نمبر۴...... زیرناف، بغل، اور مونچھوں کے بال، اور ناخن وغیرہ دور کر کے صاف ستھرا رہنا، اگر چالیس دن گزر جائیں اور صفائی نہ کرے تو گناہ گار ہوگا۔

سنت نمبر۵...... بالوں کو دھونا، تیل لگانا اور کنگھا کرنا مسنون ہے۔

سنت نمبر۶ ...... کنگھا کریں تو پہلے دائیں طرف سے شروع کریں اور کنگھا کرتے وقت جب آئینہ دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

ترجمہ: اے اللہ! جیسے آپ نے میری صورت اچھی بنائی ہے، اسی طرح میرے اخلاق بھی اچھے کر دیجئے۔

سونے کی سنتیں:

سنت نمبر ا ...... رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلم سے ان تمام چیزوں پر آرام فرمانا ثابت ہے۔

ا) ...... بوریہ ۲) ...... چٹائی ۳) ...... کپڑے کا بستر ۴) ...... زمین ۵) ...... تخت ۶) ...... چارپائی ۷) ...... چمڑا اور کھال۔

سنت نمبر ۲ ...... سوتے وقت وضو کرنا۔

سنت نمبر ۳ ...... سونے سے پہلے اپنے بستر کو اچھی طرح جھاڑ لیں۔

سنت نمبر ۴ ...... سونے سے پہلے بسم اللہ پڑھتے ہوئے مندرجہ ذیل کام کریں۔

ا) گھر کے دروازے بند کر دیں۔

۲) جن برتنوں میں کھانے پینے کی چیز ہو ان کو کسی چیز سے ڈھانپ دیں۔

۳) لائٹ وغیرہ بجھا دیں۔

۴) آگ والی چیزوں کو اچھی طرح دیکھ کر بند کر دیں، اور اسی طرح گیس وغیرہ کو بھی بند کر دیں، یعنی جن چیزوں سے آگ لگنے کا خطرہ ہو ان کو سونے سے پہلے بند کر دیں۔

سنت نمبر ۵ ...... عشاء کی نماز کے بعد قصہ کہانیوں سے منع کیا گیا ہے، بلکہ نماز کے بعد سو جانا چاہیے۔ البتہ دین کی بات، یا وعظ و نصیحت، یا پڑھائی، اور روزی وغیرہ کے لیے جاگنے کی اجازت ہے۔

سنت نمبر ۶ ...... سوتے وقت ہر آنکھ میں تین، تین سلائی سرمہ لگانا۔

سنت نمبر ۷ ...... جب سونے کا ارادہ ہو تو قرآن مجید کی آیات اور سورتیں پڑھیں، مثلاً سورۂ فاتحہ، آیت الکرسی، سورۂ ملک، چاروں قل اور درود شریف پڑھ کر اپنے جسم پر پھونک مار لیں۔

سنت نمبر ۸ ...... سونے سے پہلے تسبیح فاطمہ کا اہتمام کریں۔ یعنی **سبحان الله** ۳۳ بار، **الحمدلله** ۳۳ بار اور **الله اکبر** ۳۴ بار پڑھیں۔

سنت نمبر ۹ ...... سوتے وقت دائیں کروٹ پر قبلہ رو سونا۔ الٹا سونا یعنی سینہ زمین کی طرف ہو اور پیٹھ آسمان کی طرف، اس طرح سونے سے منع کیا گیا ہے۔

سنت نمبر ۱۰ ...... جب سونے کے لیے بستر پر لیٹیں تو یہ دعا پڑھیں۔

(۱) بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَ بِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لَهَا وَ اِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں نے تیرا نام لے کر اپنا پہلو رکھا، اور تیری قدرت سے اس کو اٹھاؤں گا۔ اگر آپ سوتے میں میرے نفس کو روک لیں (یعنی مجھے موت دے دیں) تو میرے نفس پر رحم کرنا، اور اگر آپ اسے زندہ چھوڑ دیں، تو اپنی قدرت کے ذریعہ اس کی حفاظت کرنا، جس طرح آپ اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یا یہ دُعا پڑھیں۔

(۲) اَللّٰهُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَ اَحْیٰی

ترجمہ: اے اللہ میں تیرا نام لے کر مرتا ہوں اور جیتا ہوں۔

سنت نمبر ۱۱...... سونے سے پہلے تین بار یہ استغفار بھی پڑھ لیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

سنت نمبر ۱۲...... اگر خواب میں کوئی ڈراؤنی بات نظر آ جائے، اور آنکھ کھل جائے، تو تین بار بائیں طرف تھتکار دیں اور

اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

تین بار پڑھیں اور کروٹ بدل کر سو جائیں۔

متفرق سنتیں:

سنت نمبر ۱...... جو مسلمان ملے اس کو سلام کرنا، چھینک آئے تو ''الحمد للہ'' کہنا (سلام کا جواب ''وعلیکم السلام'' کہنا اور چھینک کا جواب ''یرحمک اللہ'' سے دینا واجب ہے)

سنت نمبر ۲...... گھر پر مہمان آئے تو اس کی عزت و اکرام کرنا۔

سنت نمبر ۳...... مہمان جب رخصت ہو تو گھر کے دروازے تک اس کو چھوڑنا۔

سنت نمبر ۴...... سلام کرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ زبان سے السلام علیکم کہیں، ہاتھ سے، یا سر سے، یا انگلی کے اشارے سے سلام کرنا، یا اس کا جواب دینا سنت کے خلاف ہے۔ اگر دوری ہو تو زبان اور ہاتھ دونوں سے سلام کریں۔

سنت نمبر ۵...... کسی مسلمان بھائی سے ملاقات ہو تو سلام کے بعد مصافحہ کرنا مسنون ہے۔

سنت نمبر۶ ...... کسی مجلس میں جائیں تو جہاں موقع ملے بیٹھ جائیں دوسروں کو اٹھا کر خود بیٹھ جانا گناہ کی بات اور ناپسندیدہ ہے۔

سنت نمبر۷ ...... اگر کہیں صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو چھوڑ کر دوسرے سے سرگوشی کرنا منع ہے، کیونکہ اس کو برا محسوس ہوگا۔

سنت نمبر۸ ...... کسی کے گھر پر جانا ہو تو اس سے اجازت لے کر داخل ہونا چاہیے۔

سنت نمبر۹ ...... جب جمائی آئے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنا، اگر کوشش کے باوجود منہ بند نہ رکھ سکیں تو بائیں ہاتھ کی پشت کو منہ پر رکھ لیں اور ہاہا کی آواز نہ نکالیں۔

ساتواں حصہ

دعائیں

ساتواں حصہ: دعائیں

(۱) صبح کی دُعا

جب صبح کا وقت ہوتو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی وَ بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ الْمَصِیْرُ ط

(ترجمہ) اے اللہ آپ ہی کی توفیق سے ہمیں شام ملی اور آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

(۲) شام کی دُعا

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَ بِکَ اَصْبَحْنَا وَ بِکَ نَحْیٰی و بِکَ نَمُوْتُ وَ اِلَیْکَ النُّشُوْرُ ط

(ترجمہ) اے اللہ آپ ہی کی توفیق سے ہمیں شام نصیب ہوئی اور آپ ہی کی توفیق سے ہمیں صبح ملی اور آپ ہی کی قدرت سے ہم جیتے اور مرتے ہیں اور آپ ہی کی طرف مرنے کے بعد اُٹھ کر جانا ہے۔

(۳) مغرب کی اذان کے وقت کی دُعا

جب مغرب کی اذان کا وقت ہوتو اس وقت یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَ اِدْبَارُ نَھَارِکَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِکَ فَاغْفِرْلِیْ ط

(ترجمہ) اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کا وقت ہے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازیں ہیں سو تو مجھے بخش دے۔

(۴) سوتے ہوئے ڈر جانے یا گھبرا جانے یا نیند کے ختم ہو جانے پر یہ دُعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّآمَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَ اَنْ يَحْضُرُوْنِ

(ترجمہ) اللہ کے تمام کلمات کے واسطہ سے میں اللہ کے غضب اور اس کے عذاب اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطان کے وسوسوں اور میرے پاس ان کے آنے سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۵) اذان کی آواز سنیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّ بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا

(ترجمہ) میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں میں اللہ کو رب ماننے پر اور محمد (صلّی اللہ علیہ وسلم) کو رسول ماننے اور اسلام کو دین ماننے پر راضی ہوں۔

(۶) اذان ختم ہونے کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَ الْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِىْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(ترجمہ) اے اللہ! اس دعوتِ کامل اور اس کے نتیجے میں قائم ہونے والی نماز کے رب تو محمد صلّی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو اس مقام محمود تک پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے بے شک تو اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا۔

(۷) بازار میں داخل ہونے پر یہ دُعا پڑھیں

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْـدَهٗ لَا شَـرِيْكَ لَـهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَّا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْ ءٍ قَدِيْرٌ ط

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کے لیے ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے، وہی زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ خود زندہ ہے اسے موت نہ آئے گی اس کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

(۸) چاند جب پورا اور مکمل ہو جائے تو اس کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا ط

(ترجمہ) میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کے شر سے۔

(۹) غصہ آنے گدھے یا کتے کی آواز سننے اور

برے وسوسے آنے پر یہ دُعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

(ترجمہ) میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے۔

(۱۰) کسی مسلمان کو ہنستا ہوا دیکھیں تو اس کو یہ دُعا دیں

اَضْحَکَ اللّٰہُ سِنَّکَ

(ترجمہ) خدا تجھے ہنسا تا رہے۔

(۱۱) کپڑے اُتارتے وقت کی دُعا

جب نہانے یا کسی اور ضرورت کے لیے کپڑے اُتارنے ہوں تو یہ کلمات کہیں:

بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ط

(ترجمہ) اللہ کے نام سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔

(۱۲) کپڑے بدلتے وقت کی دُعا

جب کپڑے بدلنے لگیں تو کپڑے پہن کر یہ دُعا پڑھیں:

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ

(ترجمہ) تعریف اللہ کی ہے جس نے مجھے یہ پہنایا، اور میری کسی قوت اور طاقت کے بغیر مجھے عطا فرمایا۔

(۱۳) نیا کپڑا پہنتے وقت کی دُعا

اگر کپڑا نیا ہو تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْہِ، اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَ خَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ، وَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَ شَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ط

(ترجمہ) اے اللہ! آپ کی تعریف ہے جیسا کہ آپ نے مجھے یہ لباس پہنایا، میں آپ سے اس کپڑے کی بھلائی مانگتا ہوں اور اس کام کی بھلائی مانگتا ہوں جس

کے لیے یہ بنایا گیا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جس کام کے لیے بنایا گیا اس کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۴) کسی دوسرے کو نیا کپڑا پہنے دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں

اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَّ عِشْ حَمِیْدًا وَّ مُتْ شَهِیْدًا سَعِیْدًا ط

(ترجمہ) نیا لباس پہنو، قابل تعریف زندگی گزارو اور (جب مرو) تو سعادت اور شہادت کی موت مرو۔

(۱۵) جب تیز ہوائیں چلیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ خَیْرَ مَا اُمِرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّیْحِ وَ شَرِّ مَا فِیْهَا وَ شَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ

(ترجمہ) یا اللہ! ہم اس ہوا کی بھلائی اور جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کی اچھائی آپ سے مانگتے ہیں اور اس کے شر سے اور جو کچھ اس میں ہے اس کے شر سے اور جس چیز کا اسے حکم دیا گیا ہے اس کے شر سے آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۶) آسمان پر گرج چمک زیادہ ہو تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُهْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَ عَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ ط

(ترجمہ) یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کرنا اور اپنے عذاب سے ہلاک نہ کرنا اور اس سے پہلے ہمیں عافیت عطا کرنا۔

(۱۷) بارش ہونے یا گھٹا آنے پر یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا اُرْسِلَ بِهٖ

(ترجمہ) یا اللہ! یہ گھٹا جس چیز کے ساتھ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے ہم آپ کی پناہ مانگتے ہیں۔

(۱۸) بارش آنے لگے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ صَیِّبًا هَنِیْئًا ط

(ترجمہ) یا اللہ اس کو خوشگوار بارش بنا دے۔

(۱۹) گرمی سخت ہو تو یہ دُعا پڑھیں

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مَا اَشَدَّ حَرَّ هٰذَا الْیَوْمِ، اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِیْ مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ

(ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، آج کے دن کتنی گرمی ہے! اے اللہ مجھے جہنم کی گرمی سے پناہ دے دے۔

(۲۰) بیمار کی عیادت کرنے جائیں تو یہ دُعا پڑھیں

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ ط

(ترجمہ) (اس بیماری سے تمہیں) کوئی نقصان نہ ہو، ان شاء اللہ یہ تمہارے لیے (گناہوں سے) پاکی کا سبب بنے گا۔

پھر سات مرتبہ یہ دُعا پڑھیں۔

اَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ ط

(ترجمہ) وہ اللہ جو خود عظمت والا ہے اور عظمت والے عرش کا مالک ہے، میں اس سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ تمہیں شفا عطا فرمادے۔

(۲۱) بخار ہو تو یہ دُعا پڑھیں

بِسْمِ اللّٰهِ الْكَبِيْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ مِنْ شَرِّ كُلِّ عِرْقٍ نَّعَّارٍ وَّ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ ؕ

(ترجمہ) اللہ کے نام سے جو بڑائی والا ہے، میں عظمت والے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جوش مارتی ہوئی رگ کے شر سے اور آگ کی گرمی کے شر سے۔

(۲۲) سواری پر سوار ہونے کی دُعا

جب کسی بھی سواری پر سوار ہوں تو یہ دُعا پڑھیں

سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَلَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ وَ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

(ترجمہ) پاک ہے وہ ذات جس نے یہ سواری ہمارے لیے مسخر کی اور ہم اس کو قابو میں لانے والے نہ تھے اور ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

اگر کشتی یا جہاز میں سوار ہوں تو یہ کلمات کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا وَ مُرْسٰهَآ اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ؕ

(ترجمہ) اللہ ہی کے نام سے یہ چلتی اور ٹھہرتی ہے۔ بے شک میرا پروردگار بہت مغفرت کرنے والا بڑا مہربان ہے۔

(۲۳) نیا پھل کھائیں یا پہلی بار دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ ثَمَرِنَا وَ بَارِكْ لَنَا فِیْ مَدِيْنَتِنَا ؕ

(ترجمہ) اے اللہ! ہمارے پھل میں برکت عطا فرما اور ہمارے شہر میں بھی برکت عطا فرما۔

(۲۴) کسی شخص کو بیماری یا مصیبت میں دیکھنے پر یہ دُعا پڑھیں

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا ط

(ترجمہ) تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کی ہیں جس نے مجھے اس تکلیف سے عافیت عطا فرمائی جس میں تم مبتلا ہو اور مجھے اپنی بہت سی مخلوق کے مقابلے میں بہتر بنایا ہے۔

(نوٹ) یہ دُعا بیمار یا مصیبت والے شخص کے سامنے آہستہ آواز میں پڑھنی چاہئے تاکہ اس کی دل آزاری نہ ہو۔

(۲۵) کسی کے ہاں دعوت کھائیں تو اس کو یہ دُعا دیں

اَللّٰهُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ

(ترجمہ) اے اللہ جس نے مجھے کھلایا تو اس کو کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اس کو پلا۔

(۲۶) میزبان کے گھر سے نکلتے وقت یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ بَارِکْ لَهُمْ فِیْمَا رَزَقْتَهُمْ وَاغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ

(ترجمہ) اے اللہ! ان کے رزق میں برکت دے اور ان کو بخش دے اور ان پر رحم فرما۔

(۲۷) روزہ افطار کرتے وقت یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ لَکَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ ط

(ترجمہ) اے اللہ! میں نے تیرے ہی لیے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے

ہوئے رزق سے افطار کیا۔

(۲۸) روزہ افطار کرنے کے بعد یہ دُعا پڑھیں

ذَهَبَ الظَّمَأُ وَ ابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَ ثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ

(ترجمہ) پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہو گئیں اور ان شاء اللہ ثواب ثابت ہو چکا۔

(۲۹) کسی کے ہاں روزہ افطار کرنے پر یہ دعا دیں

اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّآئِمُوْنَ وَ اَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ۝

(ترجمہ) تمہارے پاس روزہ دار افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں۔

(۳۰) شب قدر کی رات یہ دُعا مانگیں

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ ۝

(ترجمہ) اے اللہ! تو معاف فرمانے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرما دے۔

(۳۱) قبرستان جائیں یا پاس سے گزریں تو یہ دُعا پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَ لَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَ نَحْنُ بِالْاَثَرِ ۝

(ترجمہ) اے قبرستان والو تم پر سلامتی ہو اور تم کو اللہ بخشے تم ہم سے پہلے چلے گئے اور ہم بعد میں آنے والے ہیں۔

(۳۲) کسی جگہ یا ریلوے اسٹیشن، بس اسٹینڈ یا موٹر سائیکل اسٹینڈ پر اتریں تو یہ دُعا پڑھیں

اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ط

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے پورے حکموں کے واسطے سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوق کے شر سے۔

(نوٹ) اس دعا کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ ہر نقصان پہنچانے والی چیز سے حفاظت فرمائیں گے۔

(۳۳) کسی دشمن کا خوف اور ڈر ہو تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَ نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِم

(ترجمہ) اے اللہ! ہم تجھے ان (دشمنوں) کے سینوں میں (تصرف کرنے والا) بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔

(۳۴) نیا چاند دیکھیں تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَا لسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ وَ التَّوْفِیْقِ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی رَبِّیْ وَ رَبُّکَ اللّٰہُ ط

(ترجمہ) اے اللہ! اسے تو ہمارے اوپر برکت اور ایمان اور سلامت اور اسلام کے ساتھ اور ان کے اعمال کی توفیق کے ساتھ نکلا ہوا رکھ جو تجھے پسند ہیں اور جن سے تو راضی ہے اے چاند میرا اور تیرا رب اللہ ہے۔

(۳۵) جب سونے لگیں اور نیند نہ آئے تو یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ غَارَتَ النُّجُوْمُ وَ هَدَاَتِ الْعُيُوْنُ وَ اَنْتَ حَيٌّ قَيُّوْمٌ لَّا تَأْخُذُكَ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ يَاحَيُّ يَا قَيُّوْمُ اَهْدِاُ لَيْلِيْ وَ اَنِمْ عَيْنِيْ ط

(ترجمہ) اے اللہ! ستارے چھپ گئے اور آنکھوں نے آرام لیا اور تو زندہ ہے اور قائم رکھنے والا ہے تجھے نہ اونگھ آتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ اے زندہ اور قائم رکھنے والے اس رات کو مجھے آرام دے اور میری آنکھ کو سلا دے۔

(۳۶) غم، پریشانی اور قرض سے نجات کے لیے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعِجْزِ وَ الْكَسَلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ قَهْرِ الرِّجَالِ

(ترجمہ) اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں فکر اور غم سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی سے اور سُستی سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں بزدلی اور بخل سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں قرض کے بوجھ سے اور لوگوں کے دباؤ سے۔

(۳۷) جہنم کی آگ سے بچنے کے لیے یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ ط

(ترجمہ) اے اللہ! تو مجھے جہنم کی آگ سے بچا

(۳۸) مجلس سے اٹھتے وقت یہ دُعا پڑھیں

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ

وَ اَتُوْبُ اِلَیْکَ ط

(ترجمہ) اے اللہ تو پاک ہے میں تیری حمد بیان کرتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تجھ سے معافی چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

(۳۹) اگر کھانے سے پیٹ خوب بھر جائے تو یہ دُعا پڑھیں

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعَنَا وَ اَرْوَانَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَ اَفْضَلَ

(ترجمہ) سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جس نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا اور ہمیں انعام دیا اور خوب دیا۔

(۴۰) کھانے کے بعد ہاتھ دھوتے وقت یہ دُعا پڑھیں

اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَ اَرْوَیْتَ فَهَنِّئْنَا وَرَزَقْتَنَا فَاَكْثَرْتَ وَاَطَبْتَ فَزِدْنَا ط

(ترجمہ) اے اللہ! تو نے ہمارا پیٹ بھرا اور ہمیں سیراب کیا سو تو اسے ہمارے بدن کے لیے قوت بنا دے تو نے ہمیں رزق دیا اور بہت دیا اور خوب دیا پس ہمیں اور عطا فرما۔

آٹھواں حصہ



آٹھواں حصہ: چہل حدیث

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حدیث نمبر ۱

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔

حدیث نمبر ۲

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ ۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں بہترین انسان وہ ہے جو خود قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

حدیث نمبر ۳

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلٰثٍ لِاَنِّيْ عَرَبِيٌّ، وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِيٌّ، وَكَلَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عَرَبِيٌّ ۔ (بیہقی و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تمہیں عرب والوں سے تین وجوہ کی بنا پر محبت کرنی چاہیے ایک اس وجہ سے کہ میں عرب میں سے ہوں اور دوسرا اس وجہ سے کہ قرآن عربی زبان میں ہے اور تیسرا اس وجہ سے کہ جنت والوں کی زبان عربی ہے۔

حدیث نمبر ۴

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جنت کی چابی نماز ہے اور نماز کی چابی وضو ہے۔

حدیث نمبر ۵

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ ۔ (بخاری و مسلم)

البتہ چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ٦

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

البتہ (رشتہ داروں سے) تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔

حدیث نمبر ۷

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ۔ (مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صفائی نصف ایمان ہے۔

حدیث نمبر ۸

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْحَیَآءُ شُعْبَۃٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حیا ایمان کی ایک شاخ ہے۔

حدیث نمبر ۹

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا ۔ (بیهقی و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

غیبت زنا سے زیادہ سخت ہے۔

حدیث نمبر ۱۰

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَلَا تَصَاوِیْرُ۔ (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں۔

حدیث نمبر ۱۱

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یُّرَوِّعَ مُسْلِمًا۔ (ابوداؤد و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کو ڈرانا حلال نہیں ہے۔

حدیث نمبر ۱۲

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

کسی مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔

(حدیث نمبر ۱۳)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَعَنَ اللّٰہُ الْمُتَشَبِّھِیْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَآءِ

وَالْمُتَشَبِّھَاتِ مِنَ النِّسَآءِ بِالرِّجَالِ۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو مرد عورتوں کی مشابہت اختیار کرتے ہیں اور جو عورتیں مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہوتی ہے۔

(حدیث نمبر ۱۴)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی جَمِیْلٌ یُّحِبُّ الْجَمَالَ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ خوبصورت ہیں اور خوبصورتی کو پسند فرماتے ہیں۔

(حدیث نمبر ۱۵)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

رِضَی الرَّبِّ فِیْ رِضَی الْوَالِدِ وَسَخَطُ

الرَّبِّ فِیْ سَخَطِ الْوَالِدِ۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی رضامندی والدین کی رضامندی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

حدیث نمبر ۱۶

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَا یَرْحَمُ اللّٰہُ مَنْ لَّا یَرْحَمُ النَّاسَ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں فرماتے جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۱۷

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَۃِ۔ (ترمذی)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دعا عبادت کا مغز ہے۔

حدیث نمبر ۱۸

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سلام گفتگو کرنے سے پہلے ہوتا ہے۔

حدیث نمبر ۱۹

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِیْءٌ مِّنَ الْکِبْرِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
سلام میں پہل کرنے والا تکبر سے بری ہے۔

حدیث نمبر ۲۰

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِنَّ الصَّدَقَۃَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ
مِیْتَۃَ السُّوْءِ۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
بے شک صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور بری موت کو دور کرتا ہے۔

حدیث نمبر ۲۱

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اَلْجَرَسُ مَزَامِیْرُ الشَّیْطَانِ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
گھنٹی شیطان کی بانسری ہے۔

حدیث نمبر ۲۲

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کَفٰی بِالْمَرْءِ کَذِبًا اَنْ یُّحَدِّثَ بِکُلِّ مَا سَمِعَ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے (یہی) کافی ہے کہ ہر سنی سنائی بات کو آگے بیان کردے۔

حدیث نمبر ۲۳

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ۔ (ابو داؤد و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اچھا گمان کرنا بہترین عبادت ہے۔

حدیث نمبر ۲۴

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ فَلْیَاْکُلْ بِیَمِیْنِہٖ وَاِذَا شَرِبَ
فَلْیَشْرَبْ بِیَمِیْنِہٖ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب تم میں سے کوئی شخص کھانا کھائے تو دائیں ہاتھ سے کھائے اور جب
کوئی چیز پیئے تو دائیں ہاتھ سے پیئے۔

حدیث نمبر ۲۵

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا ۔ (مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیں گے۔

حدیث نمبر ۲۶

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

لَا تَجْلِسْ بَیْنَ رَجُلَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِہِمَا ۔ (ابوداؤد)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تو مت بیٹھ دو آدمیوں کے درمیان مگر ان دونوں کی اجازت سے۔

حدیث نمبر ۲۷

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

خَالِفُوا الْمُشْرِکِیْنَ اَوْفِرُوْا للُّحٰی وَاحْفُوا

الشَّوَارِبَ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مشرکین کی مخالفت کرو (اس طرح کہ) تم ڈاڑھی بڑھاؤ اور مونچھیں کٹاؤ۔

(حدیث نمبر ۲۸)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهٗ بَوَائِقَهٗ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا جس کا پڑوسی اس کی ایذاؤں سے محفوظ نہ ہو۔

(حدیث نمبر ۲۹)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِى النَّارِ۔ (بخاری و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ٹخنوں کا جو حصہ پائجامہ کے نیچے (چھپا) رہے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

(حدیث نمبر ۳۰)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ۔

(ابن ماجہ و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مل کر (کھانا) کھاؤ الگ الگ مت کھاؤ کیونکہ برکت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔

حدیث نمبر ۳۱

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ فَاِنَّهُ اَرْوَحُ
لِاَقْدَامِكُمْ ۔ (ابن ماجه و مشکوٰة)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
جب تمہارے سامنے کھانا رکھا جائے (اور تم کھانے بیٹھو) تو اپنے جوتے اتار دو کیونکہ (جوتے اتار دینا) پیروں کے لیے بہت راحت بخش ہے۔

حدیث نمبر ۳۲

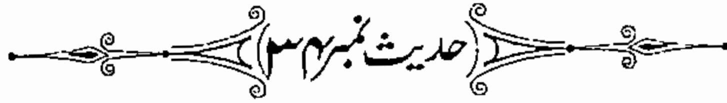
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۳۳

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ ۔ (مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔



قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ الْمُصَوِّرُوْنَ۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لوگوں میں سب سے زیادہ سخت عذاب قیامت کے دن جانداروں کی تصویر بنانے والے کو ہوگا۔

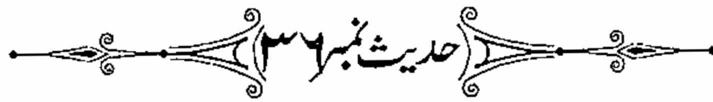


قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

حُسْنُ السُّؤَالِ نِصْفُ الْعِلْمِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اچھا سوال آدھا علم ہے۔



قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ۔ (مسلم و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

دین خیر خواہی کا نام ہے۔

حدیث نمبر ۳۷

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو آدمی لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ تعالیٰ کا (بھی) شکریہ ادا نہیں کرتا۔

حدیث نمبر ۳۸

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (ترمذی و مشکوٰۃ)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جو شخص خاموش رہا اس نے نجات پالی۔

حدیث نمبر ۳۹

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنُكُمْ اَخْلَاقًا۔ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔

(حدیث نمبر ۴۰)

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيْمِ (بخاری و مسلم)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
تمام اعمال کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِكَاتِبِهٖ وَلِوَالِدَيْهِ

جن کتب سے استفادہ کیا گیا

۱)......اسلامی عقائد..............مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

۲)...... پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں..................

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

۳)......تعلیم الاسلام..............مفتی کفایت اللہؒ

۴)......آسان نماز..............مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ

۵)......نماز کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا..........مفتی انعام الحق قاسمی صاحب

۶)......خواتین کا دینی معلم..........مفتی ابولبابہ دامت برکاتہم

۷)......خواتین کا طریقہ نماز..............مفتی عبدالرؤف سکھروی

۸)......بچوں کے اسلامی آداب..........مولانا ارشاد فاروقی

۹)......مختصر آسان تجوید..........مولانا محمد ابراہیم البازی

۱۰)......مسنون دعاؤں کا انسائیکلوپیڈیا حروف تہجی کے اعتبار سے..............

مولانا محمد ابراہیم البازی

۱۱)......چہل حدیث..............مولانا محمد ابراہیم البازی

مصنف کی دیگر کتب

جس نے استخارہ کیا وہ ناکام نہ ہوگا اور
جس نے مشورہ کیا اسے ندامت نہ ہوگی (طبرانی)

مشورہ واستخارہ ...... کا ...... مسنون وصحیح طریقہ

جس شخص نے قرآن مجید تجوید کے ساتھ پڑھا اس کے لیے شہید کا ثواب ہے (کنز العمال)

مختصر آسان تجوید مع چہل حدیث

طلبأ وطالبات کے لیے عام فہم انداز میں

چہل حدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے!
جو شخص میری امت کے فائدے کے لیے دین کے کام کی چالیس حدیثیں یاد کر کے
امت تک پہنچائے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت
کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسنون دعاؤں کا انسائیکلوپیڈیا

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ (الحدیث)
ترجمہ: دعا عبادت کا مغز ہے

(حروف تہجی کے اعتبار سے)

تلاش کرو اللہ تک پہنچنے کا وسیلہ (القرآن)

اسمآءِ بدریین ــــــ سے ــــــ پریشانیوں کا حل

پہلی مرتبہ واقعات کے ساتھ جنہوں نے بدری صحابہ کے ناموں کو جس مشکل اور پریشانی
کے لیے بطور وظیفہ پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی تمام پریشانیوں کو دور کر دیا

Email: idaratulanwar@yahoo.com Website: idaratulanwar.com